مجموعہ رسائل نور

حلیہ شریف

شہادت نامہ

معراج نامہ

اعجاز نامہ

بار چہارم

مئی ۱۹۰۷ء

اور زبان انسان کی تقریر مین
آ سکین کب حیطۂ تحریر مین
ظاہر و باطن مین یہ جو بیان
آل و اصحاب نبی کی خوبیان
یہ طریقہ لازم انسان ہے
تیرہ و تعظیم کی ایک جزو ایمان ہے
اور بہت سے خلق سے آل عبا
اور اوسکے چار یار باصفا

جو کہ ہوین سب انکی اگر
اور بناوین قلمین سب اشجار سے
تو بھی ساری خوبیان لکھی نجاوین
لکھنے والے لکھتے لکھتے عاجز آوین
چارونکی اک ایک خوبی مین لکھون
عمر آخر مین سعادت سمجھو تو ہون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد جناب باری تعالیٰ شانہ

حمد ہو کب اوس خدای پاک کی	تاب کیا انسان مشت خاک کی
ذرہ سے کیا ہو وہ وصف آفتاب	قطرہ کیا ہو وہ اصف دریای آب
ہان اگر ہو اوسکی بس کچھ یاوری	اور وہ فرماوے ذرہ پروری
تو تو کچھ انسان سے بن آوے کام	اور ہووے داخل دار السلام
اور بشر سے کب ہو نعت مصطفےٰ	حق لکھے قرآن مین جسکی ثنا

نعت رسول مقبول محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم

بس محمد احمد و محمود ہے	دونون عالم کا وہی مقصود ہے
اور پہ بھیجو صدق دل سے صبح و شام	اے مسلمانو تحیت ا[illegible]

فضائل خلفا

فضیلت حضرت امیر المومنین سیدنا و مولانا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابوبکر صدیق
بزم مین اکبر ان رسول اللہ کی
تھی صفت بیج صدق و انشری
اور حق کی دین کو اپنے جسم
مومن و اصحاب اکبر بیچ اسکی نظر
تھا ہمیشہ صدیق اپنے اکبر ان سے اسباب تھا
جب کہ بیچا گھر مین جو اسباب تھا
ہان تک کہ تن پر اپنا ڈھانپ لیا
بیچا کر سب اسباب کو بیچ دیا
باقی سب اسباب کو بیچ دیا
جمع کر دینار در دیا

لا کے دینار طلا اک ہمین ہزار
راہ حق مین تا کرین سبکو نثار
وہ بھی لا کر حضرت نے صدقہ کر دیا
اور یہ فرمایا کہ نادل کو یہ مژدہ دیا
تیرا بھی صدقہ کیا حق نے قبول
اجر تیرا دو ہا جیسا ہو گا حصول
جو بیان شیخین کی کیا
شان ذی النورین کی بھی دو بیان

فضیلت حضرت امیر المومنین امام المتقین عثمان ذی النورین رضی اللہ عنہ

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین لکھا
ایک یون ذکر ہے اس میں لکھا
ایک دن حضرت عثمان بن عفان نے
اہل حبس عثمان غنی
تحفہ جو ذی النورین نے بھیجا
ایک دن او نکے بھی دل مین

فضائل ہے

دین و دنیا کی سعادت
پیغمبر کی دعوت
ساتھ کھانے بکوا
میوہ تر اور خشک منگوا
انگبین شیر و شکر
اور بھی ... دل پسند

لا کر رکھا حضرت کی خدمت مین وہ زر	بولے یہ صدقہ ہے یا خیر البشر
بولے حضرت اے مرے صادق رفیق	ہے یہی صدق عقیدت کا طریق
پر رکھا تو نے بھی کچھ بہر عیال	بولے بس ہے مجھکو نام ذوالجلال
اتنے مین جبریلؑ کر ویسا ہی بھیس	آن پہنچے اوڑھکر کالا ہی کھیس
بولے حضرت یا اخی روح الامین	تم نے کیون ایسی پوشش کملین
بولے جبریل اے رسول باکمال	جب کیا صدیق اکبر نے یہ حال
حق نے صدقے کو کیا اسکے قبول	اور ہوا حکم الٰہی یون نزول
سب ملائک بھی یہی کر لین لباس	حکم حق ہے بس یہی ای حق شناس
کملون سے سب تن اپنا ڈھانک لین	جا بجا خار مغیلان ٹانک لین
عالم بالا مین آج اک جوش ہے	سارا علوی طبقہ کملی پوش ہے
حکم حق سے اوڑھین بھی کالا کھیس	آپکو دکھلانے آیا ہون یہ بھیس
مومنون کو صدق دل سے ہو اگر	صدقے ہو وین ایسے کملی پوش پر

فضیلت حضرت امیر العادلین سیدنا و مولانا حضرت عمر فاروق رضہ

قدوۂ اصحاب وہ عادل عمرؓ	اوٹھ کے مجلس سے گئے پھر اپنے گھر
امر حق سے اور نبیؐ کے حکم سے	وہ اثاث البیت نصفی بیچ کے

اور سب صحابی رضہ ختم الرسلان
الغرض لے آئے جب حضرت کو وان
گھر کو ... سب چھڑکا رشک ارم
... ساتھ تجھ قدم
... جلدی ... بند ... دوری
جا کے خدمت مین نبیؐ کے عرض کی
اور نعمت خانہ مین لا کر چنا
مائدہ تیار جب سب ہو گیا

کھا سکے نہ قرار و صبر ذرا لقمہ
تھا بلو کا تو قیمت سا مائدہ
اور دم رخصت بھی کر کے لی اک غلام
ہاں قدم پہ مجبور تھا بہر الی [illegible]
دیکھ اوس مہمان کا سامان یہ
دل مین آتا ہے مرے ارمان ہے
کرتا الکدن مین بھی دعوت آپکی
کر بولی مجھے ہے فاقہ کشی

بعد نذر و بعد ایثار و نثار — عطر اور خوشبو لگائی بیشمار
ہاتھ دھلوائے سبھو نکے باادب — اور بساط مائدہ پر بیٹھے سب
نوش جان خاصہ ہمہ نے کیا — ہو کے خوش بارغبت بے انتہا
کھانا کھانے سے ہوا جسدم فراغ — ہو گئے عثمان خوشدل باغ باغ
بے نہایت شکر حق لائے بجا — آپ کے قدم مبارک کو گنا
لے در مسجد سے تا دعوت کی جا — آپ کے جتنے قدم گنتی مین آئے
گنتی مین حضرت کے جتنے آئے گام — بس کیے آزاد اوتنے ہی غلام
اور کتنا ہی لٹایا مال و زر — آپ کے اقدام کے شکرانہ پر
جو ازل سے اونکا خانہ زاد ہو — اونکے قدموں سے وہ کب آزاد ہو

فضیلت حضرت امیر المومنین امام الاشجعین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ

دیکھ یہ سامان عثمان غنیؓ — اور وہ اپنی مفلسی حضرت علیؓ
ایک حسرت خاطر عاطر مین لائے — کوفتہ خاطر نہایت گھر مین آئے
دیکھکر حضرت کا چہرہ پُر ملال — فاطمہؓ کرنے لگین تفتیش حال
اے علیؓ تم کس لیے ہو دل ملول — تب علیؓ بولے کہ یا بنت رسولؐ
آج مہمان تھے نبیؐ عثمانؓ کے ہان — تھا تکلف کا بہت سامان وہان

فاطمہ بولیں کیا ہے شیر خدا
حق نے ہمکو فقر کا رتبہ دیا
فقر کی دولت ہے دولت بے زوال
آگے اس دولت کے دولت کیا ہے مال
فقر کا ہے اگر سبب سے بڑا
ہر کسیکو کب ملے یہ ارب

فضائل نامہ

[illegible]

لا یئے ہمراہ سب اصحابؓ کو
سب احبا اور سب احباب کو

ساتھ لیجئے گا صحابہؓ خاص و عام
آج سے کل ہووے دونا ازدحام

بولے پیغمبرؐ کہ یا شیر خدا
ہے تمہارا حال کب مجھسے چھپا

بولے حیدر فاطمہؓ کہتی ہیں یوں
کل پیمبرؐ میرے یاں مہمان ہوں

پھر پیمبرؐ نے کہا یا با الحسن
کر نہ مہمانی کے سامان کا سخن

شیر حق بولے توکل حق کا ہے
آسرا اوس قادر مطلق کا ہے

بولے پیغمبرؐ کہو جاوے بلالؓ
دے مدینے میں منادی حال حال

کل علیؓ کے گھر میں دعوت سبکی ہے
اور سب امید فضل رب کی ہے

الغرض حکم پیمبرؐ سن بلالؓ
کو بکو کہہ آیا سب دعوت کا حال

دوسرے دن وقت دعوت خاص و عام
آئے سب مسجد میں کرکے ازدحام

ہو گیا جس دم قریب دوپہر
تب تو پیغمبرؐ نے منگوائی خبر

فاطمہؓ نے جب سنا تب یوں کہا
لاؤ سبکو جاکے یا شیر خدا

لیگئے حضرت کو آکر مرتضےٰ
اور اون سبکو جو ان مجموعہ تھا

آئے جب گھر پاس خیر المرسلینؐ
فاطمہؓ بس سجدۂ حق میں جھکیں

سجدۂ خالق میں اپنا سر جھکا
کی جناب کبریا میں التجا

اے مرے پروردگار ذوالجلال
دور کر حیدرؓ کی خاطر کا ملال

اے کریم کارساز دو جہان
خالق و پروردگار بندگان

ایک دو بندون کی نہیں ہزار ایکھون سے ساتھ ہے
فضل تیرا اے خداوند کریم ہے کارساز

اے توانا قادر و بندہ نواز
فاطمہؓ کی التجا کو تو قبول

اور علیؓ کا مدعا کر دے حصول
اپنے پیغمبرؐ کا صدقہ یا خدا

کر اجابت فاطمہؓ کی یار [illegible]
غیب سے سامان دو بخش بخش دو

اپنی اس قدرت کی نعمت بخش دو

فصل مہمانی

میری بیامانی پہ رو دی تجھکو ہے
ذات کا تیری توکل مجھکو ہے

ہما اس مہمانون کا تو سامان کر
میری مشکل ہے تو آسان کر

تجھکو ہے مشکل بھی تجھ پر آسان سب
بے بیامان کو سامان ہے

سجدۂ معبود میں خیر النسا
کر رہی تھیں رو رو کے عرض مدعا

کہ فلک سے نعمتوں اور تر خوان
کیسی نعمت جو کہ ہو نعمت کی جان

قدرت حق سے نکلے وہ کھانے تمام
روح کو تازہ کریں وہ صبح و شام

بہشتی دعوت میں پیالا جب وہ خوان
اور نعمتوں [illegible] سب عیان

او سنے عاصی بخشیو دوزخ سے نکال

ہر قدم پر حق نے اک دنبے کے بال

اک روایت میں ہے جو خنجری پڑی

اک جگہ ہے اک روایت اور بھی

کہ نہ دوزخ سے بچائی او نکو دی

اور وہ عاصی بخشیں بادل ہو بھی گئی

کہ بخشے دوزخی اوس کو دو چند

گنتی میں جو آئے گا وہ ارجمند

کھانے میں خوشبو میں تھیں اس نحو کی
مائدہ وہ قدرت جنت نشان

الغرض جب خوان اوترا غیب سے
شیر حق نے جاکے زہرا سے کہا

یہ دعا تیری خدا نے کی قبول
خوان اوترے نعمتوں کے عرش سے

بھیجا حق نے غیب سے وہ مائدہ
فاطمہؓ نے جبکہ یہ مژدہ سُنا

پھر دھلائے مرتضیٰ نے سبکے ہاتھ
کھائیں جتنے نعمتیں وہ غیب کی

اور نہایت خوش ہوئے خیر الانام
خیر جب سب سیر ہو کر کھا چکے

یک بیک اندر آئے روح الامین
حق نے بھیجا ہے گا بس تمکو سلام

لیکے مسجد سے علیؓ کے گھر تلک
ہو گئے حیران صورت محو کی

ہو سکے انساں سے کیا وصف و بیان
یعنی حق کی قدرت کا زیب سے

فاطمہؓ سجدے سے اب تو سر اوٹھا
ابتو سجدے سے اوٹھا سر یا بتولؓ

روشنی ہے عرش تک بس فرش سے
جس سے جان اور روح کو ہو فائدہ

سر اوٹھا سجدے سے شکر حق کیا
سب نے کھانا کھایا وہ رغبت کے ساتھ

روح و جان سب اونکی تازہ ہو گئی
تو شتجان فرمایا وہ غیبی طعام

اور ہاتھ اونکے علیؓ دھلوا چکے
اور کہا یا رحمۃ للعالمین

اور فرمایا ہے اے خیر الانام
گنتے آئے ہیں قدم تیری ملک

سو سنو اس جگہ یہ ہیں شادیان

امت عاصی کو ہیں آزادیان

یا الٰہی ہم ابھی دل شاد کر

صدقہ ان آزادون کا آزاد کر

صدقہ اس عورت کے کل احسانون کا

اور تصدق قدر کی نعمت خوانون کا

میں بڑا عاصی ہون مجھکو دے نجات

نیکی بس بخشندہ آخر تیری ذات

عاصی ہیچ مین کا ہے داور دادو دہش

اسکو بھی اسے داور دادو دہش

نور نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرتا ہون حمد مین یا رب غفور

کر نظام اسکا جسے احمد کا نور

یہ نور محمد ہے فرقان گواہ

خدا آپ قادر ہے اس کا گواہ

کیا حق نے ہے اسکا یعنی ظہور

غرض نور احمد سے اے ذی شعور

سنو گوش دل سے تم اسکا بیان [illegible]

[illegible]

محمد کو جب حق نے پیدا کیا — دو عالم کو پھر اوسپہ شیدا کیا

کرے کیا کوئی حمد پروردگار — نہ طاقت بشر کی زبان کو نہ یار

روایت ہے یان اس طرح ایک اور — یہ ہے جاے نازک ذرا کیجے غور

نہ کیو خلافِ شریعت سخن — کہ راہِ طریقت ہو فاضل کٹھن

حقیقت ہے معرفت ہمکو یار — زبان اس جگہ کھولے وہ ہوشیار

خدا کے تو رکھ فضل پہ اپنا دھیان — اور اس نور نامہ کو کہہ میری جان

محمد کی ہے ذات کا آسرا — محمد کے بن اور نہین دوسرا

کرا دل بیان اب تو اس نور کا — لکھ احوال بس گنج مستور کا

بجز ذات حق کچھ نہ تھا ابتدا — وہ قدرت سے خود گنج مخفی مین تھا

یکایک کیا نور احمد عیان — وہ ظاہر کیا جو رکھا تھا نہان

لیا حق نے کچھ نور سے اپنے نور — جدا کر کے نور اوسکو رکھا حضور

محمد رکھا نام اوس نور کا — کیا یون ظہور اپنے منظور کا

پھر عاشق ہوا نور احمد پہ رب — یہ پیدائشِ خلق کا ہے سبب

محمد پہ عاشق ہوا خود خدا — خدا پر محمد ہوا مبتلا

یہان اس طرح سے ہے اب داستان — کہون اوسکا سب ماجرا راست یان

[illegible]

گلے مین تھا اک طوق اوس انجمن
نبی بولے دنیا مین وہ چار جن
در بیجا ہما دو تھے وہ کان مین
گلے مین تھا اک طوق او جگرہ
تھے کانون مین اوسکے در بیجا ہما
کہ تھا نور سر اوسکے اک تاج تھا
کیا پیک رب نے رسول خدا
وہ آثار کیا تھے سو بولو تمام
تحقیق یہ بولے خیر الانام

کیا پیک رب سے نبی نے سخن
تمہین یاد ہین عمر کے اپنے سن

کیا سُنکے جبرئیل نے یون بیان
کہ تمکو کیا رب نے فخر زمان

خدا نے تمہین پہلے پیدا کیا
پھر اوس بعد سب کچھ ہویدا کیا

کرون عمر کا مین بیان کیا بھلا
ولے عرض کرتا ہے جھکو روا

ستارا بس اک جانب قطب تھا
نکلتا تھا وہ بس بحکم خدا

گزرتے تھے جب برس ستر ہزار
تو ہوتا وہ تھا بس طلوع ایکبار

ہمیشہ اسی طرح تھا اوسکا دور
نکلتا تھا مدت مین وہ اسطرح طور

کیا اوس ستارے کا مین نے شمار
کہ گنتی ہوئی دفعہ ستر ہزار

تبسم ہی کر بولے حضرت رسولؐ
کہا تمنے جو مجھکو وہ ہے قبول

ولے اوس ستارے کو ای پیک رب
جو دیکھو گے پہچانو گے اوسکو اب

کہا کیون نہ پہچانونگا اوسکو واہ
کہ دیکھا کئی مرتبہ مین نے شاہ

اوٹھا سر مبارک سے دستار کو
دکھایا وہ اوس مرد ہشیار کو

جو دیکھا کہ پیشانی احمدؐ اوپر
چمکتا ستارہ ہے وہ بیشتر

ادب سے اوسے آکے بوسہ دیا
خدا کی وہ قدرت پہ شاکر ہوا

لگا کہنے جبرئیل حضرت سے تب
وہ اگلے نہ آثار ہین اسمین اب

خدا نے مجھے بھیجین سن [illegible]
جو وہ تاج سر پر تھا سو وہ نبی
کیا اوسکو دونون جہان کا ولی
وہ ہین در بکتا حسن اور حسین
گلے مین موتی فاطمہ نور عین

[illegible]

لگے بولنے پیک نور کردگار
ستارے سے تھا پہلے نور الف بار
تھی پنجاہ لک برس اور لکھا
[illegible] خدا نے رکھا
سو وہ جوہر [illegible]

[illegible]

یہ سن بات حضرت کی روح الامین
کہا نبی سے قربان اسے نیک دین
کہا پھر یہ جبرئیل سے شاہ نے
کیا نور کو کس کرم سے اللہ نے
کر اس کو جب کے باہر آ اور چمک
کہ پھر اسکے ہر سب سن بالا بے فضل
ہوا یا بیرون نور نے جو تمام
کئے حصے اس طرح پر الانام
سو پیدا ہوئے سارے پیغامبر

کہا پھر نبی نے یہ سن جبرئیل
وہ جب نور روشن ہوا اس بسر
کہ اسوقت جلدی سے آئی میرے نور
سو دس اوس سے پہلے تو دریا ہوئے
جو پہلا ہے دریا سو ہے علم کا
جو دریا ہے پھر دوسرا نیک عمل کا
وہ بس تیسرا عشق کا بحر ہے
چہارم وہ ہے حلم کا پائدار
وہ دریا ہے پنجم سو ہے خوفناک
چھٹا صبر کا ہے وہ دریا عظیم
وہ ہے ساتوان عقل کا کامیاب
پھر ہے آٹھوان فہم کا جوش زن
نوان لا طمع بحر ہے فقر کا
بھی دسوان وہ دریا ہے رحمت ہے بس
سو ہر ایک مین سال دس دس ہزار

مجھے رب نے اپنا کہا ہے خلیل
ہوا حکم خالق کا یون نور پر
تو پیدا کر اس خلق کا کر ظہور
وہ دریا کو سن جو کہ ایمان ہوئے
یہی فضل اوسکا ہے بے انتہا
یہ طاعت خدا کی مین ہے مشتغل
تلاطم مین اوسکی ہر اک نہر ہے
یہ ہے پیک رب وہ بڑا استوار
کہے ہے مراد وہ خداوند پاک
ہے گہرا بہت سادہ باخوف و بیم
چمکتا ہے ہر دم وہ جون آفتاب
خرد سے بھرا ہے وہ بس بے سخن
ہدایت سے ہے لبریز وہ بھرا
یہ پورہ مین سب پیک رب گن تو دس
کیا نور نے سجدہ اے ہوشیار

سو پیدا ہوئے سن لے [illegible]
کہ جو نور سے [illegible]
اوسی نور سے اوسکی جبین سے جو عیان
کہ اوس نور سے بس بنائے وہ عیان
نبی اور رسل اور ولیان اور قدیم
فرشتے بنائے ہیں شمار اور بہر

نور ۲

جبین سے ہوئی قطرہ سے اک ہوشیار
ہوا عرش اللہ کا برقرار
سو وہ عرش [illegible]
کہ قدرت سے دریا کی [illegible] عظیم
جہانتک ہین دنیا مین کوہ و سنگ
زمین آسمان اور نجوم رنگ رنگ

سب لا کے رکھے حق نے نبی عرش پر
پھر تھوڑا عرض اب بھی وہان
تو قندیلین چودہ تھین روشن وہان
جھلک اوسکی تھی فرش تک بیگمان
سو ہر ایک قندیل مین فاصلہ
وہی پانسو کا تھا اک ورد ہ
لگا جب یہ حضرت نبی سے کلام
لکھا ایک برکت [illegible] اور سلام

برس پانچ سو کے تفاوت سے راہ
ہر اک آسمان کی ہے بیچا بیچا اے شہنشاہ
عجب جھیل کی طرح ہے یہ براق
بنائے ہیں سات آسمان سے طبق
گری جو کہ ٹھوڑی سے سو وہ صفات
گرے داہنے گال سے قطرے سات
میں کہتا ہوں جو سکو بھی سنو اب
خدا کی یہ قدرت سے او پیک ب

ہے اول فلک نقرۂ خام سب
زبرجد کا دوسرا ہے عجب
تمام آسمان تیسرا ہے سفید
عجب اوسکی قدرت ہے کیا پوچھ بھید
ہے موتی کا چوتھا یہ بس آسمان
فقط سیم کا ہے فلک پانچوان

مری زلف سے بوند نکلی جو ایک
بنا تخت رب کا سن اے گرب کے پیک

گری دوسری زلف سے بوند جب
سو پیدا ہوئی کرسی حق وہ تب

گری بوند پھر کان سے دوسری
سو پیدا ہوکر لوح بھائی جرے

ہوا پیدا جو ابرو کے قطرے سے یار
یہ بیت المقدس نپٹ استوار

غرض بائیں ابرو سے کعبہ بنا
کہے ہے سنو یہ خلیل خدا

بھوؤن سے گری بوند پھر لاکلام
سو وہ بیت معمور ہے اک مقام

اوسی نور سے نور ہر انبیا
بنا کر دکھا دے ہے وہ کبریا

رکھیں سارے نبیوں کی وہیں تمام
غرض بیت معمور میں وہ مدام

روایت یہ از حد ہی مشہور ہے
مقام نبی ؐ بیت معمور ہے

یہ کہکر سنائی نبی نے تمام
علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام

محمد نے پھر یوں کہا جبرئیل
یہ ہے بات میری نپٹ پر دلیل

دو قطرے گرے آنکھ سیدھی سے جب
بنائے فرشتے مرے رب نے تب

بنا ایک قطرے سے بس جبرئیل ؑ
ہوا دوسری بوند سے میکائیل ؑ

دو بوندیں گریں آنکھ بائیں سے بھی
بیان اوسکا بھی مجھسے سنو اچھی

کیا ایک سے حق نے پھر اسرافیل ؑ
وہ بس دوسرے قطرے سے عزرائیل ؑ

چھٹا لعل کا ہے یاقوت کا بے گمان
زمرد کا ہے ساتوان آسمان
[illegible]

[illegible]

سدا قوت او نکا خدا کی ہی یاد
خدا کی عبادت میں ہیں شاد شاد

عجب ہے کچھ اسرار حق کی دلیل
کہا ہے حضرت نے اے جبرئیلؑ

مری بائیں عارض ہے پھر لو ندسات
گرہیں جسکی گھڑی سُن کے اے نیک ذات

بنائے خدا نے وہیں نا گہان
زمین کے طبق ساتویں بس بے گمان

مفصل زمین کا کروں میں بیان
ہر اک وضع کا اوسکے دوں میں نشان

ہے پہلی زمین خاک کی جان لو
زمرد کی ہے دوسری مان لو

غرض تیسری سونیکی ہے زمین
نبیؐ نے کہا ہے شک اسمیں نہیں

پھر ہو خاص کندن وہ چوتھا طبق
تو اے جبرئیل اسکو ہیں جان حق

زمین پانچویں ہے یہ سنگ رخام
چھٹی ہے زمین لوہے کی بس تمام

بس اک موتی کی ہے زمین ساتویں
کر اس بات پر بیک حق تو یقین

مجھے رب کی قدرت ہے بے انتہا
کہ عاجز ہیں یاں انبیا اولیا

جبین سے مرے آٹھ ہی گرے
سو دیکھو بہشت آٹھ اس سے بنے

ہر اک کا کروں نام اظہار میں
اور اسرار حق کو نمودار میں

روایت ہے فردوس دار القرار
غرض خلد و ماوا بنا کر چہار

بنا پانچواں یعنے دار السلام
نعیم اور ہے اک عدن نیکنام

اور اون زلفون کی سونگھے خوشبو اگر — تو یہ مشک اور زعفران و عنبر
بتون کی طرح سے رہین منھ چھپا — نہ نکلین وہ پردہ سے شب کے ذرا
بنائین جو اس وضع کی یہ بہشت — ملینگی اونھین جو کہ ہین خوش سرشت
جو دنیا مین پرہیزگاری کرین — اور ایمان سے اپنے لیوین حورین
ملے اونکو جنت بس ہووے نجات — سُنی یکبیک سب تونے یہ میری بات
کیا جب نبیؐ نے بس ایسا کلام — تو جبریل نے اونپہ بھیجا سلام
یہ کہکر محمدؐ نے پھر یون کہا — سنو دل سے اے دوستانِ خدا
کہ ہونٹون سے میری گری قطرے دو — کیے حق نے جنت مین داخل سو دو
اوسی کے سبب سے بس اے جبرئیل — ہوئی زنجبیل اور بس سلسبیل
یہ بس دونون چشمے ہین شیرین زلال — بنائے ہین حق نے مرے بے زوال
پھر اس بعد دانتون سے ای میرے یار — گری قطری بیحد و عدد بے شمار
خدا نے کیے اونسے تارے عیان — جڑے آسمان مین نہ رکھے نہان
زبان جو ہوئی قطرہ زن ناگہان — بانواع تسبیح اوس سے بیان
اوسی بوند سے ہے یہ بادِ نسیم — خدا کی ہے جبریل قدرت عظیم
کیا چشمۂ نور آبِ حیات — جو پیوے کسو عقبیٰ پاوے نجات

گرا دائین بغلی سے قطرہ جب
ہوے حمزہ پیدا غرض وس سبب
پھر بائین بغلی سے قطرہ گرا
ہوے بس عمر و عباس پیدا ہوا
اوسی قطرہ کا فیض ہے یہ اخی
کہ لقمان حکیمون کا ہے بس نبی
ہوا قطرہ پھر ناف سے آشکار
بنا اوس سے دوزخ وس اہل وقار

سوم وہ کہ موسےٰ نے پایا عصا
علی کو ملا پانچوین ذو الفقار
ہوے پانچ چھ قطرے ظاہر وہ سب
ہوا پہلے بس سدرۃ المنتہیٰ
سوم حوض کوثر کا وہ صاف آب
گرا قطرہ چوتھا سو آدم بنا
مرے دل سے پھر ایک قطرہ گرا
اوسی بوند سے پھر حسن اور حسین
خدا نے کیا اونکو پیدا ہے جب
ہی دونون جہان مین اونھونکا ظہور
وہ حسن المثنےٰ امام الامام
دوم ابن حیدر محمد حنیف
سوم قطرہ نور سے اے دبیر
وہ بس سارے پیرون کے سردار ہین
رگ و پے سے پیدا قناعت ہوئی

ہوا حسن یوسف کو جو تھے عطا
بفضل خداوند آمرزگار
مری ہاتھ بائین سے ای پیک ب
دوم شجر طوبےٰ کا پیدا ہوا
خدا نے ہویدا کیا جون گلاب
وہ پنجم سے حوا کو پیدا کیا
ہوئین اونسے بی فاطمہ ظاہرا
وہ ہین دونون میری غرض نور عین
دو عالم ہوا روشن اوسوقت سب
جہان مین کیا ہر طرف نور نور
ہوے بوند پہلی سے بس لا کلام
وہ تابندہ ہین مثل گوہر شریف
ہوے غوث الاعظم وہ پیران پیر
وہی لشکر دین کے سالار ہین
نہین صبر پھر تو قیامت ہوئی

نبی نے کہا سن لے اے پیک دبیر
غرض نام طبقات دوزخ کے سب
جحیم و سقر ہاویہ اور لظیٰ
سعیر اور حطمہ جہنم کیا
یہ سات ہوئین سن تو ای نامدار
نبی کے سخن ہین یہ فاضل نثار

نورنامہ

ارض پائین گھٹنے سے قطرہ گرا
براق اوس سے پیدا ہوا ناگمان
ہوا ... گھٹنے سے قطرہ روان
... طاقت دی ...
اوسی سے بنایا ...
یقین ...
اوسی سے پھر ارض مقدس بنی
تو خالق نے ...

اگر دیدہ سی پنڈلی سے دو قطرے جب
سو اک بوند سے جبل عرفات ہے
بنا پھر اوسی قطرے سے کوہ طور
دوم قطرے سے دیکھو میزان ہے
دوم پنڈلی سی بوند ہوئی جب رواں
کروں اب یہاں سے بیان کھولکر
سو وہ راہ باریک ہے جیسے بال
وہ ہے تیز شمشیر سے اے رفیق
قدم سے بھی قطرے گرے بیعدد
شب قدر پیدا ہوئی بیعدیل
ہوئی شب برات اوس سے صاحب ہنر
ہوئی رات معراج کی جلوہ گر
محرم کی وہ رات عاشورہ کی
قدم بائیں سے ہووے پھر آتے گام
ہوا حکم رب یوں مرے نور سے

سن ای یک حق قدرت پاک رب
عجب بھید کی واہ یہ بات ہے
ظہورِ خدا ہے بہت سیر نور
جو تو ہے قیامت کو ایمان ہے
کیا پل صراط اوس سے رب نے عیان
کہ ہے راہ پل جسطرح ہے سیر
ہی خلقت کا چلنا بس اوس پر محال
نہایت ہے باریک وہ ہے دقیق
سو کئی راتیں اوس سے بنیں ارجمند
نبیؐ نے کہا یہ بھی سن جبرئیلؑ
ہمارے نبیؐ نے یہ دی ہے خبر
انھیں قطروں سے ہوئے خیر البشر
بنائی خدا نے سنا اے اخی
بیان اسکو کرتے ہیں خیر الانام
غرض گنج اسرار معمور سے

گیا جب مرا نور پہنچا حق کے پاس
کہ تخت زمین میں تو نطلق جدا
کہا حق نے پھر اس طرح برملا
تو تھہم جانا سب سے کیے میرا ادب
کیا سب سے برتر تجھے میں نے اب
جہاں تک جہاں میں ہے خلق خدا
کہ تو سب خلائق کا ہے رہنما

پو تھہ قتل الحق کے آدمی اوس کے پاس
جو اوس رب کا حکم وہیں فرما
کرالے نور آیا ہے یاس کیون
بنائی یہاں جن چار یہم مین رسول
تو کل تمہارا سب کو نبی کو قبول
ندا جو سنی رب غفار کی
تو تھم نور سے یکجو نہ تکرار کی

ہوا ۱۲

سیاہ ایک دریا سے سبز آسمان میں جا ملا
وہاں سے سب آسمان دیکھیں ہوا
غرور و تکبر سب میں دیکھ حیران ہوا
از نور سب دیکھ جا کر سجدہ ہوا رسول سلام
کیا سجدہ رب کا ہاتھ کیا

ہوا نور نے جو دیکھا غرض مرا نور
تو تی اس طرح سے وہ پیغمبر آئے
سو ہی سمجھ لیے اس کی تعریف کیوں ان الاالله
مانے پاس شرع نور نے مرے اور سکو نشان
فضل خدا جھیہ مرے پیچ حجاب
تو بندہ خدا کا ہے حبیب غریب
ہمنے دلیا ہاری بندہ ہوں اوسکا حبیب

سو وہ بات سنکر شتاب جبرئیل
ارے نور بولا یہ سب قال و قیل
کہ یہ عیب ہے خالق پاک رب
گنہ ہون مین اور یہ عیب ہے خلق سب
گنہگار ہین سارے شاہ و گدا
نہین کوئی بے عیب اسکے سوا
محمد ہے ایمان سے صدق دل
زبان پر شہادت کا کلمہ کہا
زبان پر سنا کر کیا دل کو پاک
مسلمان ہوا دل سے ندا و سکو پاک
کیا سرکشی سے اس طرح بیکس رب
اسی نور سے اس صبا کو کیا جب بیان
مسلمان صبا سے نور دیدار وہان
اسی طور سے نور نے دیکھ وان
کیا آب و آتش کو نزدیک وان

نور نامہ

کیا آب و آتش کو بھی بند و خاک
مسلمان اسے نور نے نیک و پاک
تجلی آب و آتش ہوئی او بھا
غرض اپنے فضلون پہ بیکس خدا
ارا نور پھر خاک کے پاس آ
دیکھا خاک کو نور سے آسرا

یہی نور سے میرے پوچھا وہین
صبا نے وہین اس طرح سے کہا
مراد اپنی ملتی ہے یون ہی مجھے
کہا نور نے اے نسیم مراد
مراد اپنی بندے سے ملتی نہین
مرے نور کی یہ حقیقت ہے سب
کہا نور نے باد سے پھر یہ تب
کہا باد نے سنکے یہ نور سے
مرا عیب اے نور بتلا مجھے
مرا نور پھر بولا سن جبرئیل
کہ اے باد تو ہر دم و ہر زمان
پھری ہے چھپی ملک مین تو سدا
کہا باد نے اے رسول خدا
تو بیشک خدا کا ہے بس پاک نور
نہین تجھ مین اک ذرہ کچھ عیب ہے

کہ تو کون ہے جلد بتلا کہین
مین چاہون ہون جو کچھ سو چاہے خدا
او ر اوسکے سوا مین کہون کیا تجھے
جو کہتا ہون مین اوسپہ کر اعتقاد
بجز حکم حق باد چلتی نہین
سنا تو نے جبرئیل بس اسکو اب
جو کچھ عیب مجھ مین ہے سو بول اب
سراسر ہے اوس گنج معمور ہے
برائے خدا یعنے دکھلا مجھے
کہ عالم ہے بس اسکا رب جلیل
اوڑاتی ہے عالم مین نت گرد ہان
ترا منہ نہ دیکھے ہے خلق خدا
ترے پانون پر میرا جی ہے فدا
دو عالم مین ہے تیرا ہر جا ظہور
خدا اسکا بس عالم الغیب ہے

اک بات سن کے بیدل فقیر
کہا خاک نے نور سے کیا سبھی
تلک اک بیٹھ اور دیکھ دنیا تجھے
اسے نور نے حکم دیا کہ سنا
نہایت ادب سے وہ حاضر ہوئی
بہت نور کی خوشی
ہوئی خاک قربان اوس پر
تو وہ خاک پر نور نے کی نظر

اور رعا عام شخص اصحاب اور سلم بھی
سنگت کہ مین ایک روز پیغمبر نبی
دن گوش دل سے تم اسکو سنو
روایت ہے یہ خوب اے مومنو
بہ اسم محمدؐ رسول نبی الورا
اور سے اسکی برکت بخشے خدا
جو شخص نورنامے کو لیل و نہار
پکے ہو وین جس کے گنہ بے شمار

سو جبرئیل آئے بحکم خدا
پس اس طرح حضرت سے آکر کہا
وصیت کرو یون نبی الورا
پڑھو نورنامے کو ہر دم سدا
جمعہ کو و یا جمعہ کی رات کو
پڑھو تم سب اس حکایات کو

جو اول ہے جس کا سو آخر ہے وہ
کتابون مین لکھا ہے اس طور سب
جو ہے صورتِ خاک سو خاک ہے
صبا کی بھی پیدائش باد ہے
جو کوئی آب و آتش سے پیدا ہوا
اوسی مین وہ بس آہ ہوگا ہلاک
جو پیدا ہے شے بس اوسی شے مین آہ
بس آپ ہی کہے ہے مرا پاک رب
مرے نور نے جب سُنا یہ کلام
یہ سُنکر بیان پیک ربِ الودود
محمدؐ ہے نورِ خدا کا کلام
پڑھے گر کوئی نورنامے کو یار
ثواب اوسکو اور سننے والیکو ہو
نہ منکر نکیر اوسکو دیگا عذاب
اُجالا رہیگا قیامت تلک

اسے دیکھ ہر جا یہ ظاہر ہے وہ
مری بات پر غور کر دیکھ اب
ہر اک شے غرض نور سے پاک ہے
ہوا ے ہلاکت مین برباد ہے
جہان مین بس اگر ہویدا ہوا
سُنی نور سے قدرتِ حق پاک
کریگا فنا ایک دم مین اگر
کہ نابود ہوگا یہ موجود سب
سُنا پیک نے یہ بیان سب تمام
محمدؐ پہ پڑھنے لگا بس درود
پڑھو امتی سب درود و سلام
رکھے پاس یا گر پڑھے ہوشیار
یہ ہے مفت کی لوٹ اے یارلو
بہشتون مین جاویگا وہ بے حساب
غرض قبر کے بیچ بے شبہ و شک

دو شنبہ کو بھی جو پڑھے امتی
وہ لاریب ہووے گا بس جنتی
سنیگا مرے قول کو جو قبول
کہیگا ہمارا محمدؐ رسول
شفاعت کرونگا مین خاطر خدا
اوسے بخشے گا میری خاطر خدا
خدا بولا اے بندہ ...

روایت ہے اس نور نامے مین اور
مدینے مین حضرت علی رضؓ نے کہا
پڑھے نور نامہ جو با اعتقاد
کہین جبکہ اس طرح حضرت علیؓ
مرادین بر آوینگی اوسکی تمام
بس اس بات پر ہوکے ثابت تمام
جو پوچھے کوئی شعر ہین کتنے سب
ہوا نور نامہ بس اتمام سب
بحقِ محمد مجھے بخشیو
اسیواسطے نور نامہ کہا
وسیلہ نہین کوئی کافی ہے اب
پڑھون نور نامے کو مین مرگ تک
اب اس نور نامے کو میرے الہ
ترا نام ہوا اور محمد کا نام

ذرا دینداروکرو اسپہ غور
نہ لائے کوئی اسمین شک مطلقا
تو بیشک خدا اوسکی دیوے مراد
وہ تحقیق ہے بس خدا کا ولی
کہ ہے یہ علی ولی کا کلام
نبی پر پڑھو تم درود اور سلام
تو کہہ تین سو بارہ ہین گن تو اب
یہ فاضل کی امید ہے میرے رب
الٰہی عدن مین جگہ دیجیو
کہ بخشے گنہ سب مرے تو خدا
بجز نور نامے کے اے میرے رب
نہ آوے مرے دل مین کچھ اور شک
مرا پڑھنے مین اسکے دم نکلے آہ
زبان پر دم آخری والسلام

شمائل	بسم اللہ الرحمن الرحیم	نامہ

حمد اول پاک رب العالمین
بعد اوسکے نعت ختم المرسلین
ہے مرے دل مین خیال اب یہ مدام
جو کچھ مضمون مین ہین حلیہ رسول علیہ السلام
تاکہ ہوون دوزخ سے دور اوس مین بیان
اسلیے لکھتا ہون مین حلیہ اوس محبوب کا
ایک گنہگار ہون تھا اوس کا مطلوب کا
دونون عالم کی غرض مطلوب کا
اور بیان کا لکھو ہو نمی عیان
ہو عفو جرم امت مومنان
نظر سے ابرو پہ خدا بار بار ہے
جو کچین مومن پیچ پار بار ہے
چشم اوس نور خدا کی ہی سیاہ
پھر جو آسمان ہوا جس کی سر سیاہ

[illegible] نامہ

اور رسول صاحب کی بینی بھی بلند
تا نہ اوسکے دل پہ امت کے گزند
رہتی گردا گرد اوسکے زلف کی ایسی سیر
تھے حضرت صاحب بیٹھے خاصان ہو
تا کہ ہو امت بھی پیری کی سرخرو
جا وے دوزخ مین اونکا ایک مو
ہیں سفید دندان شہ کی تا [illegible] معافی
مومنون کے ہوون گنہ سارے معاف
ہاتھ آقا مین نبی زا دو
تا مسلمانون کو بخشے بے نیاز
تھے سر انگشت سب باریک تر
جو کہ نبی پل سے گزرین بے خطر
اور تھا حضرت کا بدن نازک
ایک خط تھا سینے سے تا ناف

سال باون مین ہوئی معراج بھی
پس گیارہ برس جب گزری وہان
اور نبوت پھر ہوئی اے دوستان
بعد سوم سال کہتے ہین رسول
پھر ہوا سورہ مدثر کا نزول
جان سچ اور کچھ نہ کر اسمین تو شک
اور پڑھی پھر سورہ اقرا ایک بیک
اسکو جان و دل سے اب کر تو قبول
کی ہے صحیح سے یہ ثابت نزول

قدر رسول اللہ کا اوسط تھا یار
نہ دراز اور کوتہ اے صاحب وقار
تھا مبارک تن غرض با تمکنت
تا مسلمانون کی ہو نیک عاقبت
بال سر پر جتنے تھے حضرت کے سب
مین بتاؤن تمکو اے والا حسب
بارہ لک گنتی مین اور تیرہ ہزار
تین سو اور تیس تھے سن میرے یار
تھے بھون مین بال پورے دس ہزار
راوی کہتے ہین سنو اے دیندار
چار پلکون مین تھے دو سو چار بال
کیجیو اک مو نہ اسمین قیل و قال
بال تھے مونچھون کے سن اے ہوشیار
پورے گنتی مین غرض چار ہی ہزار
بال تھے ریش مبارک مین سنو
لاکھ چھ اور چار سو ہفتاد و دو
بال تھے سینے پہ اے صاحب وقار
شش لک و دو صد چار و سی ہزار
بال تن کے سن چکے حضرت کے جب
کھایا غلہ جسقدر تھا سنلو اب
ایک من دو سیر غلہ خواہ مخواہ
کھایا سرور نے مرا حق ہے گواہ
گر کوئی سن شریف حضرت کا آ
پوچھے گر تجھ سے کوئی کہدو اسے جا
اسکی یہ تفصیل ہے اے مومنان
جس طرح فاضل نے لکھا ہے بیان
حال بتلاؤن تجھے اے اہل دین
ہوئی محمد کو نبوت بالیقین
غار حرا مین تھے اگر جبریل
بولے حضرت سے کہ اے رب کے خلیل

کر تحقیقات کی اب تو تو بس
بعد ہجرت معراج کے گیارہ برس
کی بسر اس دنیا مین بس
اور اسکے سال ظاہر زندگی
اور اپنے رب کی ہر دم بندگی

عمر حضرت

بعد اسکے پھر رضی اللہ کی
پیر کے دن ہوئی وفات اس شاہ کی
تھی تاریخ ربیع الاول مین سکی و دوستان
دوسری سے بارھوین تک بیگمان

یا سنے یا جو پڑھے کوئی امتی
اوسکو دوزخ کا نہ خطرہ اور نہ ڈر
اسمین شک لاوے تو ہووے دوزخی
تھا زبان عربی مین یہ حلیہ لکھا
اسکو پڑھ کرامتِ عاصی تمام

بیشک و لاریب ہوگا جنتی آ
جاے آسانی سے وہ پل سے گزر
گوش دل سے بات سن لو میری جی
اوسکو فاضل نے غرض ہندی کیا
بھیجین احمد پر درود صبح شام

آفرینش نامہ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قال اللہ تعالیٰ فرمایا اللہ تعالیٰ نے خلقت راس محمد من البرکۃ پیدا کیا
مین نے سر محمدؐ کا برکت سے ووجہہ من التجلے اور پیدا کیا مین نے محمد کا روے
مبارک تجلی سے وعینیہ من الحیا اور پیدا کی مین نے دونون آنکھین محمد کی
شرم سے وانفہ من عنبر الجنۃ اور پیدا کی مین نے بینی مبارک
عنبر بہشت سے وشفتیہ من التسبیح اور پیدا کیے مین نے دونون ہونٹ مبارک
تسبیح کے واسنانہ من النور اور پیدا کیے مین نے دانت مبارک نور سے
ولسانہ من ذکری اور پیدا کی مین نے زبان مبارک اپنے ذکر سے وحلقہ من
عسل الجنۃ اور پیدا کیا مین نے حلق مبارک بہشت کے شہد سے واذنیہ

من العبرۃ اور پیدا کیے مین نے دونون
گوش مبارک عبرت سے وعضدیہ مین
القوۃ اور پیدا کیے مین نے دونون
بازوے مبارک قوت اور دانائی سے
ویدیہ من السخاوۃ اور پیدا کیے مین نے
دونون ہاتھ سخاوت سے وصدرہ من
الیاقوت اور پیدا کیا مین نے سینہ
مبارک یاقوت سے بہشت کے
وقلبہ محمد من الاخلاص اور پیدا کیا
مین نے دل محمدؐ کا اپنے خلوص اور محبت سے
وعقبیہ من الصبر اور پیدا کین
مین نے حضرت کی ایڑیان صبر سے
وعظامہ من الکافور الجنۃ اور پیدا کین
مین نے ہڈیان مبارک بہشت کے کافور سے

آفرینش نامہ

وظہرہ من مسک الجنۃ اور پیدا کی مین نے
گوشت مبارک مشک بہشت سے
وبطنہ من نبات الجنۃ اور پیدا کیے
مین نے شکم مبارک بہشت کی سبزی سے
وقدمیہ للعبادۃ اور پیدا کیے مین نے
دونون پاؤن محمد کے عبادت
اور بندگی کرنے کے واسطے

نوری نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بجاہ الحبیب [illegible] بن شام
علی نوم [illegible] قسم یا حبیبی تمام
قسم یا حبیبی [illegible] تمام
خالق الخلق لا این [illegible] تمام
قسم قسم یا حبیبی [illegible] تمام

قم قم یا حبیبی کم تنام الاول والآخر لاینام
قم قم یا حبیبی کم تنام الغفور والودود لاینام
قم قم یا حبیبی کم تنام الکریم والرحیم لاینام
قم قم یا حبیبی کم تنام الطاہر ... لاینام
طاہر المولی لاینام
قم قم یا حبیبی کم تنام قاب قوسین لاینام

معراج نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

معراج نامہ

العرش والکرسی لاینام — قم قم یا حبیبی کم تنام
اللوح والقلم لاینام — قم قم یا حبیبی کم تنام
من الملکوت لاینام — قم قم یا حبیبی کم تنام
والشمس والقمر لاینام — قم قم یا حبیبی کم تنام
واللیل والنہار لاینام — قم قم یا حبیبی کم تنام
والارض والسماء لاینام — قم قم یا حبیبی کم تنام
والنجم والشجر لاینام — قم قم یا حبیبی کم تنام
والبحر والبر لاینام — قم قم یا حبیبی کم تنام
اللولو والمرجان لاینام — قم قم یا حبیبی کم تنام
والجبال والتراب لاینام — قم قم یا حبیبی کم تنام
الجنۃ والنار لاینام — قم قم یا حبیبی کم تنام
البرق والنجوم لاینام — قم قم یا حبیبی کم تنام
طالب الجنۃ لاینام — قم قم یا حبیبی کم تنام
الحور والقصور لاینام — قم قم یا حبیبی کم تنام
الطیور والوحوش لاینام — قم قم یا حبیبی کم تنام

انبیاؤں کا ہے یہ رتبہ کہاں
سیّد کونین ختم المرسلین
یون روایت ہے کہ احمد مصطفےٰ
درگہ والا جناب پاک کا
جلدی سے لیجا کے جنت سے براق
ساتھ اپنے لے فرشتے ساٹھ ہزار
کر کے بیدار اوسکو توای نامدار
سنتے ہی جبریل یون رب کا کلام
شوق سے سنکر محمد نامدار
ساتھ اپنے لے فرشتے ساٹھ ہزار
دیکھے تو ساری نبی ہین وان کھڑی
کوئی پڑھتا تھا محمد پر صلوٰۃ
کوئی کہتا تھا رسول پاک ذات
امت عاصی کو اپنی رکھیو یاد
کچھ ہمارے واسطے بہر خدا

وصف مین اوسکے یہ قاصر ہی زبان
آخر آمد بود فخر الاولین
امّ ہانی بی بی کے شب گھر مین تھا
حکم یون روح الامین کے تئین ہوا
جا زمین پر چھوڑ دے نیلی رواق
وہ جو ہے محبوب رب کردگار
درگہ والا مین لا کر کے سوار
پھاڑ کر چھت گھر مین اوترے لے پیام
کر وضو ہو کر براق اوپر سوار
جا گیا بیت المقدس پر گزار
سب نے دوگانہ پیچھے احمد کے پڑھے
کوئی مجرا کرتا تھا رکھ سر پہ ہاتھ
آج تجھ سے ہووے گی اللہ سے بات
جتنی ہے اے سرور والا نہاد
درگہ والا مین تو کیجو دعا

اپنے چوتھے فلک کی خاطر زبردان
اوڑتا تھا براق جون باد جہان
پہونچا آیا جو اول آسمان
بولا جبریل اسکا دربان ہے کہان
عرض کی دربان نے ہے کون ساتھ
بولا جبریل ہے محمد پاک ذات
حضرت آدم نے استقبال کر
بولے مجھکو ہے مبارک یہ ظفر
حق تعالیٰ کی ہوئی لطف بشر
حق تعالیٰ نے بنایا ہے زمین
پہلا آسمان سب سے ہے مین
سب فرشتے آئے مجھکو کہا
حق تعالیٰ نے آسمان کو لے گیا
دوسرے جب آسمان پہ قدم کر دیا
وان کے دربان نے

معراج نامہ

ہم فرشتہ تھا کوئی مین نے سنا
سب کی سمت دیکھتا آگے بڑھا
پہونچے تھی آسمان پر تیسرا
حضرت عیسیٰ وموسیٰ آئے
بولے عیسیٰ آج ہم ... خدا
یا نبی اللہ تو ...
بولے موسیٰ یا محمد مصطفےٰ
مین ترے دیدار کا مشتاق تھا
عرض کیجو جا کے یون اللہ سے
امت عاصی کو میری بخشدے
جب چہارم آسمان کی راہ لی
آفتاب سے بھر آیا ماہ بھی
آنکھ دربان کی وہان لگی تھی لگی
کھول دروازہ پھر اوسنے عرض کی

یا نبی اللہ ترے دیدار کے
پانچوان جب آسمان ملکر چلے
وانکے بھی سارے عجائب دیکھ کے
حضرت عزرائیل کو دیکھا وہان
بولے عزرائیل یون جبریل سے
بولے جبریل آئے ان قدمون کو لے
انکو بلوایا خدا نے آج ہے
بولے عزرائیل سے یون مصطفے
جان آسانی سے لے اونکی ذرا
بہر آسانی ترے اللہ کی
جب بیت المعمور پر پہونچے نبی
حضرت جبریل نے جب بانگ دی
حضرت ابراہیم بولے یا رسول
لاکھ گز کا تھا زمرد کا منار
دیکھکر خوش ہوتا تھا پروردگار

سب ملائک دیکھنے کو ہین کھڑے
پھر چھٹے وہ آسمان اوپر گئے
چرخ ہفتم پر ہوے جا کر کھڑے
طشت کے پانی مین دیکھا تھا جہان
کون ہے یہ تو بتا دے تو مجھے
یہ محمد ہین نبی اللہ کے
اس شہ دین کی شب معراج ہے
امت عاصی پہ میری رحم کھا
شکر اونے حق مین امت کے کہا
دمبدم تاکید آئی ہے چلی
ہوئی ملاقات حضرت ابراہیم کی
تھے ملک ساتون فلک حاضر سبھی
تم ہی پڑھوا دو نماز ہو گی قبول
ایک اوس مسجد مین با عز و وقار
پاس اوسکے تھے نبی جو نامدار

کہتا تھا اللہ آتا ہے حبیب
کہتے سو یون مین پڑھا جو نصیب
آمد آمد ہے شہ کی ہونے لگی
وان بھی ہو پہنچے جا بحکم حضرت نبی
جو فرشتے تھے وہان کے سب کبھی
مصطفے نے عرش کی طرف راہ کی
دیکھا تو دیکھا ہے کلام من ربہ
جا رہی تھی [illegible] نظر
آ گئے تھا جبریل کا جس جا مقام
پہنچے جبریل وان کر کے سلام
مصطفے بولے یہ کیا ہے [illegible]
کیون کیا ابھی یہ ہے تو نے مقام
اب یہین سے تو نے کیا چھوڑا مجھے
بولے جبریل آگے [illegible] مجھے

معراج [illegible]

[illegible] اونکے چلنے کا نہین
پر [illegible] اب سکت مین
[illegible] میکائیل وہین
جلد [illegible] جا وہ [illegible]
جانا [illegible]

خالق اکبر [illegible]
[illegible] مطلب [illegible] حضرت [illegible]
[illegible] مصطفے [illegible]
[illegible]

امت عاصی کا وہ سے لیکے نام
بخشنے کرتا تھا یوں اب سے کلام
پاک تیری ذات ہے یا رب العلا
سب کا تو مالک ہے بیچون و چرا
بخشدے امت کو میری اے رحیم
[illegible]
[illegible]
دوزخ اور جنت [illegible]

وہ بھی واں سے آخرش آیا ملک
قدرتِ حق تھی وہاں یارو عیاں
پردۂ ہفتاد جب طے کر چکا
مصطفٰے کی روح اودھی تھرتھرا
حق نے دیکھا اب نہیں آتا قریب
دست قدرت رکھا اوسکی پشت پر
پردۂ عصمت سرا آیا نظر
جب مقامِ قاب قوسین آگیا
سجدۂ حق وہ لگا کرنے ادا
پاک تیری ذات ہے رب العلا
التحیات محمد نے کہا
سنتے ہی یہ از جنابِ کبریا
السلام علینا ختم المرسلین
سب فرشتوں نے شہادت کی ادا
تھا محمد اور ربِ ذو الکرام

نور کی حضرت نے دیکھی اک جھلک
کیا کروں ہفتاد پردوں کا بیان
دیکھا جسدم پردۂ عصمت سرا
دل پہ چھائی ہیبتِ رب العلا
میری عز و شان ہے ڈرتا ہے حبیب
دو جہاں کی تب ہوئی اوسکو خبر
نور سے شرمندہ تھا جسکے قمر
اور قرب حق اوسے حاصل ہوا
یوں محمد رب کی کرتا تھا ثنا
سب کا تو مالک ہے بیچون و چرا
اور صلوٰۃ طیباۃ کو پڑھا
السلام علیک کی آئی صدا
پڑھ چکے پھر بولے عباد الصالحین
اشہد ان لا الہ بھی کہا
قاب قوسین اور ادنیٰ کا مقام

[illegible]

معراج نامہ

کونسی امت ہے تیری [illegible]
دیکھوں اوسکو ہے مجھے یہ آرزو
جاتا ہوں جبھی یہ آئی تب صدا
یاں نہ آنا یاں نہ آنا دیکھنا
ساری جنت [illegible]
ہیں محمد کی [illegible]

السلام اے خالق تجھ پر درود
[illegible]
[illegible]
[illegible]
دوزخ اور جنت محمد دیکھا
[illegible]

ہاتھ رکھکے لکھنے سے اب ہو نہ یا باز
مجھکو کیا لکھنے کی ہے بس اعجاز
عاشق و معشوق کا راز و نیاز
تھا یہ محسن سخن مت کر دراز
سائے عاشق تھے حضرت بیگمات
اوسکی تو ہین آئی حق سے خوب بات
تھا یقین کو تھا یقین اسے دوستو
تھا یقین با ایمان و دل صدیق کو

اعجاز نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کرون کس طرح اوسکی حمد و ثنا
کہ پیدا کیے اوسنے ارض و سما
زبان کو نہیں تاب طاقت ذرا
کہ کچھ بھی کرے اوسکی حمد و ثنا

اعجاز نامہ

جو ہر اوسکے سخن اوسکا اونکے زبان
بھلا اوسکی تعریف کب ہو بیان
پیمبر کو بھیجا ہدایت کے لیے
سب احکام امر و نہی کے لیے

بولا حق تو کیا وہان سے دور تھا	اوسکی پیشانی مین تیرا نور تھا
نوح کو دی تو نے کشتی یا خدا	تو ہی فرما اوسکے بدلے کیا ملا
اپنی موسیٰ کو تجلی تو نے دی	کیا عوض اوسکے عنایت مجھکو کی
بولا حق وہ آپ آیا تھا ابھی	اور تجھے ہمنے بلایا با خوشی
تجھمین اوسمین فرق ای ذیجاہ ہے	وہ کلیم اور تو حبیب اللہ ہے
پھر یہی حق سے یہ بولی قال و قیل	ہے تو ابراہیم کو بولا خلیل
نارہ گلزار اوسپہ بے تاخیر کی	اوسکے بدلے مجھکو کیا نعمت ملی
بولا حق دوزخ یہ تو ہوگا کھڑا	آتش دوزخ کو تو دیگا بجھا
پھر کہا حضرت نے رب العالمین	چاہتا جی یانسے جانیکو نہین
یانکے آنیکا کسے ہوگا یقین	بولا حق صدیق بولیگا وہین
تو ہے بیٹھا اور خدا اسپہ اترا	تو کہے جو کچھ وہ ایمان ہے مرا
کرکے یہ حاصل سعادت جب نبی	گھر مین آکے پڑا اک ساعت لگی
اوٹھے تھے جیسے کہ وہ جا گرم تھی	معجزہ یہ دیکھ حیران تھے سبھی
استراحت آنکر حضرت نے کی	نور سے معراج کی صبح ہوئی
جو عجب دیکھکر آیا تھا وہ	کردیا آکر بیان سب موبمو

سنو اسقدر جنکی اولاد کو دخل
کہ شان مین جنکی ابر نازل ہوا
اگر تجھکو ہے سیدا کرنا سبھی
سنا تیرے نے لولاک کو جو نزول
نبی سے ہمکو خبر نہ کرو
عطا ہو عزت نبیرا کرنا ہو
غضنفر ہری شان مین تیرا

ہین اصحاب سب اونکے صاحب کمال
گرو پیروی اونکی بے قیل و قال

ہین اول ابو بکرؓ دوم عمرؓ
سوم ہینگے عثمانؓ صاحب ہنر

چہارم علیؓ سرور نامدار
سبق بردہ از شجاعت شعار

امام حسنؓ اور امام حسینؓ
سنو فاطمہؓ کے یہ ہین نور عین

بہت اونسے راضی ہوا ہے خدا
کہ سردار جنت کا اونکو کیا

کہانتک کرون اونکا رتبہ بیان
کہ میری نہین اسقدر ہے زبان

خموشی اسیواسطے کی قبول
کرون کیا بیان حال حمد رسول

عجائب یہ ہے معجزے کا بیان
سنو غور سے اسکو اے مومنان

کہ تھا اک یہودی خبیث و شریر
محمدؐ کو وہ جانتا تھا حقیر

عداوت مین تھا آپکی تیز گام
محمدؐ سے جلتا بشدت تمام

نہایت اوسے مال پر تھا غرور
رہا اوسکی آنکھو نمین مطلق نہ نور

یہ بغض محمدؐ کا بدلا ملا
اوسے حق تعالیٰ نے اندھا کیا

غرض اونسے ہرچند بہت کی دوا
ہوئی لیکن ہرگز اوسے کچھ شفا

سنو اوسکی دختر تھی اک پُر تمیز
کہ وہ جانتے اوسکو رکھتا عزیز

کہون کیا کہ تھی آدمی یا کہ حور
خدا نے دیا تھا عجب اوسکو نور

کیا باپ کا دین ظاہر قبول
ولے دل مین تھا اعتقاد رسول
سنی ایکدن کہنے یون باپ سے
کہ بتلا مجھکو کہنا ہے سچ آپ سے
کہا پھر یہودی نے اے حور زاد
سنا باپ سے کہنے مبارک نہاد
یہ بیٹی نے بولی وہ دختر جناب
کہ [illegible] امداد [illegible]
کہ دیا بیچ اوس نے حبیب [illegible]
کہون کیا کہ ہے وہ لا دون دوا
اگر حکم ہو تو سے تمہاری شفا
کہ انکھونکو یہودی بہتر کیا
کہا باپ نے اس سے لا تو دوا
سنا باپ سے [illegible]

۱۲۰۱ھ

گئی اوسکی بیٹی شتابی وہین
کہ جسجا پہ تھے سید المرسلین
نبی کے قدم کی اوٹھا خاک پا
کیا باپ سے لا کہ یون مین دوا
یہ کہکے اوسنے وہین خاک پا
لگا دی خدا نے اوسے دی شفا
وسے خاک پا کو لگایا جو وہین
وہ آنکھین جو اندھی تھین روشن ہوئین
کیا تب یہودی نے اسے دلنواز
بتا مجھکو وہ کون ہے چارہ ساز
کہ ایسی عجب تجھے دی دوا
ہوئی اسقدر جلد مجھکو شفا
یہودی سے کہنے لگی بنت پاک
سنو کیا بتاؤن مین اے ارجمند

وہی روشنی اوسکی قائم رہی
بغض تو بھی لایا نہ وہ مدعی
وہی نور حق نے کیا پھر عطا
بہت ہی حیران یہودی رہا
ہا تکین یہودی نے چشم سات بار
ہوئی چشم کی روشنی برقرار
یہودی نے جو غیب سے اک ندا
سنی یہ کہ ہاتف نے اوس سے کہا
نکالے لگا گر آنکھین ہفتاد بار
نہ جاتی رہی یہ روشنی زینہار
عجب تھی اچنبھا خاکپا سے نبی
چھری سے نہ جاتی تھی روشنی
یہودی بہت سا ہوا شرمسار
لگا کہنے دختر سے اسے نامدار

کہ اوسنے تجھے بغض ہے بیشتر — بھلا حال اوسکا کہون کیا پدر
ہوئی جبکہ باہم بہت قیل وقال — تو ظاہر کیا باپ سے سب یہ حال
ہوئی جس سے اے باپ تجھکو شفا — نبی کے قدم کی ہے وہ خاک پا
سُنا جب یہ دختر سے اوسنے کلام — لگا کہنے کیا بد کیا تونے کام
مین اندھا ہی بہتر تھا اے بدخصال — کہے تو تر اب کرون تنگ حال
یہی جی چاہتا ہے کہ ہو تو ہلاک — کرون تیغ سے تیری سینے کو چاک
محبت تری مجھکو تھی اسقدر — مین تسکو تجھپہ قربان کرتا سپر
ترے بن نہ ہوتا تھا مجھکو قرار — تجھے دیکھ جیتا تھا اے بدشعار
تجھے جان سے زیادہ جانا کیا — نہ سمجھی تو اسپر بھی اے بیحیا
کیا دین ایسا جو تونے قبول — رکھا دل مین کیون اعتقاد رسول
تجھے جان سے مار ڈالون کیا اے غریب — ولیکن یہ پھوٹے ہین میری نصیب
اسیوقت جلدی سے لا تو چھری — کہ آنکھین مین اپنی نکالون ابھی
یہ کہا اوسنے اور دل مین کھا پیچ وتاب — چھری لیکے آنکھین نکالین شتاب
کیا تھا چھری کو نہ آنکھون سے دور — کہ اوسکو خدا نے دیا اور نور
دوبارہ یہودی نے یہ پھر کیا — چھری لیکے آنکھون کو باہر کیا

کہے میں نے یا رب ہوئے قصور
ولیکن نہین ہون مین پرنور
الٰہی یہ ہے تو جنت سے دیا
کہ جنت مین رکھو مجھے اے خدا
مجھے بھی دے فضل مین جنت مقام
بحق محمد علیہ السلام

اہواز نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بنام رزاق دو کون و دان
بکر رزاق و مکان ادنی و دان
خالق کون و مکان و کل جہان
درود اوس پر کہ ہے محمد مصطفیٰ
دوست اوس کا انبیا و اصفیا
پیشوا سب انبیا کا اولیا
اس طرح سے ایک راوی نے لکھا
ہے نقل راوی نے یون کہا

ہواز نامہ

ایک دن مسجد مین مدینہ کی رسول
وقت تشریف رکھتے تھے با اصحاب قبول
ہر طرف رکھتے تھے اصحاب کرام
جس طرح تارون مین ہو ماہ تمام
خواجۂ عالم شہ ہر دو جہان
فضل بسم اللہ کرتے تھے بیان

کہا پھر یہودی نے اے پرثواب
اوسیوقت زنجیر اور طوق کو
کیا کام کیا دخترِ ناموَر
ہوئی ہاتھ مین۔ لیکے اوسکو وان
سُنو یہ تو دونون بیابانسے چلے
کہا آکے اے سرورِ نامدار
جو احوال تھا اوسکا ظاہر کیا
یہ جبرئیل حضرتؐ سے کہکر گئے
محمدؐ نے اوس سے کہا اے جوان
کہ جنگلون مین کیونکر ہوئی روشنی
محمدؐ کا سُنکر یہودی کلام
مسلمان کرو مجھکو یا مصطفےٰ
نبی نے حقیقت وہ گزری ہوئی
مع کنبے اوسکو مسلمان کیا
الٰہی مین ہون بسر پُر خطا

کسی طور سے مجھکو لیچل شتاب
پہن کر کہا اب تو ہو بیشرو
کسی خوب رستی سے اوسکی کمر
کہ جسجا پہ تھے سرورِ دو جہان
نبی پاس جبرئیل نازل ہوئے
کہ دشمن تمہارا ہوا دوستدار
سبھی حال سے اونکو ماہر کیا
کہ اتنے مین وہ دونون حاضر ہوئے
کہے تو ترا حال کردون عیان
اور آنکھون مین اگر مرتبہ کی چُھری
لگا کہنے اے سرورِ نیکنام
کہ مین ہون گنہگار اور پُر خطا
بٹھا کر اوسے روبرو سب کہی
سبھون نے محمدؐ کا کلمہ پڑھا
مجھے بخشیو میرے رب العلا

یعنی بسم اللہ سے مشکل کشا
ہر کسی محتاج کی حاجت روا
اسی سے ہوتی ہے کشائش کاری
اور یہی دارو ہے ہر آزار کی
ہان یہی ہے ہر درد کی اسی دوا
ہووے ہر بیمار کو اس سے شفا
اسی سے ہووے برکت رزق حلال
دور ہووے تنگدستی اور زوال

دیکھ کل من علیہا فان ہے
تو بھی ہست و نیست کا مہمان ہے
جو بلندی ہے سو آخر ہو گی پست
نیست ہو جاویگا اکدن جو ہے ہست
کل نفس ذائقۃ الموت کا
اس طرح سے حق نے قرآن مین کہا
اوسکے تئین مرنا ہے آخر ایکبار
جسکے تئین ہے زندگی مستعار

گر یہ ہے تو اس جسم کو ہو یقین خلل
پھر کوئی دم آ نہین سکتے اجل
اسکے بدلے مین دھو چکی اپنے ہاتھ
اب تو یہ کلمہ ہے میری جی کے ساتھ
گر یہ کیسا ہی عدو ہو زور زر
ہو خدا حامی نہین خوف و خطر

ہو اسی مین اسم اعظم بے گمان
حرزہ صد سالہ کو بخشے ہے جان

اس سے ہر عاصی کو ہوتی ہے نجات
ظلمت دنیا مین ہے آب حیات

اس سے ہو وین دفع امراض و بلا
تو بلا مین جا تو بے خطر ہے چلا

چاہیے اسکے تئین اے مومنان
روز و شب دل سے کرو ورد زبان

دختر ترسا تھی اک نیکو سیر
جانب مسجد ہوا اوسکا گزر

اوسنے ہر دم وصف بسم اللہ سنا
مذہب باطل پہ اپنا سر دھنا

خوب ساکر دل مین بسم اللہ کو یاد
گھر کے تئین پڑھتی چلی وہ خوش نہاد

مان نے اوسکی ایکدن سنکر کہا
اسکے پڑھنے سے تجھے مطلب ہے کیا

سن یہ کلمہ ہیگا ای بے عقل و دین
گر سنے اسکو ترا بابا کہین

تو کریگا تجھکو اکدم مین ہلاک
مین ترے غم سے کرونگی سینہ چاک

توبہ کر خاموش ہو منھ کو سنبھال
دیکھ اپنے دین مین رخنہ نہ ڈال

بسکہ تھا ان دونون مین یہ ماجرا
ناگہان بابا بھی اوسکا آگیا

خوب اس احوال کو معلوم کر
رکھ کے خنجر بیٹی کے حلقوم پر

یون لگا کہنے کہ اب کاٹون گلا
جان جاتی ہے تو اس سے باز آ

تب کہا دختر نے سنتا ہے پدر
سبکے تئین مرنا ہی آخر وقت پر

[illegible]

جسکے جی پر یون لکھے نام خدا
اوسکا نگہبان ہمیشہ ہو خدا
جسکو یون نام خدا کا ورد ہے
اوسکے تئین حفظ حقیقی [illegible]
[illegible] ترسا جان کا دشمن ہوا
[illegible]

[illegible]

ہاتھ مین تھی اوسکے اک انگشتری
باپ نے بیٹی بلا پاس اپنے لی
اور کہا رکھ اسکو اپنی جانکے ساتھ
پڑھکے بسم اللہ لی انگشتری
سنکے اس کلمے کو مادر اور پدر
رات کو جب سوئی وہ نیکو خصال
صبح کو لیکر انگوٹھی اپنے ہاتھ
پھر بلایا قوم کو اپنی تمام
قوم سے اس بات کو ظاہر کیا
سبنے اوسکے مارنیکی دی صلاح
کر طعام اوسوقت تیار اور شراب
مرد ماہی کے لیے نکلا خموش
لیکے مچھلی اوسنے پھر دختر کو دی
صاف جب مچھلی کو وہ کرنے لگی
پڑھکے بسم اللہ ہو کر دل مین شاد

مول سے عاجز تھے اوسکے جوہری
وہ انگوٹھی اوسکے تئین رکھنے کو دی
ایسی نادر چیز کب لگتی ہے ہاتھ
جیب مین رکھ بیٹھی وہ رشک پری
لوٹے انگار ونپہ دونون سربسر
لی انگوٹھی جیب سے اوسکی نکال
پھینکی دریا مین خذف ریزونکے ساتھ
آئے دعوی کے لیے سب خاص و عام
سبکو اس احوال سے ماہر کیا
ہیگی اسکے قتل مین سبکی فلاح
چاہا کچھ بنوائی ماہی کے کباب
اتفاقا آگیا ماہی فروش
کہ کباب اسکے بنا جلدی ابھی
نکلی اوسکے پیٹ سے انگشتری
رکھ لیا پھر جیب مین کر حق کو یاد

قوم فارغ جب ہوئی کھا کر طعام
تب بلایا باپ نے [illegible] اوسکا نام
قوم نے بار [illegible] سمجھا یا اوسے
[illegible] کا مین پایا اوسے
جبکہ [illegible] عشق مین [illegible]
[illegible] اوسکا [illegible]
بے صبر [illegible]
[illegible] نام [illegible]
قوم نے دیکھا کہ ہے اسکو نعیم
[illegible] انگشتری مین بولا شتاب
[illegible] اوسکا جواب
[illegible]
وہ امانت [illegible] سلامت [illegible]

[illegible]

کیا بہار [illegible] کی
[illegible] قصاص
[illegible] تقصیر
[illegible]
[illegible] امانت آشکار
پڑھکے بسم اللہ وہ دختر [illegible]
جیب سے اپنی نکالی اوسکو دی
[illegible] تو کہا [illegible]
[illegible] دی تجھکو [illegible] انگشتری
[illegible] ملک یاد [illegible] باری
[illegible] پھینک [illegible]
کیونکر آئی یہ تری زنبیل مین

تن مین سب جی اُٹھے اوس پاس
گرچہ ظاہر مین نہین یون روشناس
دل سے جو نزدیک ہے کیسا دور ہے
تن سے جو نزدیک ہے جو دور ہے
لیک باطن بجھ گیا تھا نور سے
گرچہ ظاہر مین نہ تھا دور سے
کیا کرون اوسوقت کی مدح و ثنا
دور سے مین اوسکو حضرت زمان

اک طرف کھنچی بلائیں لیکے ماں	کچھ تو کر اس بات کا مجھ سے بیاں
کیونکہ پائی تونے یہ انگشتری	آسمان سے کیا زمین پر آگری
باپ تیرا نیل مین آیا تھا ڈال	کیونکر ہاتھ آئی تجھے اے نونہال
قوم حیران اور پریشان سربسر	یک بیک گرتے تھے اوسکے پانو پر
ہر طرف او شمع کے پروانہ وار	قوم حیرانی سے ہوتی تھی نثار
قوم تھی یون گرد اوسکے بے خلاف	جس طرح کعبے کا کرتے ہین طواف
الغرض جب کم ہوا وہ جوش حال	ہوئی افاقت سبکا ہوش آیا بحال
سب نے منت سے یہ پوچھا ماجرا	کس سے سیکھا تونے سچ ہمکو بتا
کس سے یہ کلمہ کیا ہے تونے یاد	کون ہے یثرب مین تیرا اوستاد
جب بتایا اوسنے حضرت کا نشان	یعنے ہین پیغمبر آخر زمان
یون بتایا اوسنے حضرت کا پتا	نام ہے حضرت محمد مصطفا
وعظ فرماتے تھے اکدن خلق پر	پاس مسجد کے ہوا میرا گزر
وصف بسم اللہ کرتے تھے بیان	اتفاقاً مین بھی جا نکلی وہان
اونکے یہ کلمے مرے دل پر لگا	ایسے ہی لاگا کہ دل پر گڑھ گیا
ہے اوسی لعل مبارک کا اثر	ہوگیا ہے دل پہ نقش کالحجر

جو پڑے ہین عالم جسم و ت مین
پیگمان سے ہین وہ ناسوت مین
الغرض قوم اوسکی اپنے ساتھ تھے
بادو سیلہ جا کے حضرت سے ملے
جو وسیلہ پاد شاہون سے ملے
اک وسیلہ چاہیے ای باعمل

اور ... [illegible]

دست بستہ رو برو ہوکر کھڑے
سب نے عرض حال خود یون کہے
یا رسول اللہ ہم آئے ہین یہان
کلمے سے ہمکو نور جان
بخشیے ہمین ... اوستاد ...
کلمہ حق سیکھیے ... آزاد ...

دل کو بند ... سے ... [illegible]
یا رسول اللہ ہمین ارشاد ... [illegible]
نور سے ایمان کے ... [illegible]
[illegible]

اے ہمدم جاگنا ہی خوب ہے
جو کہ سوتے ہین کیا ہے وہ محجوب ہے
یاران جو جاگے پیدا کیا یکایک اونکو نبی
لے خدا اونسے بیجا امت سبھی
جو کرے فورات تو آرام و خواب
ڈرا اونکو امت کو ... عذاب

روشنی جب نور ایمان کی ہوئی
راہ حق روشن ہوئی جون آفتاب
پھر کہا حضرت نے یہ خبر ہے شمع
شمع سے اک شمع جب روشن ہو یار
گرچہ اوس سے لاکھون ہی پاتے ہین نور
اوسکو اپنا پیر و مرشد مانیو
جو ملا کامل سے وہ کامل ہوا

تب وہ اونسے کفر کی ظلمت گئی
اوٹھ گیا چہرے سے باطل کا نقاب
نور پایا ایک شمع بیٹھی ہے طمع
اوس سے روشن کرتے ہین شمعین ہزار
نور مین کب اوسکے آتا ہے قصور
اوسکے تئین پیر سے برابر جانیو
جو ملا غافل سے وہ غافل ہوا

خواب | بسم اللہ الرحمن الرحیم | نامہ

کرون پہلے مین حقکی حمد و ثنا
بعد اسکے نعت حضرت مصطفےٰ
مصطفےٰ سے یون سنی ہین ایکبات
تاکہ ہمت اوسکی ہو تجپر عیان
چار یار اوسکے تو برحق جان لے
وہ ہمیشہ جاگتے تھے رات کو
اتفاقًا سو گئے وہ ایکرات

یہ پیدا کیے جسنے ارض وسما
ہے وسیلہ سب کا شاہ دوسرا
ہو جیو اونپر درود اور ہو صلوٰۃ
کسقدر رحمت پہ تھے وہ مہربان
جو کہے ہین مصطفےٰ وہ مان لے
ایکسو رہتے تھے حق کی ذات کو
کان مین اونکے پڑی یون ایکبات

خواب نامہ

کس طرف کو ڈھونڈین اوسکو اور کہان
دونون عالم سے تو ہے اکیلا بے نیاز
کرتے تھے گریہ و زاری کرن
اور حقیقت سن کے زاری کرن

مصطفیٰ کو ڈھونڈتے پھرتے تھے سب
کوہ و صحرا میں پڑے روتے تھے سب

ناگہان واں اک جوان آیا نظر
پوچھا اوس سے مصطفیٰ کی ہے خبر

تمنے پیغمبر جو دیکھا ہو بتاؤ
اور اس غم سے ہمیں جلدی چھڑاؤ

تین دن گزرے ہیں ہمکو اوس نشان
خوش نہیں آتا ہے ہمکو آب و نان

ڈھونڈھنے نکلے ہیں ہم اونکو سبھی
جیونا مشکل ہوا اک دن ابھی

تب کہا چوپان نے نیں وہ مصطفا
نا سنا دیکھا نہیں کیدھر گیا

تین دن سے یہ صدا مجھ کا نہیں
آوتی ہے اُمتی ہر آن میں

غار کے اندر سے آتی ہے صدا
کون جانے کیا ہے اوسکا مدعا

لیک میرے جانور سنکر اوسے
گھاس کھانا چھوڑ کر حیران سے

روتے ہیں جب سے کھڑے وہ زار زار
سوتے ناہیں ایکدم وہ بیقرار

جانتا ہو نہیں نہ اوس آواز کون
کیوں وہ روتا ہے کر اک سوز دروں

اوسکا اوس رونے سے ہے مقصود کیا
کیا ہے مطلب اسکا جانے ہے خدا

جملہ یاران نے سنی جب یہ خبر
ملکے لاگے ڈھونڈھنے اوسکو ادھر

جاکے دیکھا اور میان کوہ و غار
سر بسجدہ رکھے تھے سر در کبار

ساتھ اپنے خدا کے کرتے تھے کلام
خون رواں تھا چشم سے اونکی مدام

کرم کر اپنا زمین سے سر اوٹھا
تب کہا صدیق نے اے رسولا
خبر دیتے تھے وہ سب احوال کی
عاشقانہ زاری کرکے روتے تھے نبی
اس طرح ہوتا قیامت تک یونہی
تا اوٹھاؤں سر زمین سے جب تلک
جو نہ بخشے امتوں کا سب گناہ
گریہ کرتے تھے وہ کہتے تھے الٰہ

جو کرے یہ عمر میں طاعت کروں
لیکن وہ قربان امت پر کروں
جو کرے سب عبادت میں نبی
سو کروں قربان امت پر سبھی
سر زمیں سے تم اوٹھالو یا رسول
عرض اب بندہ کی تم کرلو قبول

جواب

مصطفیٰ نے تب کہا اے پاک یار
ابتک طاعت نہیں آئے بکار
اوس عبادت سے نہ مطلق سود ہا
کیا کروں جو دل میں میری ارتغا
بس یہی ہے عرض میرا یا مصطفیٰ
عرض میری مان لو یا مصطفیٰ
تمنے فرمایا کہ بہتر ہے عدل
اور سکا موجب ہوا اوسکا فضل
مصطفیٰ موجود سب جو عدالت در جہان
اور جو نیکی کروں میں آخر آن
سب ہیں امت کو عطا کردوں وہ ثواب
دن قیامت کے نہ ہو ان کو عذاب
التماس یہ بندہ کی کر لو قبول
سر اوٹھاؤ اب زمین سے یا رسول

اوٹھے بابا پاس وہ آئین شتاب
آکے دیکھا چشم سے جاری ہے آب
تب کہا بابا بابا کیون روتے ہو تم
سر زمین پہ کیسے رکھے ہو [illegible]
مین نے دیکھا ایسا کبھو بیقرار
صبر کرنے [illegible]
اسقدر [illegible] کیون ہو
تب کہا حضرت نے کیا کرون

تب کہا حضرت نے یہ ناہین سوا | عدل میرے درد کی ناہین دوا
تب کہا عثمان نے اے مصطفےٰ | واسطے حق کے زمین سے سر اوٹھا
جو کہ مین خیرات کی اوسکا ثواب | اور جو قرآن مین لکھا اوسکا ثواب
سب کیا امت پہ تیری مین فدا | غم نہ کر امت کا میرے مصطفےٰ
سُن سخن یہ تب نبی نے یون کہا | اس سے حاصل ہو نہ میرا مدعا
جو غزا مین واسطے حق کے کیا | وہ ثواب امت کو تیری سب دیا

قول حضرت علیؓ

تم اوٹھاؤ سر زمین سے یا نبی | کہ تری صورت کو دیکھین ہم سبھی
نامرادون کو کرو مت نا امید | تاکہ ہووین تجھسے ہم سب مستفید
تب کہا حضرت نے مجھکو سود نہ | ایسی باتون سے تو کچھ بہبود نہ
اس سخن سے کیسے ہو مقصد قبول | کب تمہاری عرض ہو مجھکو قبول
گریہ زاری اس طرح کرتے رہے | نہ اوٹھایا سر کو اون سبکے کہے
عرض اب سبکی پڑی تب ناقبول | تب لگے کہنے وہ ہو جی سے ملول
سب نے ملکر مشورت کی یکسرہ | فاطمہ زہراؓ سے کھولی یہ گرہ
تب تو ہو بچا فاطمہ پاس ایک کس | تم ہی کھولو یہ گرہ نہین اور بس
جب سُنی خیر النسا نے یہ خبر | جلد چادر اوڑھی اپنے سر اوپر

جو کہ غم ہے مجھکو سو مین [illegible]
[illegible]
جو کہ امت [illegible]
فاطمہ بولین کہ اے بابا [illegible]
کیون غم مین [illegible]
غم نہ کر اس واسطے اے مصطفےٰ
کرون امت پہ تری مین جان فدا
جو کرے ہے بندہ کی حق [illegible]
بخشون امت کو تری مین [illegible]
اور جو آگے کرون مین بندگی
اس جہان مین جبتلک [illegible]
سب تری امت کو بخشین [illegible] ثواب
سر اوٹھاو اب نہین [illegible] شتاب

تب کہا حضرت نے طاعت اور ہے
فاطمہ نے دیکھا یہ حالِ پدر
باپ کے آگے سے اُٹھکر بے ہراس
سر برہنہ کرکے سجدے مین پڑی
تب کہا پروردگارِ انس و جان
ہے تو برحق اے کریم کارساز
بیکسون کا ہے توہی فریادرس
مصطفےٰ کی گریہ کی برکت سے تو
برکت اِن آنکھون کے پانی سے مرے
اس کنیزک کو خدایا شاد کر
شاد کر مجھکو تو اب میرے الٰہ
باپ کے رونے سے جائے دل پھٹا
یہ کنیزک آپڑی ہے در ترے
جبرئیل نے آکر کہا خیر النسا
کہہ تو اپنے باپ سے جا یہ خبر

گر رہی امت کی شفاعت اور ہے
گفتگو میری نہ آئی کارگر
رو طرف حق کے لے آئین ہوکے اُس
رو رو آنکھون سے ندی جاری کری
دستگیرِ جملۂ درماندگان
سارے عالم کے گنہ سے بے نیاز
جز ترے اب کون ہے فریادرس
مغفرت کر درگزر امت سے تو
جو کہ اب روتی ہو مین ڈر سے ترے
باپ کی امت سے اب تو درگزر
کرم کرکے بخش امت کے گناہ
کرکے ناامید مجھکو مت اوٹھا
بخش امت باپ کو خوش کر مرے
مژدہ بھیجا ہے ترے پاس اب خدا
مژدہ لایا جبرئیل اب تجھ اوپر

کہہ خدا کہتا ہے یون اے رسول
مین دعاے فاطمہ کی ہے قبول
جملہ امت تیری مین نے بخشی اب
بیکس بد امت کے بخشنے کے سبب
وہ شفیع دل اُمت پاس آئے جنم
ہو سکے اشکون سے تجھکو نار جیم
جو سنا محبوب نے حکم خدا
تب اوٹھا پا سر زمین سے مصطفےٰ
خوش ہوئے مصطفےٰ بہشت و پناہ
جب سب احوال عالم کا تباہ
وفاتنامہ

وفات نامہ
بسم اللہ الرحمن الرحیم
الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام
علی خیر خلقہ محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین
امابعد بندۂ گنہگار امیدوار مغفرت
محمد حسین خان دہلوی
مہتمم مطبع مصطفائی

جہان کا باغ تاراج خزان ہے
اجڑتا مصطفیٰ کا گلستان ہے
جیا بس سرور عالم کی رحلت
قیامت ہے قیامت ہے قیامت
رسول اللہ گیا گر باغ نہ ہونے
سراپا [illegible]
[illegible]

حال واقعۂ جانسوز وجگرگداز عبرت اندوز وفات سید عالم حیات النبی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو کتب متداولہ اور رسائل مشہورہ مین مشرحاً اور مفصلاً مندرج ہے اور جس مین ہیکو حال سراپا ملال اور باعث اندوہ وغم اور سبب رنج و الم کتاب بہار خلد سے انتخاب کیا اور بپائین دلپسند مرتب کرکے مجموعہ مین شامل کیا تاکہ بطور رسالہ مختصر کے پیرایۂ طبع مین جلوہ گر ہو کر نظر جمیع احباب سے گذرے

الٰہی آپ کے الطاف بے حد — بیان کب ہون کرون گر لاکھ مین کد
فقط مین کیا اگر افراد عالم — قلم اشجار کے لیکر ہون باہم
سمندر کی بناوین گر سیاہی — بیان ہووے پہ نہ الطاف الٰہی
ہر اک احسان اوسکا بے بدل ہے — ہر اک انعام فیض لم یزل ہے
ہر اک بندہ رہین ہے فضل باری — کسے طاقت کرے نعمت شماری
ہے یکسان یون تو گو مخلوق عالم — ولیکن خاص اک رحمت مین ہین ہم
وہ رحمت کیا وجود مصطفےٰ ہے — نمود ذات فخر انبیا ہے
سزاوار خطاب پاک لولاک — ہوا جسکے قدم سے فخر افلاک
ذرا اے طالبان سر اخبار — سنو اب بندہ کاتی کی گفتار
قیامت سے نہین ہے یہ خبر کم — کہ جسکے ذکر سے روتا ہے عالم

فرقت مین [illegible]
انکو اشک سے ہون بیان باہم
اگر [illegible] زبان
ہوا منقول ہے [illegible] صحابہ
سے کہ حضرت نبی [illegible]

وفات نامہ

ہوئی جب [illegible] مرض کی اور نیند شدت
[illegible] بیہوش [illegible] حضرت
[illegible]

سُنا جب عائشہ نے حکم اونکا
کہا بس نرم دل ہے باپ میرا

وہ ہوگا جب کھڑا بہرِ امامت
نہ دیکھے گا غرض وان تمکو حضرت

نہ ہوگا اوسکے دل پر یہ گوارا
نہایت درد سے رونے لگے گا

اگر یہ حکم کرتے اور کو آپ
تو بہتر تھا کہ ہے محزون مرا باپ

غشی کی سی پھر آئی اونکی حالت
ہوئی لاحق بحالِ پاک حضرت

ہوئی پھر جو افاقت تیسری بار
تو کی پھر آپ نے لوگون سے گفتار

کہ بیٹے جا کہو بو بکر آوے
نماز آکر وہ لوگون کو پڑھا دے

بولے عائشہ کرکے اشارا
کیا ارشاد یہ ہے آشکارا

کہ یہ باتین جو تم اب کر رہی ہو
مثالِ صاحباتِ یوسفی ہو

کہ جیسے دل مین ہے وہ بات محجوب
بظاہر جسکو کہتے ہین نہین خوب

غرض پہونچا موذن کو جو ارشاد
اذان اوسنے کہی با جانِ ناشاد

سُنا صدیق نے جو حکم حضرت
بجا اس حکم حضرت کی امامت

پھر اوسکے بعد ایسا ماجرا تھا
مرض مین کچھ ہوئی تخفیف [illegible]

تو فرمایا کہ دیکھو اوس بشر کو
کہ تکیہ آج میرے واسطے [illegible]

سُنا جو آپکا یہ قول ظاہر
ہر ایک دن ہو ہے فی الفور [illegible]

گئے فردوس کو صاحب جنان
تریسٹھ سال کے حضرت نبی تھے
بیان کیا ہے یہ اور بھی کی حالت
کہ جب ان ایام میں فرمائی رحلت
[illegible] اندھیرا ہوگیا تھا
[illegible] مدینہ سے سو گیا تھا
اور وہ [illegible] کا تھا [illegible]
دوران [illegible]
بیان کیا ماجرا حضرت [illegible]

پھر اسکے بعد یہ شدت نہ ہوگی	یہ کرب و سختی و محنت نہ ہوگی
وہ ہے لاحق ترے بابا ہی کو	نہیں جس چیز سے چارہ کسی کو
قیامت تک کوئی زندہ نہیں ہے	کہ جسپر موت کا صدمہ نہیں ہے
پھر اوسکے بعد یہ کہتا ہے راوی	ہوئی رحلت جناب مصطفیٰ کی

انا للہ و انا الیہ راجعون

بیشک ہیں ہم واسطے اللہ کے اور بیشک ہیں ہم طرف اوسکی رجوع کرنیوالے

لکھا ہے شارع غسل نبی نے	دیا تھا غسل عباس و علی نے
ہوا تھا فضل نہلانے میں شامل	قثم بھی تھا بکار غسل داخل
کہ دونوں تھے یگے فرزندان عباس	قرابت میں قریب اور اشرف الناس
اسامہ اور صالح بھی وہاں پر	معاون تھے بغسل ذات اطہر
رسول اللہ کی رحلت کو ہیہات	بیان کی ہیں نے اس تفصیل کے سات
کہ وہ دن تو مقرر پیر کا تھا	کہ جس دن آپنے دنیا کو چھوڑا
توقف دفن میں اوسدن ہوا تھا	سہ شنبے کی بھی شب توقف کیا تھا
نہ مرقد میں رکھا منگل کے دن بھی	ولیکن چار شنبے کی جو شب تھی
تو اوس شب میں ہوئے پھر دفن حضرت	جناب شافع روز قیامت

[illegible]
[illegible]
کہ رحلت نبی کی [illegible]

وفات

[illegible]
کردہ [illegible] ادر سکو [illegible]
ہمان [illegible] اور [illegible]
ہوئی [illegible]
کہ حضرت کے سوا کوئی [illegible]
نہ دیکھا تھا دیا تھا [illegible]

وہ اوس پر [illegible]
تو وہ [illegible]
کہ میں آیا ہے نزدیک حضرت
بیان کرتا ہے اب [illegible]
کہ تو یاری کو جانا
کیا ماتم [illegible] کوئی ایسا
[illegible]
تو وہ اوسواسطے قربت نبی سے

تو صدیقؓ سے احوال پوچھا
یقین اس بات کا جب اونکو آیا
کہ جنت کو ہوے حضرت روانہ
ہوے [illegible] سب لوگون نے جانا
سدھارے اب جنات عدن کو
کہا صدیقؓ نے لوگون سے سنیو
ہوئی کیا ابکی تحقیق رحلت
کہا لوگون نے اے یار حضرت

کہو ہم کیسے نماز میت اسلام
پڑھین نبیؐ پہ با دیدۂ نم
کہا صدیقؓ نے لوگون سے پڑھو
نماز میت خیر رسل کو
کہا لوگون نے کیفیت بتادو
پڑھین کس طرح سے ہمکو بتادو

گیا میں پاس انکے زار و گریان ۔ نہایت مضطرب حیران پریشان
مجھے صدیقؓ نے جو وقت دیکھا ۔ کہا حضرتؐ سوے جنت گئے کیا
کہا میں نے کہ ایسا ماجرا ہے ۔ عمر تلوار کھینچے کہہ رہا ہے
کہ گر کوئی کہیگا یہ حکایت ۔ کہ دنیا سے ہوئی حضرت کی رحلت
تو میں فی الفور اس تلوار کے ساتھ ۔ کرونگا قتل اوسکو مارکے ہاتھ
اوٹھے صدیق سنکر حال ناگاہ ۔ چلا سالم بھی ہوکے اونکے ہمراہ
وہاں آئے تو یہ احوال دیکھا ۔ ہجوم و ازدحام مردمان تھا
کہا صدیقؓ نے سنتے ہو لوگو ۔ ذرا ہٹنے کا مجھکو راستہ دو
ملا رستہ تو وہ پھر یار ہمسر ۔ گیا نزدِ شفیع روز محشر
بعینِ بیقراری گر پڑا وان ۔ پریشان حال حیران چشم گریان
میانِ چشم حضرت رکھ دہن کو ۔ رکھے ساعد پہ اونکی ہاتھ دونو
کیا سجدہ جناب شاہ دین کا ۔ لیا بوسہ جبینِ نازنین کا
کہا پھر وا انبیاہ وا صفیا ۔ کہا پھر بعد اوسکے وا خلیلا
سنبھلکر پھر پڑے تسکین آیت ۔ سنائی پڑھکے یہ مصحف کی آیت

انک میت و انہم میتون بیشک تو مرنیوالا ہے اور بیشک وہ سب مرنیوالے ہین

وفات نامہ

کہا صدیقؓ نے اون سبکو ارشاد
کہ اس حجرے میں [illegible]
[illegible]

[illegible]

کہا لوگون نے ہان یہ بھی بتاؤ
کرینگے کس مکان مین دفن اونکو

کہا صدیق نے وہ جو مکان ہے
کہ جاے فوت ختم مرسلان ہے

خدانے روے اطہر کو بدن سے
نکالی ہے جہان پاکیزہ تن سے

بخوبی ہے وہ جاے طیب و پاک
وہین ہوگا مزار شاہ لولاک

غرض بو بکر کا جو یہ بیان تھا
بصدق دل یقین لوگونکو آیا

کہ تھے وہ جو مہاجر لوگ حیران
ہوے آپسمین گرم مشورت وان

کہا صدیق نے بہتر ہے یہ بات
چلو انصار کے یان ہم اس اوقات

کہ اب انصار کم ہم مشورت مین
کرین اپنا شریک اس مصلحت مین

کہ ہو قائم مگر امر خلافت
سبھی اشخاص آئین زیر بیعت

غرض انصار نے جب مشورت کی
تو اون لوگون نے ایسی مصلحت دی

کہ ہم مین سے ہمارا ہو خلیفہ
مگر تم مین تمھارا ہو خلیفہ

جواب اونکو دیا حضرت عمر نے
نبی کے یار مخلص باخبر نے

کہ ہے کسکے لیے یہ بات حاصل
کہ ہو اس تین خصلت مین وہ فاضل

خدانے اس طرح کسکو کہا ہے
کہ ہمراہ نبی وہ دوسرا ہے

گئے تھے غار مین حضرت جس اوقات
بجز بوبکر تھا کب دوسرا ساتھ

فضیلت دوسری ابو بکر بالا ہے
کہ اونکو امر لا تحزن کہا ہے
جو تھا غار مین اوسے یار غار ہو
نبی کے اسوقت مین انہار کو تم
فضیلت تیسری یہ ہے کہ اوبیا
کیا ابو بکر نے حضرت نے اونکو بھیجا
کہ پڑھین نماز کو مرض وفات
کہ اونکو ثابت یہ ہم دوسری بات
کرین اب اونکی نیابت یہ فضیلت
ہوئی اول جب اونکی شایان خلافت
تو حضرت صدیق نے اپنا ہاتھ بڑھایا
عمر نے بھی وہ بیعت وہ لایا
اٹھے صدیق سے تعظیم بیعت
ہوئی صدیق سے تعظیم بیعت
بہم اور سبھی

وفات نامہ

کہ جو تھی حق سے خاص حاضر در امام
بھی داخل ہوئے بیعت کے اندر
کری صدیق سے سبھی بیعت
باخلاص دل وہ تعظیم بیعت

غزل

جہان مین شور محشر ہو گیا ہے
قیامت رحلت خیر البشر ہے
فلک جن و بشر مین زار و نالان
زمین و آسمان بھی نوحہ گر ہے
رسول اللہ کا غم دل سے جائیگا
اگر سمجھو بڑا داغ جگر ہے
وفات سید کون و مکان سے
ہم اندوہ دیدہ مین ابتر ہے
اندھیرا ہوگیا سارے جہان مین
چھپا پردے مین وہ رشک قمر ہے

زلف جو یاد آئی جلا شام کو
شیفتہ تھا کاکل شب فام کو
مین نہین بھٹکے کا بھٹنے مین اب
لطف نہین پاتا ہون جینے مین اب
بجھ گئے اب مجھکو ہے شام زندگی
دل سے بدتر ہے مری زندگی
آنکھ سے دیکھے نہ وہ حسن و جمال
حیف مدینے مین رہے یہ بلال

چھوڑ گیا دیس جو محبوب کا
شام کا ملک آنکھون مین تاریک تھا
صبح وطن تھی تو بزار شام تھی
کانی بلا شام ہوئی شام کی
لوگ سے پوچھے کم کون ہو
آسکے ہوا اس دیس مین کس کام کو

نہین گر سامنے وہ رشک گلشن
اوسی کے روے اطہر کا تصور
کہانتک صدمۂ فرقت اوٹھاوین
تڑپتا ہے تپ فرقت مین کافی

رگ گل چشم تر مین نشتر ہے
نہین تو رات دن آٹھون پہر ہے
کدھر او جذبہ آہ سحر ہے
کوئی وانتک نہین کرتا خبر ہے

مثنوی شہید عشق در بیان حضرت بلال رض

دل سے سنو دوستو یہ داستان
عشق و محبت کی نشانی ہے یہ
ایک مؤذن تھا نبی کا بلال رض
دام محبت مین گرفتار تھا
تشنۂ سر چشمۂ دیدار تھا
خستہ ہوا بعد وفات نبی
وحشت دل لیگئی آرام جان
ہاتھ لگا بڑھنے گریبان تک
دیکھکر اوس دلبر رعنا کی قبر
کہتا تھا افسوس کہ مر جا نہین

لکھتا ہے یون راوی رنگین بیان
عاشق صادق کی کہانی ہے یہ
ہجر سے اوس کے گھٹا جون ہلال
شیفتۂ طرۂ طرار تھا
نرگس بیمار کا بیمار تھا
آہ کبھی کرتا تھا رونا کبھی
جاتی رہی طاقت و تاب توان
دل سے لگی آگ جلی جان تک
عاشق غمگین کو نہ آتا تھا صبر
اس سے تو بہتر ہے کہ مرجاؤن نہین

شہید عشق

[illegible]

کام نہ دیکھو مرا ناکام ہون
ذرۂ خورشید درخشان ہو نہیں
دیس ہمارا کبھی آباد تھا
فقر تو مقبول ہے دربار کا
اوڑھنا کملی تھا وہ خود بادشاہ
کیسا شہنشاہ تھا عالی خصال
اوس سے تو وان خلد کی بستی بسی
قافلہ سالار سفر کر گیا
نام زبان پر مری آتا نہیں
کہتا جو مسجد مین ہے کوئی اذان
عاشق ماتم زدہ سے جب پتا
بولے یہ سب جان گئے ہم تمہین
نام ہے شاید کہ تمہارا بلال
کیون نہیں کہتے کہ سدھارے رسول
کیون نہیں کہتے کہ وہ رشک چمن

نام نہ پوچھو مرا گمنام ہون
مورچۂ راہ سلیمان ہو نہیں
یہ دل ناشاد کبھی شاد تھا
خاص ہے تمغہ مری سرکار کا
جسکو نہ تھی دولت دنیا کی چاہ
جیتے تھے ہم دیکھکے جسکا جمال
ہمکو ستاتی ہے یہان بیکسی
قافلے کو زیر و زبر کر گیا
دل مین مرے شوق سماتا نہیں
نام کے سنتے ہی نکلتی ہے جان
شام کے لوگون کو اذان کا ملا
کچھ کہو پہچان گئے ہم تمہین
ہجر پیمبر سے ہو آشفتہ حال
جسکے سبب سے ہو تم اتنے ملول
یعنی مدینہ ہے تمہارا وطن

کرتا تھا پروانہ جان کو نثار
دیکھکے اوس شمع کو ہو بیقرار
شمع کے سایہ بھی گریزان ہوا
شعلہ نہ تھا سر تا بقدم نور تھا
فتنہ و آشوب جہان منفعل
قامتِ موزون سے قیامت خجل
نخل تھی گلزار ہم درخشان کے گرد
وہ سما تھا سن بیچ تابان کے گرد

خاک پہ بسمل سا تڑپنے لگا | ضعف سے ناگاہ جو غش آ گیا
آگ سی بھڑکی دلِ بیتاب مین | دولتِ دیدار ملی خواب مین
حسنِ خداداد دکھایا اوسے | چاند سا مکھڑا نظر آیا اوسے
ماہ نہ تھا مہرِ شب افروز تھا | مہر نہ تھا نور تھا معبود کا
ماہ کہان اور وہ صورت کہان | مہر کہان نور کی صورت کہان
شام کو رونق ہوئی اوس نور سے | حق کی تجلی تھی عیان طور سے
دوش پہ جو کاکلِ شب فام تھی | دل کے پھنسانے کے لیے دام تھی
لوحِ جبین غیرتِ ماہِ تمام | ماہ جسے کرتا تھا جھک کر سلام
ابروِ باریک جو خمدار تھی | قتل کو عشاق کے تلوار تھی
نرگسِ مخمور وہ میکش جیسے | دیکھکے سرمے کی طرح دل پسے
سرخی وہ ڈورونکی وہ سرمہ سیاہ | شوخی وہ آنکھونکی وہ نیچی نگاہ
عاشقِ غمدیدہ کو تڑپا گئی | جسکی خدا کو بھی ادا بھا گئی
رفعتِ بینی تھی بہت دلپسند | شمع کی لو ہوتی ہے جیسے بلند
دیکھکر اوس گوہرِ دندانکی تاب | دُرِ عرق شرم سے تھا غرق آب
برگِ گلِ تازہ سے لب دیکھکر | لعلِ یمن پیتا تھا خونِ جگر

پاؤن پہ رکھکر سرِ عجز و نیاز
عرض لگا کرنے کہ بندہ نواز
جیسے بیٹھے سے سدھارے حضور
جینے سے بیزار ہے یہ ناصبور
آپکے ... بھول گئے ...
بندۂ مسکین کی ... جرم

شعر

... ارشاد ہوا اسے بلال
[illegible]

شمع حرم نبوی ہے بتول
آئینہ مصطفوی ہے بتول
سیدہ پاک سے وہ پیر گیا
فدیہ لینے جو کھڑا ہو کے وہ کہنے لگا
نور نبی لیجئے میرا سلام
کہکے یہ صدا آتی دردہ مین گریان
وہ بھی سید مصادر مین کچھ باغ جہان
وہ بھی بیٹے کے زینب بھی اور داس
وہ بھی رو دار دکھ جزن پاس

پھر وہی وحشت تھی وہی اضطراب	پھر دل وحشی سے کیا یون خطاب
یان بھی جنون کا نہین جاتا خلل	چل دل دیوانہ مدینے کو چل

غزل

باز ہوا سے چمنم آرزو ست	جلوہ سرو و سمنم آرزو ست
نکہت گل را چہ کنم اے نسیم	بوے ازان پیرہنم آرزو ست
توبہ زمے کردم و آمد بہار	ساقی توبہ شکنم آرزو ست
غنچہ و گل را چہ کنم اے صبا	بو کہ ازان پیرہنم آرزو ست
جذبۂ دل اوسکا ہوا رہنما	شام سے اوٹھا تو مدینے مین تھا
روضۂ محبوب کی ٹھنڈی ہوا	تن سے لگی غنچۂ دل وا ہوا
اُنس جو تھا خانۂ دلدار سے	ملتا تھا رہ کر در و دیوار سے
جب دلِ شیدا کو ہوا اضطراب	مرقدِ انور سے کیا یون خطاب
اے مدنی برقع دو کی نقاب	سایہ نشین چند بود آفتاب
منتظران را بلب آمد نفس	اے ز تو فریاد بہ فریاد رس
دل سے کہا مجھکو ہے جانا ضرور	بنت رسول عربی کے حضور
باپ کی بو باس اوسی گل مین ہے	جنت مین بھی ہے وہی جو کل مین ہے

جب یہ شنی اوس نے خبر وہ گئے بیم
بس بہ سر شوریدہ تھا اور ...
نعرہ لگا کر کے جو وہ خستہ تن
گھر سے نکلی اسکے حسین اور حسن

شہید عشق

دیکھا جو حسنین کو روتے زار زار
رونے لگا کہ کیا کروں اے حسن تا
بیکس پدر رفا طمہ زہرا گئین
چھوڑ کر ہمین بچون کو تنہا گئین
بی بی بیبی کی ہوئین چارہ گر
انکی بیٹی پر نہ کی کچھ نظر
شہر مین شہرت ہوئی آئے بلال
باہم بہم سے بہت خستہ حال
خلق کا ہو گیا ... ازدحام
کہ سنتے تھے ام ادیب و جوان
ان سے سنا دیجئے پھر وہ اذان
کہتا تھا کسی طرح کہو کہین اذان
بجری اذان کا زمانہ قدردان

[illegible]

کسکو سناؤن کہ پیمبر نہین ۔ دل نہین قابو مین کہ دلبر نہین
نام جو آتا تھا بتاتا تھا مین ۔ اونکی طرف ہاتھ اوٹھاتا تھا مین
کیا کہون اب کسکو بتاؤن بھلا ۔ کسکی طرف ہاتھ اوٹھاؤن بھلا
سُنکے یہ حسنین بھی بولے کہ ہان ۔ ہم بھی ہین مشتاق سنا دو اذان
حکم سے شہزادون کے مجبور تھا ۔ بام پہ مسجد کے وہ غمگین چڑھا
جس گھڑی اللہ اکبر کہا ۔ کٹتا تھا لوگونکا چھری سے گلا
جبکہ کہا اشہد ان لا الہ ۔ گم ہوا اللہ مین مانند آہ
ہوتا تھا اوس عاشقِ یاسین سے ۔ شین کا ہر لفظ ادا سین سے
شور ہوا عاشقِ یاسین ہے ۔ سین بھی یہ قابلِ تحسین ہے
آیا زبان پر جو محمدؐ کا نام ۔ بس لیا ہاتھونسے کلیجے کو تھام
کہتے ہین کوٹھے سے گرا بیخبر ۔ گر گیا گرتے ہی خودی سے سفر
خاک پہ تڑپا جو وہ اندوہگین ۔ چرخ کو جنبش ہوئی کانپی زمین
عشق کا غم چارہ گرِ جان ہوا ۔ خانۂ محبوب کا مہمان ہوا
جان گئی جانکے جو یار کے پاس ۔ پہونچا مریض اپنے مسیحا کے پاس
ذرہ ہوا مہر درخشان مین گم ۔ قطرہ ہوا چشمۂ حیوان مین گم

غزل

[illegible]

خاکِ درت بر سرِ ما تاج باد
ہر شبِ عمرت شبِ معراج باد

قصہ کیا مین نے دعا پر تمام
بھیجو محمدؐ پر درود و سلام

مثنوی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | جذبۂ عشق

لائقِ کبریا ہے وہ خلاق
جسنے پیدا کیا جہان و فاق

ہے وہ نقاش کارگاہِ خیال
جسکا پیدا نہین نظیر و مثال

اوسنے پیدا کیا حسینون کو
رشکِ خورشید مہ جبینون کو

صانع و خالق و قدیر ہے وہ
اپنی قدرت مین بےنظیر ہے وہ

ہے سزا اوسکو یکتائی
حسن و خوبی جمال و زیبائی

شانِ وحدت مین ہے لطیف و جمیل
ہے وہ ربِ جلیل بےتمثیل

یہ تماشا ظہورِ کثرت کا
ایک شمہ ہے اوسکی صنعت کا

الغرض مین نور و حسن و ضیا
اپنے محبوب کو کیا پیدا

اشرفِ کائناتِ موجودات
برتر و بہتر و گزیدہ صفات

یہ جمال و شمائلِ احسن
بکمال و خصائلِ احسن

باغِ ایجاد مین گلِ یکتا
احمدِ مصطفےٰ حبیبِ خدا

کیا کہون اونکا وصفِ زیبائی
سارا عالم ہے جسکا شیدائی

نالہ و زاری یہ ہین سب بیجا
میری فرقت مین ہر نفس روتا
تا قیامت بلک بلک روتا
مین جو تسکین نہ دیتا تجھکو
ایسا فرمایا سرورِ دین نے
کہ تیرا درخشان و تمکین نے
سید خاتم رسالت مین
ستون بھی دید ہوا روایت مین
ایسا پایہ ترین و مفضل تھا
اسپہ دولت نصیب ہنر تھا
ہستی ہیکسی سے ہجوری
جسم بیجان کرتے حدیث نبیؐ
دمبدم اسکا ہو سکتے تھے
اور بے اختیار روتے تھے

دمبدم اور متصل پیہم
عاشقِ بیقرار روتا تھا
تھا عیان اوسکی شانِ زاریسے
کیا قیامت ستون روتا ہے
جب حنین و بکا و زاری کی
دیکھکر اوس ستون کو بیچین
عاشقِ بے زبان پہ لطف کیا
اوسکی منظور جو تسلی تھی
یہ بھی راوی نے بیان کیا مرقوم
جیسے کودک کسیکا ہو گریان
وہ پچھوڑے پہ آہ و زاری کو
تھا بس ایسا ہی اوس ستون کو جوش
دیر تک گرچہ بے قرار رہا
دیکھکر اوسکا نالہ و فریاد
جوش رقت کا تھا یہ اوسکی سبب

گرم فریاد تھا بدرد والم
سننے والون کی تاب کھوتا تھا
آب بہتا ہے بیقراری سے
کوئی دم مین دو نیم ہوتا ہے
آپکے گوشِ پاک تک پہونچی
اوترے منبر سے سرورِ کونین
اوسکو آغوشِ پاک مین پکڑا
گرم تسکین رہے جناب نبیؐ
ایسا ہوتا تھا اوس گھڑی مفہوم
اور اوسکو کہین نزواے جان
ضبطِ رقت کی اوسکو تاب نہ ہو
ہو نہ سکتا تھا یک بیک خاموش
وصل احمد نے پر خموش کیا
اس طرح آپنے کیا ارشاد
تھا یہ محو سماع ذکر رب

عشق احمد خدا نصیب کرے
غزل

نور سے کیون نہ ہو معمور وہ گھر
جلوہ افزا ہو جہان پیغمبر
کس طرح گھر نہو وہ نورانی
جسکی جبریل کرے دربانی
آستانہ ہو وہ شام و سحر
سجدہ گاہ ملک و جن و بشر
در و دیوار سے آتی تھی صدا
کہ حلیمہ ہے ہوا فضل خدا
[illegible] کر رہی تھی خدا کا ہے یہ
[illegible] فضل [illegible]
کہ نہ تھے مستحق اس فضل کے ہم
حق نے بخشی ہمین یہ دولت عجیب
مجھ حلیمہ کے گمان تھے یہ نصیب
دودھ اوس گل کو پلاتی تھی وہ
صبح سے پہلے نہ سماتی تھی وہ

رولائے جب کہ چوب خشک کو حضرت کی جدائی
سنے جب اس ستون عاشق بیتاب کے نالے
کوئی ایسا تھا اوس بزم مین جسپر نہ تھی رقت
پھر اجاتا ہے آنکھوں مین وہ عالم اونکے رونیکا
اودھر گرم فغان تھا وہ ستون فرقت کے صدمہ سے
ستون نے وہ کیے نالے کہ چشم حال سے وہ ازبس
رسول اللہ کی الفت مجھو عین ایمان ہے
تصور آگیا جسکے تین جب ملعان زمان کا
لب لعل مبارک کے جو مشتاق زیارت تھے
بشکل ابر آکافی یہ مشتاقون کا عالم ہے

کہو پھر عین حیرت نہ کیونکر بشر روئے
رسول اللہ کے اصحاب کیسے کسقدر روئے
بہت روئے بہت روئے نہایت بیشتر روئے
کہ کسطرح سے اصحاب باسوز جگر روئے
ادھر یہ شدت فرقت ہے باصد چشم تر روئے
در و دیوار روئے اور شجر روئے حجر روئے
فراق مصطفےٰ مین اہل ایمان عمر بھر روئے
تو مشتاقان دندان نے بہت سلک گہر روئے
بجائے اشک عین شوق مین لخت جگر روئے
یہان روئے وہان روئے ادھر روئے ادھر روئے

مثنوی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نغمہ عشق

ایک عاشق تھی حلیمہ دائی — جسنے گھر بیٹھے یہ دولت پائی
وہ کچھ اس رتبہ سے آگاہ نہ تھی — اوسکی قسمت مین یہ دولت تھی لکھی
لیئے اوس شاہ کو لائی گھرمین — نور اللہ کو لائی گھرمین
واہ کیا طالع بیدار سے — جسکو کونین کے سردار سے

نغمہ عشق

کبھی صورت کا تماشا کرتی
کبھی ٹکٹکی باندھ کے دیکھا کرتی
کبھی اُٹھ اُٹھ کے بلائین لیتی
صدقے ہو ہو کے دعائین دیتی
چومتی تھی کبھی پیشانی کو
کبھی اوس چہرہ نورانی کو
کبھی ہنستی تھی اوس خوش ہو ہوکر
کبھی پیتی تھی قدم دھو دھو کر
پانی پیتی تھی کبھی تو سو بار
گرد پھرتی تھی کبھی ہو کے نثار
جیسے کہ شمع پہ پروانہ نثار
کبھی کرتی تھی بیساختہ شور
کبھی کرتی تھی [illegible] جس طرح چکور
چاند کو دیکھ کے جس طرح چکور
کبھی آنکھوں مین بٹھا لیتی تھی
کبھی سینہ سے لگا لیتی تھی

جان و مال اپنا فدا کرتی تھی
جی سے خدمت مین رہا کرتی تھی
رات دن کام تھا خدمت ہی سے بس
گزرے اس طرح سے جب تین برس
ایک دن اوس شہ دین پرور نے
اوج وحدت کے مہ انور نے

خواب سے کرتی تھی جسدم بیدار
پاؤن پر ملتی تھی آنکھین ہر بار
بخت عالم ہے تو اے دلبر جاگ
جاگنا بخت کا ہے بہتر جاگ
جب جگاتی تو جگاتی تھی یون
اور سلاتی تو سلاتی تھی یون
سو مرے عرش کے تارے سو جا
میرے اللہ کے پیارے سو جا
ماہ والانسبی کر آرام
آفتاب عربی کر آرام
سو مرے ماہ عجم مہر عرب
سو مرے شمع شبستان طرب
منہ پہ سورج نے لیا شب کا نقاب
تو بھی اے مہر درخشان کر خواب
آمنہ بی بی کے جانی سو جا
مری دولت کی نشانی سو جا
تیرے آرام کو اے مہ پارہ
مری آنکھون کا بنے گہوارہ
اپنی آنکھون مین سلاؤن تجھکو
اسی جھولے مین جھولاؤن تجھکو
کنگھی بالون مین جو ہوتی درکار
دیتی تھی پنجۂ مژگان سے سنوار
پانی منہ دھو نیکو جا کر لاتی
شیرۂ جان کو ملا کر لاتی
دل کو کہتی تھی کہ آئینہ بنے
سینہ اوس حسن کا گنجینہ بنے
تا نہ لگ جاے کہین اپنی نظر
آپ بھی دیکھ نہ سکتی جی بھر
قد وہ بوٹا سا تھا بس زیر نظر
جیسے پتلی کا ہو آنکھون مین گھر

گل سے ہر نخل منور ہو جائے | دشت خوشبو سے معطر ہو جائے
ہر شجر وان شجرِ طور بنے | شاخ ہر غنچہ و گل نور بنے
دشت سب وادیِ ایمن بنجائے | بن وہ فردوس کا مسکن بنجائے
ہر طرف شوق سے کلیان کھلی ہین | چشمون سے خلد کی نہرین ملی ہین
بکریان سبزے کی خواہش جو کرین | سنبلِ گلشنِ فردوس چرین
شاخِ طوبیٰ کی چھڑی بنواؤ | بکریان ہانکنے کو لے جاؤ
شیر بکری کی کرے چوپانی | باز صعوہ کی کرے چھانی
خاک سے پاک وہ جنگل ہو جائے | سبزہ اوس راہ کا مخمل ہو جائے
جس طرف وہ مہِ انور نکلے | پھر اوس راہ سے بچکر نکلے
جس طرف وہ قدِ بے سایہ چلے | سائے کو ابر گرانمایہ چلے
الغرض وہ شہِ لولاک ملا | رونق افزائے بیابان جو ہوا
ہر جڑی بوٹی تھی سرگرم سلام | ہر شجر سے تھا حجر کا یہ کلام
ایسی امت کا جو ہے چرواہا | دیکھو وہ آتا ہے کملی والا
پھر تو معمول یہ ٹھہرا کہ رسولؐ | دن کو اوس کام مین رہتے مشغول
بکریان دن کو چرایا کرتے | شام کو گھر مین پھر ایا کرتے

ایک دن وان حلیمہ تنہا
گھر مین بیٹھی تھی کہ بیٹا اوسکا
ہانپتا کانپتا مضطر آیا
روکر اوس نے [illegible] کہنے لگا
پیچھے [illegible] مین آیا
جب محمد کا ہوا کام تمام
دو جوان [illegible]
چھری [illegible] سینے [illegible] دیکھا
خاک [illegible]
[illegible] چلے [illegible]
[illegible] خاک [illegible]
[illegible]

بقیہ مضمون

مین تو کہتی تھی کہ جنگل کو نہ جا
ابھی تو نے مرا کہنا نہ کیا
اب کدھر ڈھونڈھنے جاؤن تجھکو
اب کہان دیکھنے پاؤن تجھکو
پھر جو ہوش آگیا اوس بیکل کو
خاک سے اوٹھ کے چلی جنگل کو
[illegible] روان تھی ہر دم
[illegible] اوٹھاتی تھی قدم
[illegible] فریاد و بکا
اس طرح مانگتی جاتی تھی دعا
[illegible] ہم سے وہ بچہ کی قسم
[illegible] انور کی قسم
یون [illegible] تھی آنی ہو
موت اوس پیاری کی آئے [illegible]

جان جائے مرا جانی بچ جائے — وہ مرا یوسف ثانی بچ جائے

گھر اوسے لیکے سلامت جاؤن — آمنہ کی مین امانت پاؤن

میری اولاد سب اکبار مرے — یہ حلیمہ جگر افگار مرے

پر سلامت رہے احمد پیارا — ہے مجھے سب سے محمد پیارا

اسی اندوہ و قلق مین ناگاہ — آگیا سامنے وہ غیرت ماہ

ہنس کے فرمایا کہ مضطر مت ہو — مین سلامت ہون تم آشفتہ مت ہو

گرچہ سینے کو مرے چاک کیا — کیا ہوا دل کو مرے پاک کیا

آب رحمت سے مرا دل دھویا — زنگ آئینے سے بالکل کھویا

دل مرا نور سے معمور کیا — جسقدر کدورت تھا سب دور کیا

یہ جگر سوختہ سب بھول گئی — شادی سے گل کی طرح پھول گئی

گھر مین حیرت زدہ آئی اکدن — دل مین کچھ سوچ کے بولی اکدن

میری جان مین ترے صدقے جاؤن — چل تجھے گھر ترے پہونچاؤن

یہ کہا اور شہ والا کو — ساتھ لیکر جو چلی صحرا کو

راہ مین ایک جگہ بٹھلاکر — کسی مطلب کو گئی ادھر جاکر

پھر جو آئی تو نہ پایا شہ کو — ابر قدرت نے چھپایا مہ کو

کیا ہوا وہ گل باغ خوبی
کیا ہوا نور دل محبوبی
کیا ہوا سرو گلستان کمال
کیا ہوا شمع شبستان جمال

شاق ہے دل پہ جدائی تیری
دیکھ مرجائیگی دائی تیری

پالنے کی جو گنہگار تھی مین
اس سزا کی نہ سزاوار تھی مین

بس نہین چلتا ہے بے بس ہون مین
کوئی ساتھی نہین بیکس ہون مین

کیا کرون عشق کی بیماری ہے
دل سنبھلتا نہین ناچاری ہے

بن ترے گھر مین نہ جاؤنگی مین
خاک جنگل کی اوڑاؤنگی مین

مین نے محنت سے تھا پالا تجھکو
سمجھی تھی گھر کا اوجالا تجھکو

ہای وہ چاند سی صورت افسوس
ہای وہ نور کی مورت افسوس

بن ترے سکے مین جاؤن کیونکر
منھ تری مان کو دکھاؤن کیونکر

ترے دادا نے مجھے سونپا تھا
مجھے شرمندہ نہ کیجو بیٹا

گرد اوسکے ہوا خلقت کا ہجوم
پوچھتے جاتے تھے سب کا مغموم

کیا ترا نام ہے کیون روتی ہے
جان کسکے لیے کیون کھوتی ہے

بولی اک گانون سے آئی ہون مین
مصطفے پیاری کی دائی ہون مین

مجھ ضعیفہ کا حلیمہ ہے نام
میرا اس بن مین ہوا کام تمام

کھو گیا دشت مین جانی میرا
گم ہوا یوسفِ ثانی میرا

اسلیے روتی ہون باحالِ سقیم
نہین ملتا ہے مرا دُرِّ یتیم

بچہ بن باپ کا ... کھوتا ہے ... بچا

دل ... جنجال

قصہ ... قیامت پایا

خواب مین ...

آفتاب ابر مین چھپ جاتا ہے

نور ہے نور ہے اوسکا مکھڑا

جلوہ افزا جو وہ دلبر ہو جائے

لیکن اس حسن کا اس صورت کا

سنکے یہ بات وہ سردار قریش
لیکے ساتھ اپنے بھائی اور خویش
ڈھونڈھتا ہوا گھر سے نکلا
خاک اوڑاتا ہوا صحرا کو چلا
دیکھا کیا بیٹھکے درختون مین چھپا
ایک لڑکا ہے اکیلا بیٹھا
نور سے جسکے چمکتا ہے وہ بن
اوسکی خوشبو سے مہکتا ہے چمن
دل یہ کہتا تھا اوسکے جو یعقوب کا داغ
ہووے یہ یوسف سمجھ ہوا تازہ دماغ
جاکے نزدیک پیام اوس سے پوچھا
کہ اے گل تازہ ترا نام ہے کیا
کس چمن کا ہے سہی بالا ہے تو
کہو کسکے گھر کا اوجالا ہے تو

الغرض دشت مین جب اوسکو پتا — یوسف گم شدہ کا کچھ نہ ملا

ہوکے مایوس کلیجے کو تھام — روتی مکے کو چلی وہ ناکام

پہونچی جب آمنہ خاتون کے گھر — گر پڑی خاک پہ وہ خاک بسر

روکے چلائی دہائی لوگو — لٹ گئی میری کمائی لوگو

بیکلی دیکھکے اوس مضطر کی — جان جاتی رہی سارے گھر کی

آمنہ بی بی نے اوس سے پوچھا — کہ تجھے میری قسم سچ تو بتا

میرا بچا تو ہے اچھا دائی — چھوڑ کر آئی ہے کیسا دائی

روتی یون آتی ہے کیون خیر تو ہے — ایسی گھبرائی ہے کیون خیر تو ہے

بولی قابو مین نہین جی میرا — لاڈلا کھو گیا بی بی تیرا

اپنے جانی کو جو کھو بیٹھی مین — ہاتھ اب جینے سے دھو بیٹھی مین

سنکے اوس خستہ محزون کا کلام — شور ماتم سے تھا گھر مین کہرام

کچھ نہ پوچھ آمنہ خاتون کا حال — تھرتھراتا تھا بدن جی تھا نڈھال

دل شیدا کا ہوا حال سقیم — رو اوٹھی ہائے مرا دُرِّ یتیم

یہ کہا اور ہوا غش طاری — یون لگی کہنے بہ آہ و زاری

مین چلی مجھکو سنبھالو کوئی — اوسکے دادا کو بلالو کوئی

[illegible]

[illegible]

غرض اوس شاہ کو لائی گھر مین — غیرت ماہ کو لائی گھر مین
عرش سے بیٹھیں آمنہ کی آنکھین بند — سینے سے شعلۂ سوزان تھے بلند
پاس بٹھوا کے کہا آنکھین کھول — دیکھ فرزند کو منہ سے کچھ بول
ترا دلدار مبارک ہو تجھے — لطف دیدار مبارک ہو تجھے
کھولکر آنکھین لگی کہنے کہان — سامنے لاکے کہا دیکھ یہان
اوٹھ کے سینے سے لگایا اوسکو — اپنی آنکھون پہ بٹھایا اوسکو
جب میسر ہوئی محبوب کی دید — شادیانون سے تھا سامان عید
پھر تو مکے مین تھی گھر گھر شادی — ہر طرف سے تھی مبارکبادی
زندگی اوسنے دوبارہ پائی — جی اوٹھی گویا حلیمہ دائی
اپنے گھر ہو کے جو رخصت آئی — طرفہ آلودہ حسرت آئی
جائے دلدار جو دیکھی سونی — ہوگئی وحشت خاطر دونی
جلتی تھی جب سے وہ پیارا چھوٹا — جی نہین لگتا ہے گھر مین میرا
چمنستان ہے بیابان مجھکو — گھر ہوا گوشۂ زندان مجھکو
غم ہجران سے جو گھبراتی تھی — گھر سے مکے کو چلی جاتی تھی
پھر محبوب تھا آنا جانا — واہ کیا خوب تھا آنا جانا

مخمس دعائیہ

کون حال دل ناشاد سنے
بیکسون کی وہی فریاد سنے
آکے سنتا ہے جو بلا سے مجھکو
اپنا دیدار دکھا دے مجھکو
ہند سے ہم بھی سفر کر جائین
جاکے اوس دیس مین بس جائین

دی ابوبکر و عمر و عثمان کی الفت مجھے
گرچہ عصیان کا بڑا ہی سر پہ میری بار ہے
یون روایت ہے کہ اک دن شاہ لولاک اپنے یار
کوہ پر اوس سنگدل نے جو تھے حضرت کو کہا
گرچہ ہے سنگ اس جبل کے یہ نہایت سنگ سخت
اوس کی جڑ سونے کی ہو یا حضرت خیر الانام
ہوں زمرد کے وہ پتے اس طرح سبز رنگ کے ساتھ
پھل لگین آ اوسمین ایسے جیسے شتر رنگ یاقوت
یہ بھی بر لاؤ ہماری آپ سے حضرت امید
آپکا کلمہ پڑھے اور وہ کہے تمکو رسول
سنکے یہ اوس سے رہے خاموش شاہ انبیا
سنتے ہی جبرائیل آئے پھر حضرت خیر البشر
اتنے مین روح الامین نے آ کے حضرت سے کہا
یون کہا حق نے نہ تو غمگین ہو میرے حبیب
بولے حضرت کوہ سے نیچے اوتر آ دیکھ لے

دی علی مرتضی کے عشق کی دولت مجھے
پر مری ستار ستاری تری درکار ہے
بوجہل آیا نبی کے پاس سویرے کو ہمارے
ہو اگر سچے نبی یہ معجزہ دیجے دکھا
پر یہ یا نسے اس طرح کا ہووے اک پیدا درخت
ٹہنیاں چاندی کی ہوں جا بجا اوسمین تمام
ہو طراوت چشم کو جس سے کہ اے والا صفات
دیکھتے ہی جسکو عاقل سب حیا کے دنگ ہوں
خوبصورت جانور بیٹھا ہو اک اوسپر سفید
پھر کرونگا مین مقرر مین حضرت کا قبول
کہتے تھے دل مین وہ دانے دیکھیے ہوتا ہے کیا
یون کہا مسے خدا قادر ہے تو ہر چیز پر
اے محمد اے نبی اے دو جہان کے پیشوا
ہم کرینگے معجزہ حق مین ترے یہ بھی نصیب
تو مری مالک کی قدرت کا تماشا دیکھ لے

اک شکاری نے مجھے رسی سے باندھا ہو دم
دودھ بھی ہرگز نہ تھی اونکو پلا کر آئی مین
اے نبی بہر خدا مجھکو تم کھولدو بہر خدا
بولے حضرت جاکے یا نسے رہگئی تو گردن
بولی وہ ضامن جو ہو کوئی تو اب جاتی ہون مین
رحم کھایا حال بیکس پر شہ ابرار نے
اتنے مین آیا شکاری دوڑ گھبرایا ہوا
بولے پیغمبر کہ ہے تیری ہرنی کھولدی
دودھ بچون کو پلا کر اپنے آئیگی
وعدہ سے ضامن ہوا ہون اپنے خدا پاک کو
بولا وہ ہرنی گئی پھر ہاتھ آتی ہی کہین
یہ رہا تھا وہ بھی پیش رسول کائنات
بولی اے بچو تمہارا ہے نگہبان کردگار
ذبح کر ڈالیگا مجھکو یہ شکاری ہاتھ سے
ننھے ننھے اوسکے بچے بولے یا شاہ امم

میرے بچے بھوکے روتے ہین ادھر با چشم تر
جو کہ اس ہی کے گرو تھی بلا پر آئی مین
دودھ اونکو پلا کر مین پلا آؤن ذرا
مین شکاری کو بھلا دونگا ترا کیونکر نشان
اوٹھی یا نون ہی پہلا رو دو بس آتی ہو مین
کھولڈالی اوسکی رسی احمد مختار نے
بولا ہرنی یون مری جاتی ہی یہ کیا ہوا
اور گلے کی اوسکے رسی بھی نبی نے توڑ دی
آئیگی وہ آئیگی ہان وہ مقرر آئیگی
تو نہ کر غمناک اپنے اس دل غمناک کو
فہم مین بھی کچھ بھلا یہ بات آتی ہے کہین
اتنے مین ہرنی بھی آپہونچی لیے بچونکو سات
اب چھری چلجائیگی میرے گلے پر ابد آ
اب تو تم رکھوا اپنی خدا کی ذات سے
اب کوئی دم مین بچھڑ جائینگے اپنی مان سے ہم

معجزہ ہرنی

[illegible]

جان فرزند نے تجھ پہ قربان کی
مرگئی پیاس اب آج صورت پیمبر نانا جان کی
بچا دون اکبر علی کو بھی لو گھٹا کو تحفے پیمان
برہم آئے ہین محمد مصطفیٰ شاہ زمان
جام دو ہین اوسکا تو بھرو شاد ہین
ایک ستے ہین مجھے کتنا سو تحفی ابن علی
دو پیالہ بھی مجھکو دیجیے اور سا

ہوں بہت پیاسا عنایت کیجیے اور سا
کہتے ہین حضرت ای ابن علی نور عین
سمجھ گئے بیٹے ملا آنا تر بابا حسین
وو سے او نگی منہ مین رکھ دی بہت کی جام
وہ بھی پیاسا بہت تری طرح اینکا جام
کہکے یہ اکبر علی جنت کو راہی ہو گئے
چین سا حضرت بابا کے دل کا کھو گئے

ای عزیزو طرفہ تر ہے یہ عجب ماجرا رحم اوس ہرنی کے بچون پر شکاری نے کیا
کوفیون کو رحم بچون پر نہ آیا شاہ کے پیاس سے بلکا کیے پیارے رسول اللہ کے

شہادت نامہ

اب بیان کرتا ہون جوش دل تو لکھ ذکر حسین کربلا مین کیونکر آیا فاطمہ کا نور عین
کوفیون نے خط بہت بھیجے بلایا شاہ کو تین دن پیاسا رکھا ابن رسول اللہ کو
جبکہ شب آئی شہادت کی ہیلان قتال صدمہ اک دج نبی و مرتضیٰ پر تھا کمال
رات زاری مین گزاری احمد مختار نے روتے روتے صبح کردی حیدر مختار نے
یون روایت ہے کہ حضرت شہر بانو نے وہان خواب مین دیکھا کہ اک بی بی ہے با درد فغان
ہے کمر باندھے ہوے چادر وہ اندوہگین کربلا کی جھاڑتی ہے سر کے بالون سے زمین
شہر بانو نے کہا تم کون ہو فرمائیے کیون نہ مین بالون سے ہو تم جھاڑتی جنگل
بولین وہ مین فاطمہ ہون بنت شاہ مشرقین صبح کو مقتل مین لیٹے گا مرا پیارا حسین
اسلیے مین جھاڑتی ہون کربلا کی یہ زمین اوسکے زخمون مین نہ چبھ جاوے کوئی کنکر کہین
دو پہر مین سارے لشکر کی شہادت ہو گئی پہونچی یہ نوبت کہ اکبر کی شہادت ہو گئی
کہتے تھے حضرت کہ آنکھین کھولے اے اکبر علی اپنے بابا سے ذرا تو بول اے اکبر علی
جبکہ آتا تھا مجھے نانا کی صورت کا خیال اوس گھڑی تجھ کو بٹھاتا تھا خوشی مین دیکھ کر

شہادت نامہ

بانو کہتی تھین کہ ... تھا
آج رحلت ... واہ واہ
پر زیارت آخری ... جوانی واہ واہ
ای علی اکبر تری شان ... واہ واہ
واہ واہ ای ... جان ... واہ واہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سلام پنجم نامہ

شکر ہے اے بیکسو اللہ کی درگاہ میں
دھار چلی اوسے گلے پر خنجر بران کی
سر پہ باس مسافر کی بھی حالت آگئی
گر میں کیا کہون شہ کی شہادت ہو گئی
یون روایت ہے کہ بعد قتل شاہ دوجہان
کیسی حالت آپکی ہوگی امام نامدار
پھر حضرت کہا کہین کیا خوش ہوا دل آج
وہ مزا پایا شہادت میں بیاد کردگار
سب لب پی آکو سچ ہو قتل میں بھی عید ہے
عزیزو عاشقان ذات حق کا ہی یہ کام
کوئی پوش کر کی کہوی یا منت العزیز
کو اس رنج و بلا و درد کا مشتاق ہے
دیکھا جو کچھ نہ تھا وہ دکھایا عشق نے
عشق جسکا جسکو رکھا ہی عزیز دہر آ
اسی لئے مرے دل کی بھی آرام و چین

انہم گھر کو ہم لٹاتے ہین خدا کی راہ میں
پر بچے محشر گواہ مجھے نانا جان کی
اب کمر باندھو مصیبت پر مصیبت آگئی
گھر میں خاتون قیامت کے قیامت ہو گئی
خواب میں دیکھا کسینے اور پوچھا بیان
جب چلی ہو گی بیا حلق پر خنجر کی دھار
تھا عجائب لطف ہمکو قتل میں حاصل ہوا
کاش کاٹی دشت میں بچا مین خنجر کی دھار
سر سجدے میں کٹانا عاشقون کی عید ہے
گھر جلا خیمہ لٹا قیدی بنا کنبہ تمام
اوس پہ یہ کہتے نہیں ہے عشق کی مجھکو تمیز
خون بہنا رنج سہنا اب عشاق ہے
گھر لٹایا عشق نے قیدی بنایا عشق نے
ہر اوسی کا نام آتا اوسکے لب پر بار بار
دل یہ کہتا ہے کہ جایا محمد یا حسین

عبادت میں وہ با بعد سال کی
نہ دیکھی اور شفاعت کی
قیامت کے دن وہ دیکھے عذاب

سلام پنجم

سنا ساری مجلس نے اوسکا کلام
نبی پر وہ جی سے کہ قربان تھا
کہا اوس یہودی سے یہ جانکر
مگر تجھسے اندھے کو دکھتا نہین
پیمبر پہ اوسنے نظر جب کری
پھر آخر دلیری سے بولا شتاب
تمھین کو کہین ہین خدا کا رسول
مبارک زبان سے دیا یون جواب
توجہ ہے مجھپر خدا پاک کی
کہا اوس یہودی نے اے پُر کمال
براہیم و موسیٰ و عیسیٰ نبی
جو ہر ایک نے وقت اپنے مین ہان
اگر تم ہو سچے نبی مصطفےٰ
کرون دین و مذہب تمہارا قبول
قبیلے کے جتنے مرے لوگ ہین

اوٹھا اوس جماعت سے سلمان نام
جو اسم اوس یہودی کا بس جان تھا
نبی جی نہین آتا تجھکو نظر
ستارون مین یہ چاند چھپتا نہین
پڑی اوسکے دل کی بڑی تھرتھری
کہ تمپر ہے پیغمبری کا خطاب
تمھین پر ہے کلمہ خدا کا نزول
مجھی پر ہے پیغمبری کا خطاب
و اللہ نہ مین مشت ہون خاک
رکھون آزمائش کا تمسے سوال
جو گزری ہین تمسے بھی آگے سب
کیے معجزات اپنے سب عیان
تو میرے تئین معجزہ دو دکھا
دکھاؤ اگر معجزے اے رسول
سبھی صدق دل سے وہ کلمہ

ہو فرمائے ہو یہ سچ کہ جادو نہیں
مجھے اس طرح ہو گیا اب یقین
اگر تو رسول خدا خاص ہے
یہ سانپ جو بھونی ہوئی اوسکے پاس ہے
یہ سانپ اس وقت جاندار ہو
اسے حکم دے کر جو وہ ہشیار ہو
کرو جاندار اب کے تھیلی بیچ جو
نکلے وہ میدان میں زندہ ہو
نبی زبان اوپر کی سواری ابھی

ہوا حکم یوں اوس خدا پاک سے
کہو جا نبی شاہ لولاک سے

یہ سائل جو بیدین و بدکیش ہے
یہ سعد ابن قیس بداندیش ہے

یہ چھڑی کی تھیلی جو ہے اس ستی
ہو سانپ بھونائی ہوئی اس ستی

یہ جبرئیل سے جب نبی نے سنا
خدا کے کرم سیتی پھر اون کہا

اوٹھا سیس اوسکو کہا ای بشر
خدا نے مجھے دی ہے یوں یہ خبر

وحی پاک کا سب اوپر ہے کرم
ترا اسعد بن قیس ہیگا اسم

جو ہے ایک سانپ بھونائی ہوئی
وہ تھیلی میں ہیگی چھپائی ہوئی

یہودی نے جب یہ اچنبھا سنا
نبی کا کہا دل میں جادو گنا

کہا تم ہو ساحر نبی مصطفےٰ
تمہارے نہیں سحر میں کچھ خطا

کہا پھر تو حضرت نے ای بے یقین
یہ قدرت خدا کی ہے جادو نہیں

نہیں جادو اے کافر بد بری
یہ مالک مرے کی ہے کاریگری

خدا کا کہا دل ستی مان تو
نبی کا کہا جھوٹ مت جان تو

شرم کر حیا سے خدا سیتی ڈر
تو اس کفر کہنے سے لاحول کر

نکلنے بیچ ظلمت کے مت چور ہو
خدا کی توجہ سے مت دور ہو

یہودی نے جس وقت دیکھا عتاب
لگا کہنے اے شاہ عالیجناب

نبوت پر کر لی تیری سچ ایمان ابھی
جو یہ معجزہ تمنے دکھلوں ابھی
عجب کیا مسلمان ہوؤں ابھی
اسی بات میں غل جو اٹھی بپا
کہا اے سید الانبیا

سانپ زندہ

کہ حق ہے صلوات ای برحق
تری مجھکو خاطر ہے سب
خلائق ملائک جو پیدا کیے
ہمیں ... اے دوست تم اور میرے
تو محبوب ہے خاص میرا رسول
تری میں نے مجھے تیری خاطر ملول
... میری یعنی ذات ہے

معلوم کیا اور وہ یہودا درد
نبی نے سنا جب خدا کا پیام
زبان سے کہو تو کروں قبول
جو حکم ... تیرا یار رسول
جو صاحب کہا ہوں تو زندہ کروں
جو تو نے کہا ہوں تو زندہ کروں
کبھی دل کی ... اسے ...

خدا کی قسم وہ دو جگ سے گیا
اگر کوئی مخلوق اوس سے جدا
نہین خاک پانی سے امکان ہے
کہ جسکی ثنا ہیچ قرآن ہے
قیامت کو دوسرا بن محمد کا نہین
نبی مصطفےٰ کو تو جانا نہین
نجات النبی سے نہ آئی جیا
طلب معجزہ تو نے اوسنے کیا

جگت کا جو کچھ کام ہے نور سے
گیا دین احمد کا پر نور سے
جن و انس تن خاکی کو جاندی
نشانی بشر کی رہی کو نبی
دیا ہین نبی ہے شریعت کی حد
اسی واسطے انکو کہتے ہین جد

سا پن نامہ

لگا نور ما سنے او بد چمکنے | فلک پر ستارون کی سان دمکنے
خوشی ہوا اوٹھا ہاتھ بجے شتاب | کہ لے حضرت پاک عالی جناب
توہی دو جہان کا جو معبود ہے | اسی شخص کا ایک مقصود ہے
یہ سا پن تجے حکم سے جی اوٹھے | یہ اب مدت کی قید سے بھی چھٹے
تبھی پھیر اوسکی زبان جلے کھل | لگے بولنے آدمی کے مثل

آدمی ہونا سا پن کا

نبی نے یہ کی جب دعا بندگی | دکھو قدرتین اب خداوند کی
ہوئی ہاتھ مین اوسکے سا پن گرم | وہ خشکی سے ہونے لگی جب نرم
ہوئی جان جب اوسکے قالب بھر | چھٹی اوسکے وہ ہاتھ سے بیخبر
نبی کے تصدق ہوئی تین بار | ہوئی ایسی وہ روبرو بیقرار
اونھین صدق دل سے کیا اوٹھ سلام | لگی کہنے اسے سرور نیکنام
تیرے وصف ہینگے دو جگ مین مزید | کہ تم پر ہے نازل قرآن مجید
یہان اور وہان کچھ نہ تھا تم بنا | دو جگ مین تمہین سے ہوا جانا
خدا نے کیا تمکو اپنا نبی | تری یاد مین ہے خلائق سبھی
اوسی مرد سے بس کہا یون پکار | کہ اے بے یقین مرد ہو ہوشیار

تبھی بات اوس مرد نے سن کر [illegible]
بھر آیا دل و جان سے مان کر
کہا اے نبی رسول کبار
پکارا دل و جان سے بار بار
کہا اب دین سے اپنے بیزار ہون
مین اب حضرت کا فرمان بردار ہون

صدق دل سے حضرت کا [illegible]
خدا اور اسکے ہے رسول خدا
کیا ہے مین کلمہ پڑھا اب معاف
سنا ہون حضرت دل سے ہے صاف
بنایا نبی نے اوسی دم اوٹھا ہاتھ
بنائی اوسے ایک کلمہ پڑھا ساتھ
نعمت و نعمت خدا نام کا اسلام [illegible]

بنج عمر توریت کا تھا کمال
پہ تیسا ہوئی اوسوقت میری نہال
زبسکہ بہت خلق کی گردن تھا مدام
سنا کون تھا توریت کو صبح و شام
زن و مرد سب ایسے معنی زبان یاد تھی
بیٹھے اوسکے دلشاد رہتے تھے عدول
کہا میرا خلقت بیٹھے مولوی یا رسول
کہ میں پڑھے توریت کرتا تھا ہر دم

ہمیشہ میں توریت پڑھتا تھا ایکدم
تھا و رحمت سے تھا فرض تھا ایکدم
قضا را میں اک روز جو سب پڑھی
نکالا جو توریت کو سب پڑھا
لکھا ہے جو تیسرا باب میں صفت
او وصف دیکھا میں اوس میں لکھا

ہوئی رحمتِ حق جو اوس پر نزول
قبیلے کے سب لوگ دس مرد کے
بسھون نے نبیؐ جی کا کلمہ پڑھا
عجائب سنو دوسرے معجزے
ہوے معجزے سب نبیؐ کے عیاں
سنو یہ اگر تم مسلمان ہو
اوسیوقت ساپن لگی رونے
نبیؐ نے جو ساپن کا دیکھا یہ حال
لگے پوچھنے اوس سے روتی ہی کیون
لگی دمبدم کرنے آہ و فغان
جو کچھ حال گزرا ہے میرے تئین
کہون تب اگر تم سنو کان دھر
کہا کہ جو کچھ ہے ترا مدعا
سنو اب وہ ساپن لگی بولنے
مین موسیٰ کی امت مین انسان تھا

نبیؐ کا کیا دین اونے قبول
جو چھتیس کم تین سو مرد تھے
پڑھو مومنو دل سے صل علیٰ
کہ ساپن سے انسان بنایا اوسے
کہ جبکا کیا مین نے اوپر بیان
سُنے سے قوی دین و ایمان ہو
لگی مُنھ کو آنسو سے وہ دھونے
کہ رونے سے تھا دلکو اوسکے ملال
تو اشکون کے موتی پڑتی ہے کیون
لگی کہنے اے سرورِ نیک شان
وہ مالک کیسکو دکھاوے نہین
توجہ سے میری طرف دھیان کر
ترے دکھ کی دارو کریگا خدا
نپٹ بھید دل کا لگی کھولنے
وطن میرے رہنے کا یونان تھا

تعریف دیکھی جو اوس ورق
محمدؐ کا ہے نام جیسے ہم قدم
مین اوس مین نیچ تعریف دیکھی تری
تری وصف موسیٰ سے زیادہ لکھی
بڑی ایک دل مین ہیچ میرے جو دھیان
لگا کہنے مین ایسے نبی کی بیان
کہ موسیٰ سے ہے بیگانہ بڑا کون
کہ کرتا ہے تعریف جسکی خدا
مین غصے سے بیہوش ہو کر گرا
کہ ہمسا کون موسیٰ سے زیادہ کہا
کہا دل مین مین نے پھر کیا کیجئے
محمدؐ کا نام اب مٹا دیجئے
محمدؐ ہے یہ صفت بدلا سا کہ
لکھا نام موسیٰ کا اوسی سیپارہ

کہ سمجھا ہے اس جا یہ موسیٰ کا نام
یہ کہکر چھری ہاتھ مین جب لیا
غضب سے تراشا ترے نام کو
کیا نام جب دور توریت سے
نبی نام موسیٰ کا اوسجا لکھا
اوسی وقت توریت حجرہ بھتر
کیا سیر پھر شہر و بازار کا
ہوئی رات جب روز آخر ہوا
ہوا روز جب رات گزری تمام
اوسی ورق پر پھیر دیکھا جو کیا
اچنبے ہوا دیکھ یہ برملا
جہالت سے پھر مین چھری ہاتھ لے
لکھا نام موسیٰ کا پھر پانی
گیا سیر بازار کو دیکھنے
گئی رات پھر دن ہوا تیسرا

کہ کرتے ہین داغم خدا سے کلام
تجاہلون تھا پاؤن گا اپنا کیا
نسمجھا کہ کرتا ہون کس کام کو
نہ محرم تھا اوس پاک کے بھید سے
ترے نام کی کھور اسے مصطفا
ادب سیتی رکھ گھر مین آیا مین پھر
تماشا دکھا اوس کر نہار کا
خوشی سے گھر اپنے مین داخل ہوا
لگا جا کے حجرے مین پڑھنے کلام
محمد کا ہے نام اوس جا لکھا
لکھا جسنے وہ شخص ہے کونسا
اوٹھایا ترا نام اوسجا کر سے
نکلکر کے حجرے سے آیا تبھی
ہوئی رات پھر آیا مین گھر منے
لگا پڑھنے توریت حجرے مین جا

بیان نام

اوسی وقت اے سید لم یزل
گئی مجھسے مردانگی اوٹھ تبھی
چلی جب میں جنگل کو روتی ہوئی
لگی رہنے جنگل پہاڑون منے
خداوند کا قہر ہو جس اوپر
ہزار اور تین ہووے برس اب
خدا نے کیا پھر یہ مجھپر کرم
وسیلہ ہے خلقت کا تو مصطفا
یہ قالب بھی سابن کا جاوے بدل
کہی یہ حقیقت نبی پاس جب
نبی جی لگے جب دعا مانگنے
کہ یارب بحق جمیع انبیا
یہ مجھسے نمانی گئی عاجزی
جو تھی اس یہودی کی صورت اصل
نہ فارغ ہوئے تھے دعا سے نبی

بی آدمی سے میں سابن کی شکل
علامت ہوئی عورتون کی سبھی
کہ اس بھید سے تھا نہ واقف کوئی
گئی اپنے گھر پھر لگی پاؤنے
کرے کون اوسکی مدد آنکر
میں آدم سے سابن کری حق نے تب
دکھائے تمہارے مجھے اب قدم
مرے حال پر آپ کریے عطا
اوسیوقت میری بھی صورت بدل
اچنبے رہے لوگ مجلس کے سب
اوٹھا ہاتھ دونون فلک سامنے
جنھون نے تری راہ میں سر دیا
یہ سابن اسیوقت ہو آدمی
اسیدم وہی اسکی ہووے شکل
ہوا فضل کیا اوسکا دیکھو اجی

کہ سابن کی صورت سے انسان ہو
ملک سب کہا دیکھ حیران ہو
عجب دوست تیرا نبی مصطفا
عجب تیری قدرت عجب تو خدا
تری سب کو قدرت ہماری نبی
... دیکھ ... سب کچھ یا غنی
... سے دیکھا جو سابن ... فرزند

ارشاد ہوا نبی پر کوئی انکا جو لکے
قیامت کو دوزخ میں بیٹھ کر وہ جا
نبی جی نے اوسپر رحم جب کیا
تو جب سے اوسکو بغل میں لیا
کیا اوسکے تئین دین کے ...
پڑھی آپ اوسکو کلمہ دوگانہ نماز

سابن نامہ

نکلا جسم سابن کا گھلنے تمام
بجف نبی نے ... جس کی بون ... الانام
بنی شکل سابن کی یون بالیقین
... آثار ہووے ...
بھلی اور ویسے قالب آ بنا
... قدرت سے ہو ... کیا ...
اور سب نبی کو ... اول اسلام
قوم ... پیام
... مسلمان یا مصطفی

حمد باری تعالےٰ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بجا حمد خدا کی زیب نامہ
کریم بیچون ہو شاخ خامہ
وسعت تری گل مہک رہا ہے
بلبل بہ بہشت چہک رہا ہے
صنعت تری دیکھتی ہے نرگس
نادان کو تو سمجھا سکو بیچ
لالے پہ بھی داغ ہو رہا ہے
تیرے لیے ابر رو رہا ہے
شمشاد جو چپ کھڑا ہوا ہے
حیران ہوے شان دیکھتا ہے
سوسن سے اگر زبان نکالی
تسبیح کی طرح تیری پڑھ لی

در نعت سرور کائنات صلعم بار ثانی

پھرے ہین سب اسی کی ہوا سے
قمری بھی اوسیکا دم بھرے ہے
نخل بھی سر اوٹھا رہا ہے
جان سے جو ہو یہ جان تیری
گلشن سے عجب یہ سمان ہے
کر جائے عزیز یہ عمر باری
ازبسکہ زبان ہو بیان ہو ناتوان

اری مومنو شکر حق کا کرو
کہ ایسے پیمبر کی امت بنے
قیامت کو ہرگز نہو خوف و غم
کہ ہو تم اوسی نام پر وارنے
وسیلہ جو ہے عاقبت کا بڑا
مجھے ایک افسوس رہتا مدام
ایسے جاگنے سیتی سونا بھلا
مگر خوف اے بندہ تھا تیسرے
اگرچہ نہ تجھ بیچ کچھ کاج ہے
گناہوں کے زندان مین گرچہ قید
مجھے کیا ہو دو جگ مین محتاجگی
مجھے بخشے ہے آرزو یا رسول
الٰہی بحق مدد پنجتن
باامداد اولاد واہم آل او
جو کوئی سنے اسناد بہر خدا
ہوا معجزہ مصطفےٰ کا تمام

محبت نبی جی کی دل مین دھرو
کیا ہمکو پیدا خدا پاک نے
کہ والی ہے جسکا شفیع الامم
کھلاؤ پلاؤ نبی کارنے
بہشت عدن مین رہو گے سدا
اکارت گئی عمر میری تمام
ایسی زندگی سے نہ ہونا بھلا
وہ مالک ہے جن خلق پیدا کرے
کہ پیدا کیے کی اوسے لاج ہے
ولیکن ہے لاتقنطوا کی امید
کہ مالک ہے میرا محمد نبی
یہ تصنیف معجز کی کیجے قبول
قیامت کو جنت مین ہووے وطن
مجھے دین و دنیا مین دے آبرو
وہ تھا تیسرے کو کہے مرحبا
پڑھو مومنو دل سے کلمہ کلام

نعت سرور کائنات

وہ شاہ وہ مالک نبوت
فخر اور ہے سرور و فتوت
وہ خاص مقرب خدا ہے
وہ نور جناب کبریا ہے
سردار ہے سارے انبیا کا
مختار ہے ان پر خدا کا

یہ کیفیت کلام کی دل احمد سے صفت
نادر بنے جو ذکر بیان اس بات سے
خاطر سے کی نکلے جو اور نیکی سے منظور
اس طور کرکے سیاہ حال بیان ہو
فیضیان سکین اعیان کی زبان سے سمجھے واہو
لطیفے کی زبان پر بیان
بیان ہجرت نبی
اے فکر رسا ذرا اب روان ہو
اے شارح قلم اب بیان وقائع
کہہ شوق سے حال جناب ذیجاہ
کر بیان لکھنے مین اس اور بیان اخبار
یون لکھنے مین حال بیان اخبار
یون کہتے ہین اوتھا جو جو بیچ
کہتے ہین آگے سے آگے حضرت لوگ ہم

وہ ذات کہ جس سے ذات عالم	حل اوس سے ہوون مشکلات عالم
ہے شان ہین اوسکی خطبۂ پاک	لولاک لما خلقت الافلاک
وہ ذات ہے گلشن اور جہان گل	ایک جزو ہے عالم اور وہ کل
ہو ذرّے سے کم جو کچھ لکھون مین	بہتر ہے یہی کہ چپ رہون مین
ہین چار یہ عنصر نبوت	ہین چار یہ گوہر نبوت
بو بکر ہین یار غار اوسکے	ہین یار و جان نثار اوسکے
گل ہین جو محمد معظم	بو گل کی ہین عادل مکرم
ہین شمع نبی چراغ عثمان	یہ ماہ ہین تو وہ نجم رخشان
خورشید ہین گر جناب سرور	تو ماہ ہین حیدر دلاور
شمشاد یہ چارون چمن لطافت	ہین رونق گلشن رسالت
ہین ایک شجر کی چار شاخین	کچھ فرق نہین مرے سخن مین

موجب تالیف

مجموعۂ لطف و مہربانی	حیرت دہ صورت معانی
محبوب و شفیق لطف فرماے	دانشور بیعدیل و یکتاے
حرفون سے ہے نام انکا ظاہر	سے ہر مصرع کا لیجیے گر

ابو بکر صدیق و فاروق
فرمایا سفر ہے یہان سے بہتر
یہ جاے بہا تو جہان سے بہتر
معلوم تھا دستبرد فاروق
اصحاب کیے سلیم فاروق
ارشاد نبی سے وہ دلاور
اصحاب کو ساتھ لیکر
سے پہلے ہجرت مدینہ
ہو قافلہ بعزت اہل مکہ
تشریف بری کا عزم ہو اجب
کفار سے خدا کو ڈر کر اسیر
ہے صف آگے ہلاک جان
اور تین جا لیکن نہین سرور
ابلیس شکل پیر دلدوز
جلد آسکے ہوا تا بست اندوز

پوچھا اوسے اجنبی جو پایا | ہے کون بشر کہان سے آیا
بولا کہ عرب کا ہون مین اک پیر | ہوتا ہون شریک اہل تدبیر
تدبیر تمھین بتاؤن گا مین | نیکی و بدی جتاؤن گا مین
کفار ہوے یہ سُنکے خرم | بولے ترے زیر حکم ہین ہم
جو دل مین صلاح فرض کرنا | وہ شیخ کے آگے عرض کرنا
بولا کوئی قید ہون پیمبر | بولا کوئی مُلک سے ہون باہر
سمجھا کے اونھین دلیل کامل | کی شیخ نے اونکی راے باطل
کہنے لگا اس طرح سے بوجہل | تدبیر سناؤن مین تمھین سہل
ہر قوم سے اک جوان بُلاؤ | اور سب کو بلا کے یہ سُناؤ
جب خواب مین ہون نبی اکرم | کر ڈالین شہید ملکے باہم
ہر قوم سے پھر مقابلے کی | کب ہاشمیون کو تاب ہوگی
آخر کو تنگ ہوکے خود ہی | ہو جائینگے خون بہا پہ راضی
بوجہل کی یہ صلاح سُنکر | شیطان نے کہا یہ سب سے بہتر
جب رات ہوئی تو وہ سیہ بخت | آپہونچے بہ ارادۂ سخت
کتنا بام پہ اک تو اک زمین مین | ہر اک تھا لگا ہوا کمین مین

تھا صفر کا وہ مہینہ
تھی جب سن نبی چلے مدینہ
سر اور بطن پہ ہو کے اسوار
وارنے ہوئے رہنما اصحاب دار
پہونچے جو مدینے میں [illegible]
آئے تو ہر ایک سے طلوع مطلع ماہ
کرتا تھا ہر ایک عرض یا شاہ
کرتا تھا کوئی کہ میرے گھر
تشریف حضور لے چلیں گھر
حضرت نے کہا کہ وہ جہان ٹھہر
جاوے یہ ہماری ناقہ ٹھہر
فرمایا کہ ناقہ جب کہ جا کر
ٹھہرے اوسی جا پہ ہو نیکو

ایک ناقہ پہ تھے سوار سرور
صدیق کے زیر ران دیگر
چل کر کے وہ راستہ شباشب
پہونچے درِ غار ثور پر جب
صدیق اوترکے اوسکے اندر
آئے کرین صاف تاکہ یکسر
روزن کہ مثال دیدہ واتھے
مشتاق حبیب کبریا تھے
چادر اپنی کو چاک کر کے
سب بند کیے وہ جابجا سے
باقی روزن جو اک رہا تھا
وہ بند ابھی نہین ہوا تھا
اک مار سیہ نے پا مین کاٹا
حضرت کا وہان جو لب لگایا
خالق نے اونھین شفا عطا کی
جان بخش جہان نے کیا عطا کی
مکڑی کے خدا نے دل مین ڈالا
اوس غار کے در پہ تانا جالا
جوڑے نے کبوترون کے آکر
بیٹھے دیے اوس جگہ بنا گھر
جب رات کو ہولیا وہ سامان
آپہونچے سحر کو وہ بد ایمان
دیکھا تو لگے وہ کہنے باہم
اس جا پہ کرین تلاش کیا ہم
طائر کا جہان پہ آشیان ہو
پوشیدہ نبی وہان کہان ہو
آخر کو یہ سوچ کر عنادی
مایوس پھرے بنا مرادی
بوبکر و جناب پاک سرور
اوس غار مین تین روز رہکر

ہجرت نبی

جس جا کہ ہے باب مسجد شاہ
بیٹھا وہان ناقہ جاکے ناگاہ
وہ جاے ہوئی نبی کی منظور
تھا دشت مین نور کا سا عالم
تھا وہ پڑا تھا ایک میدان
پڑھتے تھے نماز وان مسلمان
صدیق نے خرید کر دیا تھا
میدان وہ پڑا ہوا خریدا
اصحاب نے ہم کی جو ساتھی
مسجد نبوی وہان بنائی
اور اہل و عیال مصطفیٰ بھی
آپہونچے علی مرتضیٰ بھی
فرقت نہ ہوئی علی کو منظور
آئے وہین شاد شاد مسرور

شیخ صدیق افضل و اکبر
سب کے سرتاج بعد پیغمبر
ہمسفر رسول جن و بشر
صدق دل سے کہا یہ خوش ہو کر
کلمۂ لا الہ الا اللہ
ہی محمد مرا رسول اللہ

ہے فاروق منصف و عادل
اے خدا مجھپہ سہل کر مشکل
ہر گھڑی صبح و شام میرا دل
اس سخن سے کبھی نہ ہو غافل
کلمۂ لا الہ الا اللہ
ہی محمد مرا رسول اللہ

سرور کا قدم پڑا جہان ہے
یارب بتصدق پیمبر
تا رنج کے دل سے رنج جاوے

کب ہے ... زمین آسمان ہے
پہونچا دے مدینے کی زمین پر
اوس خاک کو آنکھون سے لگادے

مناجات بکلمۂ لا الہ الا اللہ

اے حبیب خدا رسول اللہ
مجھکو ہر وقت روز و شام و پگاہ
کیجیے مجھپہ بھی کرم کی نگاہ
یہ سخن نقش دل یہ ہے دلخواہ
کلمۂ لا الہ الا اللہ
ہی محمد مرا رسول اللہ

شب معراج مین رسول خدا
دیکھتے جس طرف نظر کو اوٹھا
جبکہ پہونچے بمسجد اقصےٰ
در و دیوار سے یہی تھی صدا
کلمۂ لا الہ الا اللہ
ہی محمد مرا رسول اللہ

یہ مقرر حدیث مین آیا
بے مشقت بہشت کو پایا
یعنے حضرت نے ہے یہ فرمایا
صدق دل سے زبان پہ جو لایا
کلمۂ لا الہ الا اللہ
ہی محمد مرا رسول اللہ

بعد حمد خدا و نعت رسول
ہوگی بیشک منقبت مقبول
کر صفت چار یار کی معقول
ورد کر اسکو اور کبھی مت بھول

منقبت عثمانؓ

مظہر علم و حلم نور زمین
نام عثمان خطاب ذی النورین
رات دن حق کی یاد مین بیچین
یہ وظیفہ اونھونکا تھا دن رین
کلمۂ لا الہ الا اللہ
ہی محمد مرا رسول اللہ

عرض ہے میری حق سے یہ بار بار
بعد از جبر ... سے کرار
جبکہ دنیا سے ... روز شمار
سامنے بیٹھے پنجتن کے ہون اظہار
کلمۂ لا الہ الا اللہ
ہی محمد مرا رسول اللہ
مال و دولت کی کچھ نہیں پروا
ہے مری آرزو اور بس

بلبل باغ مدینہ قرۃ العین رسول
یعنی بی بی فاطمہ زہرا خیر النسا کیواسطے
دو خوشی دل کو مری سر سبز کر باغ مراد
اوس شہید زہر الا حسن رضا کیواسطے
ہر طرف گھیرے فوج ظالم کے اکیلے ہیں
بے نوا یا رب شہید کربلا کیواسطے
کون ہے تجھ بعد اوس عاصی کی داد و فریاد
زود رس فریاد رس زین العبا کیواسطے
یعنی بہت حیران ہوں کر رحم کیجئے نظر
باقر و جعفر بہ علی موسیٰ رضا کیواسطے
موسیٰ و کاظم تقی و نقی و حسن عسکری
اور امام مہدی ہادی کیواسطے
یا الٰہی سید ابو الحسن اور دو ولایت کیواسطے
غوث الاعظم پیر مرشد رہنما کیواسطے

چھوٹے جب مرغ روح تن کا قفس	تب کہے صدق دل سے یہ بیکس
کلمہ لا الٰہ الا اللہ	ہی محمد مرا رسول اللہ
اے خداوند ذوالجلال و کرم جبکہ ہو مجھ پہ نزع کا عالم	بہ طفیل رسول شاہ امم نکلے میری زبان سے اوس دم
کلمہ لا الٰہ الا اللہ	ہی محمد مرا رسول اللہ
از پے راحرمت حسینؑ و حسنؑ ہووے انور کی رات دن سمرن	جسنے تازہ ہے دہر کا گلشن در جنت پہ جو لکھا ہے سخن
کلمہ لا الٰہ الا اللہ	ہی محمد مرا رسول اللہ

مناجات بدرگاہ باریتعالیٰ عزّ اسمہ

فضل کر یارب محمد مصطفیٰ کیواسطے
سید کونین شاہ انبیا کیواسطے

یا الٰہ العالمین ہے عرض ہو میری قبول
استجب ہذا دعا مصطفیٰ کیواسطے

دور کر رنج دلی ہے سخت مجھکو بیکلی
اوس شہ صدیق اکبر با صفا کیواسطے

فضل کے ہاتھوں سے مجھکو میرے مقصد دلا
اوس عمر فاروق عادل باحیا کیواسطے

دو جہاں میں حضرت عثمان کی رو سے مجھے
مت خجل کیجو تو اوس صاحب حیا کیواسطے

در گہ عالی میں تیری ہے یہ میری التجا
ہو وصل مشکل مری مشکلکشا کیواسطے

مناجات

مناجات ایضاً

الٰہی میں ہوں بندہ بس گنہگار
کبھا گا در سے تیرے دن میں سو بار
الٰہی در بدر بھٹکا پھرا میں
ذرا آسودہ ہوا نہ ہرگز ذرا میں
الٰہی نفس شیطان سے ستایا
بچانا تھا جہاں رستہ بتایا
الٰہی ہر طرف سے ہے مجھے گھیرا
ہوا ہوں ابتر اسے دروازہ تیرا
الٰہی تو شہنشاہ جہاں ہے
الٰہی دوسرا ایسا کہاں ہے
الٰہی تو غنی میں بے نوا ہوں
الٰہی شاہ تو ہے میں گدا ہوں
الٰہی تو غفور اور میں گنہگار
الٰہی تو کریم اور میں گرفتار

الٰہی تو قوی ہے اور ناتوان مین — خداوندا کہان تو اور کہان مین

کیا مین نے جو مجھکو تھا سزاوار — تو اب وہ کر جو ہے تجھکو سزاوار

الٰہی مین کرون غم کس سے اظہار — الٰہی کون ہے میرا مددگار

الٰہی کمترینِ بندگان جان — الٰہی کر مری مشکل تو آسان

الٰہی بخشدے اپنے کرم سے — چھڑا دے دین اور دنیا کے غم سے

الٰہی ہم سبھی محتاج تیرے — الٰہی بخشدے مان باپ میرے

الٰہی آسرا رکھتا ہون تیرا — تو کر دے خاتمہ بالخیر میرا

الٰہی نام سے دے اپنے الفت — مجھے ہو غیر کی صورت سے نفرت

نہ رکھون کچھ غرض شاہ و گدا سے — جو کچھ چاہون تو چاہون تجھ خدا سے

الٰہی عشق مین احمد کے رکھ چور — ہے بیمارِ محبت اوسکا مغفور

الٰہی دردِ عشقِ مصطفےٰ دے — پھر اوسکے وصل کی مجھکو دوا دے

الٰہی سینۂ بریان عطا کر — الٰہی دیدۂ گریان عطا کر

الٰہی مجھکو کر خاکِ مدینہ — لگا دے گھاٹ سے میرا سفینہ

الٰہی ہو نہین جب پانسے نرالا — تو میری گور مین کر دے اُجالا

الٰہی آگ سے امن و امان دے — الٰہی جنتِ اعلیٰ مکان دے

بیمار و ناتوانم [illegible] فریاد رس الٰہی
کس نیست جز تو یارم فریاد رس الٰہی
از درد بیقرارم فریاد رس الٰہی
[illegible] فریاد رس الٰہی

قصیدہ در نعت حضرت محمد مصطفٰی صلعم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سرورِ دو عالم [illegible] ہو یا محمد مصطفٰی
خاتمِ پیغمبرین سلطانِ دین ہو یا محمد مصطفٰی
[illegible] ہو یا محمد مصطفٰی
رحمۃً للعالمین [illegible] ہو یا محمد مصطفٰی
[illegible]

سید ہیں ختم المرسلین ہو یا محمد مصطفیٰ

اور تمہارا ہوں مرا بس اور دوسرا
جو تمہارا حکم ہے تابع قدر بھی اور قضا
خلق ہیں جو ماہتیں سے تم جیساں کی کیونا
دیکھ لیا سب میں دنیا ان انسان اوس کا

جب گہری جا بجا ہو وہیں ہو یا محمد مصطفیٰ

ایک نقش قدم سے جو فرق اور زین
دیکھتا ہوں اوس کی روشن دیدار اور دین
ان نقدر بدار اسکو دیکھتا ہوں کیسی
اور جو دیکھ کر ہیں اسرار اور رابطہ ہیں

سب ہیں محمد اور حق امین ہو یا محمد مصطفیٰ

ایک تمہارا فضل و کرم کوئین میں مشہور ہے
اونکھیں ہیں طور سے لطف و کرم منظور ہے
حشر میں کرتے ہیں نیز اپنے کا بھی دستور ہے

وقصیدہ

	و انکے تم سند نشین ہو یا محمد مصطفیٰ
اور تمہارا وصف ہے طٰہٰ و یٰسین میں عیان	ہے تمہاری پشت پر مہر نبوت کا نشان
کشور اعجاز میں ہو خوب تم با عز و شان	معجزے جو ہیں تمہارے ہو وے کب وہ بیان
	صاحب تاج و نگین ہو یا محمد مصطفیٰ
اور سدا روح الامین آ کر ادب سے وحی دے	تمکو ختم المرسلین اور حق حبیب اپنا کہے
ہے نبوت کا جو اقدس تم ہو اس نگ کے	ہیں کسکو یہ مدارج بھی تمہارے سے ملے
	گوہر یکتا تمہیں ہو یا محمد مصطفیٰ
جسمین کیا کیا کچھ عیان ہیں صنع خالق کے چلن	ہیں جو اس دونوں جہا میں آفرینش کے چمن
اور اک مطلع پڑھو نہیں ہیں جسکے سخن	باعث خلق اونکے تم ہو یا حبیب ذو المنن
	تم سعادت کے قرین ہو یا محمد مصطفیٰ
اور ختم المرسلین ہو یا محمد مصطفیٰ	تم ظہور اولین ہو یا محمد مصطفیٰ
نزہت بستان دین ہو یا محمد مصطفیٰ	وجہ قرآن مبین ہو یا محمد مصطفیٰ
	زینت خلد برین ہو یا محمد مصطفیٰ
لکھ رہا ہے لوح پر جسکے تئین دائم قلم	سب تمہارا وصف ہیں ہم خاکسار اونسے رقم
انبیا جتنے ہوئے ہیں تم با فضال و کرم	اور ملائک بھی تو ثنا کرتے ہیں تمہارے دمبدم

کیا ہوا لیکن دل اپنا کہ سر و سہی
تم شفیع المذنبین ہو یا محمد مصطفیٰ

مخبر صادق ہو تم یا محمد مصطفیٰ
سرور ہر دو سرا ہو شافع روز جزا
ہے تمہاری ذات والا منبع لطف و سخا
کیا نظم خستہ کو ہو وے کسکا آسرا

زبان بھی تم و ان بھی تمہیں ہو یا محمد مصطفیٰ

قصیدہ نعت

ورد زبان رکھو دلا صل علیٰ محمد
ہے نام پاک مصطفیٰ بیٹا صل علیٰ محمد
نور جمال کبریا صل علیٰ محمد
ہے یہ وظیفہ کرد نعت کو شک حسن دو جہان مثال
زلف کی جو جا نظر صل علیٰ محمد

رنگِ صبیح آپکا ... صلِّ علیٰ محمد
جسمِ مبارک آپکا ... صلِّ علیٰ محمد
... ابکا وہ ... صلِّ علیٰ محمد
... دیکھا ... صلِّ علیٰ محمد
... صلِّ علیٰ محمد

سر نہ جھکا دین کسطرح جن و ملک بجان و دل
ہے وہ جبین خوشنما صلِّ علیٰ محمد

ابرو کے ہین ہلالِ و ماہِ صیام و ماہِ عید
جسنے کہ دیکھا یہ کہا صلِّ علیٰ محمد

چشمِ حیا تھی آپکی ایسی کہ خود حیا نے دیکھ
پردے مین منھ چھپا لیا صلِّ علیٰ محمد

گوش مبارک آپکے سننے کیواسطے بنے
معنیِ حق کا مدعا صلِّ علیٰ محمد

بینیِ پاک کا وہ خط مثل الف ہے یک قلم
آب خدا نے ہے لکھا صلِّ علیٰ محمد

بینی کے منخرین پر کیون نہو دل سے مین فدا
ہے وہ دو چشمی سے بجا صلِّ علیٰ محمد

کیا مرا منھ ثنا کرون اونکا لب دہن کی مین
آبِ حیات ٹپکے تھا صلِّ علیٰ محمد

بات مین جو مٹھاس تھی آپکی وہ کہان بھلا
قند و نبات مین مزا صلِّ علیٰ محمد

دانتون کی آب اور چمک وہ تھی کہ اپنی آبکو
آبِ گہر نے لی چھپا صلِّ علیٰ محمد

جلوہ روے پاک مین نور خدا کا تھا ظہور
جسنے کہ دیکھا خوش ہوا صلِّ علیٰ محمد

صاف تو یون ہے آئنہ ایسا کہان ہے پاک و صاف
سینہ تھا جیسا آپکا صلِّ علیٰ محمد

ہاتھ بنے تھے آپکے بہر دعا سے نا نہین
منھ کی قبول تھی دعا صلِّ علیٰ محمد

اونگلیان پانچ آپکی وقت نماز کے ہین پانچ
ہاتھ ہے رکنِ شرع کا صلِّ علیٰ محمد

خالی ہوا و حرص سے نعمتِ حق سے پُر شکم
گرسنہ حق کی دید کا صلِّ علیٰ محمد

ناف مین بھی عرش تک بو ہے نافے مین مہک
نافے مین ایسی بو کہا صلِّ علیٰ محمد

قصیدہ نعتیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مرحبا سید مکی مدنی العربی
دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی
من بیدل بجمال تو عجب حیرانم
اللہ اللہ چہ جمال است بدین بوالعجبی
چشمِ رحمت بکشا سوے من انداز نظر
اے قریشی لقبی ہاشمی و مطلبی
نسبتے نیست بذات تو بنی آدم را
برتر از عالم و آدم تو چہ عالی نسبی

سب جا کر ادب سے آنکے بیچ کہا کہ نبی

سو ان نامون کو جو کہ بیان ہوے محمد

عہد نامہ

بھیجو حبیب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے

جو کوئی اس عہدنامے کو ساری

عمر مین ایک شب بار بھی خدا کا چاہا ہو

ساتھ ایمان کے چاہے اور اولیا

بخشی ہو نیکا مین خدا امن ہون اور

جنت مین رکھین ہے حضرت نبی

ا ہمہ تشنہ لبانیم و تو ئی آبِ حیات	رحم فرما کہ زحد میگزرد تشنہ لبی
شبِ معراج عروجِ تو ز افلاک گذشت	بمقامیکہ رسیدی نرسد ہیچ نبی
ات پاکِ تو کہ در ملکِ عرب کردہ ظہور	زان سبب آمدہ قرآن بزبانِ عربی
خل بستان مدینہ ز تو سرسبز مدام	زان شدہ شہرۂ آفاق بشیرین رطبی
نسبتِ خود بہ سگت کردم و بس منفعلم	زانکہ نسبت بہ سگِ کوی تو شد بے ادبی
ما عصیانیم زمانیکہ اعمال مپرس	سوے ما روے شفاعت بکن از بے سببی
در فیض تو استادہ بصد عجز و نیاز	رومی و طوسی و ہندی و مدنی و عربی
یدی انت حبیبی و طبیبِ قلبی	آمدہ سوے تو قدسی پے درمان طلبی

غزل نعت

بہارِ خلد ہے روے محمدؐ	شمیم جانفزا موے محمدؐ
ہی سروِ ریاض بے مثالی	قدِ رعنائے دلجوے محمدؐ
دیکھا ہو زمین پر جیسے فردوس	وہ اگر دیکھ لے کوے محمدؐ
ئی پیدا ہوا ایسا نہ ہوگا	عدیم المثل ہے خوے محمدؐ
ن ہے وہ جگہ محراب طاعت	جہان ہے ذکر ابروے محمدؐ
وحشی ہے زنجیرین توڑاتا	بشوقِ یادِ گیسوے محمدؐ

بعنایت گشتے اپنا بدن مین ہزار

گرا دینے سے بدن مین بیماریان

بیماریان خدا استعال بیمار ہون علیم

ایک ہزار بیماریان ہوتے گئے ہین

جانتے ہین اور دو ہزار بیماریون کو کوئی

اور دو ہزار بیماریون کو

عہد نامہ

نہین جانتا اور جو کوئی اس عہدنامے کو

اپنے پاس رکھے خدا اسکو

اور اسکو تین ہزار بیماریون سے نگاہ

رکھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

کہتے ہین کہ مین نے حضرت سے

سنا ہے کہ جو کوئی اس عہدنامے کو

اپنے پاس رکھے بیماریون اور دکھون سے

امن مین ہے اور جادو

او بیمار ہو وے اور زبان

بند ہوئیون کی بند ہو جاوے اور

اگر اسکو لکھکر دریا مین

ڈالے دردمند کو پلاوے

شفا پاوے اور حضرت فاطمہ

رضی اللہ عنہا فرماتی ہین

کہ مین نے حضرت سے سنا ہے جو کوئی اس عہدنامے کو شفیع لاوے حاجت
اوسکی بر آوے اور اوسکو مشک اور زعفران سے لکھے اور مینھ کے پانی سے
دھو کر تین دن صبح کو کسیکو پلاوے اوسے فہم و عقل زیادہ ہو اور
جو کچھ سنے یاد رکھے اور جو کچھ یاد ہو وہ فراموش نہو اور حضرت امیر المومنین علی
رضی اللہ عنہ فرماتے ہین کہ مین نے حضرت سے سُنا ہے جو کوئی اسکو پڑھے
اور مُردون کو ثواب بخشے قبر اوسکی مشرق سے مغرب تک
فراخ اور پُر نور ہووے اور اگر اِسکو مُردے کی قبر مین رکھے تو اوس
مُردے کو ساتھ پیغمبرون کے ثواب ملے اور سوال منکر و نکیر کا اوس پر
آسان ہووے اور حق تعالیٰ اوسکے ایک لاکھ گز دہنے سے اور چالیس
ہزار گز سر سے اور چالیس ہزار گز پاؤن کیطرف سے مقابل ور کرے اور قبر
اوسکی ایسی کشادہ ہووے کہ آنکھ کام نکرسکے اور اس عہدنامے کو
حق تعالیٰ نے ایک صورت بنائی ہے کہ قبر مین پاس ہے اور
جب مُردہ قیامت کو قبر سے اوٹھے تو یہ فرشتہ بنکر سامنے آوے
اور حُلّہ بہشت کا لا کر پہناوے اور بُراق پر سوار کرے حق تعالیٰ
فرماوے اے مومن تیرے ساتھ عہدنامہ ہے تو خوش رہ کہ

دنیا مین ہر روز اسکو پڑھا کیا
نبی کو براق پر سوار ہو اور
بخشا اور بعد اوسکے بہشت مین جا
اور جسکی تو شفاعت کرے
اوسکو بخشون جیسا وس شخص کو
اس طرح سے خلقت قیامت کی
دیکھے کہ تمہ اوسکا جو بھوین رات

عہدنامہ

کہ اونکی مدت دنیا مین [illegible] عہدنامے سے
اور افسوس کرو [illegible] اور پشیمان ہووین
ناقل ہے کہ [illegible]

عہدنامہ معظم یہ ہے
بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللّٰھم فاطر السموات والارض
عالم الغیب والشہادۃ لا الہ الا انت
پیدا کرنے والے آسمان اور
زمین کے جاننے والے غیب
اور ظاہر کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعْھَدُ اِلَیْکَ فِیْ ھٰذِہِ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وہی رحمٰن ہے اور وہی رحیم
ے اللہ عہد کرنیوالا ہون مین تجھسے بیچ اس زندگی دنیا کے
ساتھ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَکَ اس بات کی کہ گواہی
دیتا ہون اس بات پر کہ نہین کوئی معبود سوای تیرے اکیلا ہے تو
لَا شَرِیْکَ لَکَ وَاَشْھَدُ اَنَّ نہین کوئی شریک تیرا گواہی دیتا ہون مین
اس بات پر مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ کہ تحقیق محمد بندہ ہے تیرا اور
رسول تیرا فَلَا تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ فَاِنَّکَ پس سپرد کر تو مجھے طرف نفس
میرے اِنْ تَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ تُقَرِّبْنِیْ پس اگر سپرد کیا تو نے مجھے طرف
نفس میرے قریب کو اِلَی الشَّرِّ وَتُبَاعِدُنِیْ مِنَ الْخَیْرِ طرف شر کے
اور دور کریگا مجھکو نیکی سے اور وَاِنِّیْ لَآ اَثِقُ اِلَّا بِرَحْمَتِکَ تحقیق مین
نہین وسیلہ رکھتا مگر ساتھ رحمت تیری فَاجْعَلْ لِّیْ عِنْدَکَ عَھْدًا پس
کر واسطے میرے نزدیک اپنے عہد کو تُوَفِّیْہِ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ کہ پورا
کرے تو اوسکے تئین دن قیامت تک اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ
تحقیق تو نہین خلاف کرتا وعدے کو وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ
اور رحمت بھیجے اللہ تعالیٰ اوپر نیک خلقت اپنی کے مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سنگ موم ہوتا ہے دیکھکر قدم تیرا
رتبے سبکے اعلیٰ ہین پر کسی پیمبر کا
اپنی جان مٹاؤنگا خاک مین ملاؤنگا
بخت اونکے ہین یاور روتے ہین جو تا محشر
کیا ہی حظ اوٹھاتے تھے وہ جو رو جاتے تھے
پانون غوث الاعظم کے ہین سر پر عالم کے

سبکے جی مین کرتا ہے اپنا گھر قدم تیرا
عرش تک نہین پہونچا ہان مگر قدم تیرا
پر کہین نجاؤنگا چھوڑ کر قدم تیرا
اپنے شوق سے رکھتے ہین سینے پر قدم تیرا
آنکھون سے لگاتے تھے ہر سحر قدم تیرا
تھا جو اوس مکرم کے دوش پر قدم تیرا

قصیدہ در نعت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم از شہیدی بریلوی

رقم پیدا کیا کیا طرفہ بسم اللہ کی مد کا
طلوع روشنی جیسے نشان صبح کی آمد کا
دبستان ازل مین وہ معلم عقل کل کا تھا
چمن پیرائے کن فراش جسکے بزم رنگین مین
عجم مین زلزلہ نوشیروان کے قصر مین آیا
شرف حاصل ہوا آدم اور ابراہیم کو اوس سے
شب و روز اوسکے صاحبزادونکا گہوارہ جنبان تھا

سر دیوان لکھا ہے مین نے مطلع نعت ...
ظہور حق کی حجت ہے جہا مین نور ...
تھا نام و نشان جن و زمان ...
بہار آفرینش ایک بوٹا اوسکے ...
عرب مین شور اوٹھا جسوقت ...
نہین تو فخر عالم فخر تھا اپنے ...
عجب ڈھب یا دکھا روح الامین ...

یا کعبے میں تیرے روضے کے در پر نہ جا پائی — اسی اندوہ سی ہی رنگ تیرہ سنگ اسود کا

نشانہ قادر انداز قدر کے دست و بازو کا — تری خواہش کرے تیر قضا کو علم گرد کا

مدد کر حشر تک نکار ہو تیری رسالت میں — محل باقی رہے اللہ کے قول مؤکد کا

ہوا تجھسا نہ ہو سکتا ہی میرا ہی یہی ایمان — نمانوں مسئلہ ہرگز کسی زندیق و مرتد کا

تری تعریف ہے میری زبان میں آتی ہی تیزی — صفاہان تک مسخر ہوگا اس تیغ مہند کا

پھیلینگے مثل تقویم کہن دیوان ہزاروں کے — ہوا عالم میں شہرہ میرے اشعار مجدد کا

ہوئی ہی ہمت عالی مری معراج کی طالب — میسر ہو طواف اے کاش مجھکو تیری مرقد کا

کبھی دیکھا جا کر آستانے پر ملوں آنکھیں — کبھی گنبد و در بیٹھوں میں کروں نظارہ گنبد کا

فراغ دل سے گروان زندگی کا کوئی دم گزرے — حسد ہو خضر و عیسےٰ کو مری عیش مخلد کا

مدینے کی زمین کے گر نہ لائق ہو مرا لاشہ — کسی صحرا میں طعمہ ہو وہاں کے دام و دد کا

تمنا ہے درختوں پر ترے روضے کے جا بیٹھے — قفس جس وقت ٹوٹے طائر روح مقید کا

خدا منہ چوم لیتا ہے شہیدی کس محبت سے — زبان پر میری جس دم نام آتا ہے محمد کا

موت نامہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرت آدم نبی نیچے زمیں کے چل بسے — نوح کشتیبان عالم بھی یہاں سے چل بسے

یوسف و یعقوب و اسمٰعیل و اسحاق خلیل

اور سلیمان آسمان تخت والے چل بسے

ہود اور ادریس و یونس اور ایوب و شعیب

یوشع اسلام کا لشکر کی خضر بھی چل بسے

آسمان پر عیسیٰ اور داؤد و موسیٰ نار میں

لے کے توریت و زبور و انجیل و فرقان چل بسے

وارث جنت زمین و آسمان پیدا ہوئے

جب کہ فردوس برین وہ مصطفیٰ بھی چل بسے

اور بوبکر و عمر فاروق سے بھی چل بسے

صدق و علم و حیا ... بیشک ... اور اسد اللہ علی

حضرت حمزہ و عباس ... دونوں بھی چل بسے

دین کے ہادی ... دشمن ...

اور حسن و حسین ... دنیا سے چل بسے

شاہ و دشت کربلا سے نا ...

زخم ... کھا کے ... چل بسے

بو حنیفہ شافعی اور مالک حنبل امام

استغاثہ جن کے کرکے دیکھا فتوی چل بسے

غوث اعظم شیخ عبد القادر اور عالم ...

اور جنید و شبلی آسا ... بھی چل بسے

جم و فغفور و جم و نوشیروان و کیقباد

ہو گئے شاہ اس عالم میں آکے چل بسے

بوسعید و شیرین و عذرا لیلیٰ و بلقیس سے

مجنوں ... فرہاد ... کے چل بسے

وامق و قیس و سلیمان و زلیخا کو بھی

عاشق کامل ... آنکھیں اپنی بھی چل بسے

انوری سعدی و جامی و نظامی عنصری

یکتا سلطان قطب ... بھی چل بسے

تھے جو لقمان و ارسطو اور افلاطون حکیم — کچھ نہ حکمت زندگی کی اپنی سیکھی چل بسے
بو علی سے بھی ہزاروں آگئے دنیا میں طبیب — موت کی دارو کہیں سے پر نہ لائے چل بسے
ساتھ جنکے تھا بیحد پر لشکر و فوج و سپاہ — بیکسانہ قبر کے اندر اکیلے چل بسے
ایک ساعت بھی نہ ٹھہرا جسکا وعدہ آگیا — دل کی دل ہی میں رہی ارمان سارے چل بسے
دیکھتے ہی دیکھتے اکثر عزیز و آشنا — تندرست و خوبصورت چلتے پھرتے چل بسے
ہای کوئی بھی نہ پلٹا اور نہ کچھ بھیجی خبر — چھپکے ہو کے شہر خاموشاں میں ایسے چل بسے
چل بسینگے ایکدن ہم بھی اسی حسرت سے آہ — جسطرح زیر زمین یہ لوگ اگلے چل بسے
جیسے چل بسا بیاں اونکا ہم کرتے ہیں آہ — دوست کل ہمکو کہینگے آج وہ بھی چل بسے
خانۂ اصلی میں چلنے کی ذرا تو فکر کر — کھول آنکھیں دیکھ علمی یار کیسے چل بسے

احد نامہ

اب صدق دل سے مومنو اللہ کی باتیں تم سنو — اللہ کو حاضر تم گنو مت بھولو اوسکو ایکدم
مانو تم اوسکے امر کو باز آؤ اوسکی نہی سے — جسنے کیا سب خلق کو اک کن سے موجود از عدم
جو امر حق لا وے بجا ڈرتا رہے حق سے سدا — کرتا رہے وہ فرض ادا جنت ملے اوسکو ارم
جو اوس سے غافل رہے اور نہی سے شاغل رہے — در درکِ اسفل ہے جلتا بصد رنج و الم
دنیا کو فانی جان لو مرنے کو برحق ٹھان لو — یہ بات حق ہے مان لو جانو اسے فرض اہم

ہر آن مین اک عاشق ہی
جاتا ہی حرم مین کوئی قرآن بغل مار
کرتا ہے کوئی دیر مین پوجا کی بہار
پہنچا ہی کوئی بار ہو کوئی بت خانہ کو پار
باخبر کوئی بیٹھا کوئی سیر مین نا چار
نفس کو ٹوکے کوئی اوپنا دکھا اوسکا
جب غور سے دیکھا تو اوسکے ہین یہ سب بار

ہر آن مین اک عاشق ہی
ہر کوئی دل دوست کو پا جا بہار مین
بیٹھا ہی کوئی یار کو یار کی ہی خرمن
چاہا کوئی جفا ہی کوئی شوق مین جوبن
جب غور سے دیکھا تو اوسکے ہین یہ سب فن

عاشق نامہ

تمنا نہ اوسی اپنو دل تنگ مین پہچان	ہر باغ مین ہر دشت مین ہر سنگ مین پہچان
ہر رنگ مین یار رنگ مین نیرنگ مین پہچان	منزل مین مقامات مین فرسنگ مین پہچان
شتا روم مین اور ہند مین اور زنگ مین پہچان	ہر راہ مین ہر ساتھ مین ہر سنگ مین پہچان
ہر بزم و ارادی مین ہر آہنگ مین پہچان	ہر رزم مین ہر صلح مین ہر جنگ مین پہچان
ہر آن مین ہر بات مین ہر ڈھنگ مین پہچان	عاشق ہی تو دلبر کو ہر اک رنگ مین پہچان
پھل پات کہین شاخ کہین پھول کہین بیل	نرگس کہین سوسن کہین بیلا کہین آپنے بیل
اکڑ ہو کہین سب سے کسی کا ہے کہین میل	ملتا ہی کوئی راکھ چنبیلی کا کوئی تیل
کرتا ہے کوئی ظلم کو لیتا ہے کوئی جھیل	باندھو کوئی تلوا ہاو ٹھاتا ہی کوئی بیل
بھلی کوئی بھلی کوئی سوکھا کوئی البیل	جب غور سے دیکھا تو اوسکے ہین یہ سب کھیل

ہر آن مین اک عاشق ہے

گاتا ہی کوئی شوق مین لاتا ہی کوئی حال	چھانے ہے کوئی خاک اڑاتا ہی کوئی مال
ہنستا ہے کوئی شاد کسی کا ہی برا حال	روتا ہی کوئی ہو کے غم و درد مین پامال
ناچی کوئی شوخی سے بجاتا ہی کوئی تال	پہنے ہی کوئی چیتھڑی اوڑھے ہی کوئی شال
کرتا ہی کوئی ناز دکھاتا ہے کوئی چال	جب غور سے دیکھا تو اوسکے ہین یہ سب چال

عشق نامہ

کہیں بیوپار کی کوئی کہین سیکھا ہنر
ہر ایک سے کوئی غافل ہین دوستان تن
چھپی کوئی بھولی کوئی سوئی کوئی گن
جب غور سے دیکھا تو اوسکے ہین یہ سب فن

ہر آن مین اک عاشق ہی
ہر دی کہین چاند کہین گل کہین ساحر
دوزخ کہین بہشت کہین حور و غلمان کہین پریان کہین جنات
اوتر کہین ابلیس کہین صبح کہین دن کہین شام کہین رات
شادی کہین ماتم کہین غم کہین فرحت کہین نعمات
ہر آن مین اک عاشق ہی
جب غور سے دیکھا تو اوسکے ہین یہ سب طلسمات

الٰہی نامہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دنیا میں نہ کوئی خاص نہ کوئی عام رہیگا
نے صاحب نقد و دینار کا نام رہیگا
زردار نہ بے زر نہ بد انجام رہیگا
شادی نہ غم و گردش ایام رہیگا
ساقی نہ خم و دور نہ مے جام رہیگا
آخر ہی اللہ کا اک نام رہیگا

بیجا ہے جو کھاتا ہے بہار گل بادام
پیمانہ یہ عمر کا ہے لبریز
لوح و قلم و عرش ہیں تا عرش معلق
سب کھاتا ہے ... یہ چمن بیچارہ مطلق
آغاز کسی کے لئے انجام رہیگا
آخر ہی اللہ کا اک نام رہیگا

بیچی ہی جواہر کوئی زر و سیم و طلا رانگ دیتا ہی کوئی ہاتھ سے لیتا ہے کوئی مانگ ٹھہرا ہی کوئی چور لگاتا ہے کوئی تھانگ بجتا ہی کہیں جھانجھ کہیں سنکھ کہیں سانگ	مارے کوئی پارے کو بنا دے کوئی مرگانگ محتاج کوئی رہتا ہی قوت کا کوئی رنگ ملتا ہی کوئی پوست کو چھنے ہی کوئی بھانگ جب غور سے دیکھا تو اوسی کا ہیں یہ سب سانگ

ہر آن میں آنحضر عاشق ہے

ناری کوئی بادی کوئی خاکی کوئی آبی باتیں کوئی بیٹھا ہوا کرتا ہے کتابی مارے ہی زٹل کوئی کہیں چیخ ہے دابی کالا کوئی گورا کوئی پیلا کوئی آبی	صوفی کوئی زاہد کوئی بدمست شرابی پیتا ہی کوئی کیف کوئی مے کی گلابی بیچے کوئی چھوٹا کوئی ہے رند خرابی ہیں اوسکی ہی قدرت کے یہ سب لال گلابی

ہر آن میں آنحضر عاشق ہے

کیا حسن کہیں پایا ہے اللہ ہی اللہ کیا نور یہ چمکایا ہے اللہ ہی اللہ کیا دھوپ ہے کیا سایہ ہے اللہ ہی اللہ کیا ٹھاٹھ یہ ٹھہرایا ہے اللہ ہی اللہ	کیا عشق کہیں چھپایا ہے اللہ ہی اللہ کیا رنگ یہ رنگوایا ہے اللہ ہی اللہ کیا مہر ہے کیا مایہ ہے اللہ ہی اللہ کیا بھید نظر آیا ہے اللہ ہی اللہ

ہر آن میں آنحضر عاشق ہے

اے عالم ارواح و جن و جنیات
انسان و پری اور ملک ارض و سموات
کیا ابر و ہوا کوہ و جنگل ... نقش طلسمات
کیا ... کوئی خام رہیگا
نہ پختہ نہ کوئی خام رہیگا
آخر ہی اللہ کا اک نام رہیگا

آخر ہی بقا اللہ کا اک نام رہیگا ... مشہور
... اول انظوں مین ... صاحب نظر و ...
... ہے نام و نشان ... مشہور
... اللہ کا اک نام رہیگا
... مشہور ... اللہ ...
... بھی ...

جب آ کے فنا ڈالیگی اک گردش ایام	اک آن میں اٹھ جائیگا سب چیز کا النظام
مختار نہ مجبور نہ خود کام رہیگا	آخر یہی اللہ کا اک نام رہیگا
اے دوست بڑے پلنے جو کہلاتے ہیں عیار	ستو مکر و دغا کرتے ہیں اک آن میں تیار
جب آ کے فنا سر کے اوپر ماریگی اک وار	اک وار کے لگتے ہی یہ سمجھ جائینگے سب خوار
نے مکر و نہ حیلہ نہ کوئی دام رہیگا	آخر یہی اللہ کا اک نام رہیگا
کرتے ہیں جو اب دل سے عبادات و ریاضات	یا عمر کو کھوتے ہیں بہ رندی و خرابات
جب آ کے فنا چھوڑیگی شمشیر کا اک ہات	پھر صاف ہے دونوں کی گنہگاری و طاعات
نے رند نہ عابد نہ مے آشام رہیگا	آخر یہی اللہ کا اک نام رہیگا
جھگڑا نہ کرو ملت و مذہب کا کوئی یاں	جس راہ میں جو آن پڑے خوش رہے ہر آن
زنار گلے یا کہ بغل بیچ ہو قرآن	عاشق تو قلندر ہے نہ ہندو نہ مسلمان
کافر نہ کوئی صاحب اسلام رہیگا	آخر یہی اللہ کا اک نام رہیگا
جو شاہ کہلاتے ہیں کوئی اونسے یہ پوچھو	دارا و سکندر وہ گئے آہ کدھر کو
مغرور نہ ہو شوکت و حشمت پہ زر و	اس دولت و اقبال پہ مت بھولو امیرو
نے ملک نہ دولت سر انجام رہیگا	آخر یہی اللہ کا اک نام رہیگا
یکبار جو کرتے ہیں ہر اک چیز کا زر دنا	آگے بھی وہ کاشن تھیں گئی اور گئی بازنا

دالان و حجرہ نہ کوئی بام رہیگا
آخر یہی اللہ کا اک نام رہیگا
یہ باغ و چمن ...
آخر یہی اللہ کا اک نام رہیگا
فرصت ہے غنیمت کوئی دم کو
پھر سے نہ صراحی نہ رہا جام
آخر یہی اللہ کا اک نام رہیگا
یہ عاشق و معشوق جو ... زمین میں جاہ
آگے بھی بہت عاشق و معشوق ...
وہ لوگ کہاں جاتے ہیں ... اللہ
اس بات کا معلوم ہوا اب یہی آہ
کاعشق نہ عاشق نہ دل آرام رہیگا
آخر یہی اللہ کا اک نام رہیگا

ملک جہان کا سرور ہوا تو پھر کیا
فوج و لشکر کی سلطنت بنائی
دہائی اپنی سے ماہ تا بماہی
آخر فنا کی سر پہ پڑی تباہی
ہمایونہ لشکر نے تاج بادشاہی
جم سکندر اکبر ہوا تو پھر کیا
کمال سے تاجی اصیل ذاتی
نوشیروان سے نادانی
تھے ایک شخص دولھا اور رفیع بھی پرانی
جب جل بجے تو کوئی پھر سنگ اٹھا سا بھی
ملک و مکان خزانہ لشکر ہوا تو پھر کیا
پا راج میں ہی ہو کر دنیا میں تاج پایا
چھوڑ و گلہ ستارہ کا لیجو بنایا
جب دیکھے اجل کی آکر جو بجایا

ٹک غنچہ رکھ کر دیکھو کہاں لیلیٰ و فرہاد	لیلیٰ کہاں شیریں کہاں وہ ناز وہ بیداد
جو پھول کھلا دیا وہ سب ہو گئے برباد	ہم تم بھی غنیمت ہیں سن آیا ہے پریزاد
واں حسن نہ یاں عشق کا ہنگام رہیگا	آخر یہی اللہ کا اک نام رہیگا
محبوب بنا جسنے تمھیں حسن دیا ہے	اوسنے ہی ہمیں عاشق جانباز کیا ہے
ملتا ہے تو مل تو یہی جینے کا مزا ہے	سب ناز و نیاز آہ یہ اک دم میں ہوا ہے
پھر ہجر نہ کچھ وصل کا پیغام رہیگا	آخر یہی اللہ کا اک نام رہیگا
ملنے سے ہمارے جو تمھیں آتا ہے الزام	آنے دو و لے ہمسے ملے جاؤ سحر شام
پھر حسن کہاں اپنے رکھو کام سے تم کام	جھمک مارتے ہیں جو تمھیں کرتے ہیں بدنام
طوفان نہ بہتان نہ الزام رہیگا	آخر یہی اللہ کا اک نام رہیگا
یہ شعر و غزل اب جو بناتے ہیں نہ بانی	آگے بھی بہت چھوڑ گئے اپنی نشانی
دیوان بنایا کوئی قصہ کہ کہانی	کچھ باقی نظر اب نہیں سب چیز ہے فانی
خمسہ نہ غزل فرد نہ ایہام رہیگا	آخر یہی اللہ کا اک نام رہیگا

فنا نامہ

گر شاہ سر پہ رکھکر افسر ہوا تو پھر کیا	اور بحر سلطنت کا گوہر ہوا تو پھر کیا
ماہی علم مراتب پُر زر ہوا تو پھر کیا	نوبت نشان نقارہ در پر ہوا تو پھر کیا

سب نے کہا ترے گھر آیا
سب جوگی ہوا تو پھر کیا
گر کوئی زیب لشکر ہوا تو پھر کیا
چن ڈولن پہ چل کھلا نوابی یار ہیں
یاد غیر سے کالی کتا بیچ ان ہیں
منصب اور تاج ڈنکا نشان ہیں
دیوال و منصب ہو نشان ہیں
سکند در ہوا تو پھر کیا
دو دن کا شور و جھگڑا سب کچھ ہوا تو پھر کیا
کھانا کھلا کو دیکھ ہیں مرزا خان جی
امیر خان پہ خان نواب بیشیر خان جی
بخوا وقت قضا کا جب آ لے میر خان جی
تیلے میر خان بھی کیسے وزیر خان جی
عمدہ غنی تو ڈنکا بابر ہوا تو پھر کیا
گر کوئی سکندر ہوا سبے نامدار خانہ
یا یک بیٹا کی ہے بیٹو وا افتخار خانہ

[illegible]

آیا قدم اجل کے جب تیس مار خا نکا		خبر بھی کہیں نہ دیکھا پھر شہسوار خا نکا
	جھپان میگ ڈمبر دربدر ہوا تو پھر کیا	
کہتا کوئی یہ ڈیوڑھی ہے خان جہر بانگی		یہ باغ یہ حویلی ہے محلدار خانگی
جب راج نے قضا کی کری بسہو لی ٹانگی		اک اینٹ بھی نہ پائی ہرگز کسی مکانکی
	رنگین محل سنہرا گھر در ہوا تو پھر کیا	
کتنوں نے بادشاہی کیا کیا خطاب پایا		شہروں بڑی کھدائیں سکہ بڑا بنایا
جب آنکر فنا نے نام و نشان مٹایا		وہ نام اور سکہ ڈھونڈھا کہیں نہ پایا
	دو دن کا چھر چھایا دربدر ہوا تو پھر کیا	
جاگیر میں کسی نے زر ریز ملک پایا		کر بندو بست اپنا نظم و نسق بٹھایا
لیکر سند اجل کی جب فیجدار آیا		اک آن میں حکم دخل ہو کسب گیا پرایا
	ہانسی حصار ٹھٹھا بکھرا ہوا تو پھر کیا	
کہتا کوئی یہ لشکر ہے طرہ باز خا نکا		یہ خیمہ شامیانہ ہے شاہباز خا نکا
آیا کٹک اجل کے جب یکہ تاز خا نکا		سر بھی کہیں نہ پایا پھر سرفراز خا نکا
	سردار میر بخشی بڑھکر ہوا تو پھر کیا	
ہاتھی پہ چڑھکے نکلے یا خاصہ گھوڑا اوپر		یا نالکی سنبھالے یا پالکی کی جھالر

[illegible]

پوچھا کتھا بکھانی گیتا بید نکالا
سمجھیں سکا نہ آیا جب جان لینے والا
یا ہو جنی بغل میں دابی زنار کو سنبھالا
مالا کے بیچ ٹیکا ماتھے پہ [illegible] لگایا
تعویذ فال جادو منتر ہوا تو پھر کیا
علامہ یا سیانا عالم یگانہ فاضل
جب بولا اجل نے کیا ہو مقابل
یا ہو ستیں اناث منشی ہو کے عاقل
پڑھ کے دو کتابیں اور کچھ کم حاصل

یا ہو سپاہی ترچھا بانکا بڑا کہایا کھیتوں میں جا کر گودا لاکھوں کے تئیں بھگایا		بلدار باندھ چیرا طرے کو جگمگایا جب منھ اجل کا دیکھا پھر کچھ بھی بن نہ آیا
	یکتا شجاع بہادر صفدر ہوا تو پھر کیا	
گھوڑا اوٹھا کے ڈوبا فوجوں میں ہو دلاور مارا قضا نے بھالا جس دم فنا کا آکر		مارے تپنچے بھالے کھائے کٹار جمدھر پھر مردمی شجاعت سب ہو گئی برابر
	خود و سلاح و چلتہ بکتر ہوا تو پھر کیا	
یا خانہ جنگی کر کے کہایا بد میں ٹانکا جب گھور کر قضا کے بانکے نے آکے جھانکا		مونچھوں کو تاؤ دیکر سو دو دھات بانکا ٹیڑھا رہا نہ ترچھا گنڈا رہا نہ بانکا
	تیغا سپر قرابین جمدھر ہوا تو پھر کیا	
یا ہو حکیم حاذق کرنے لگے طبابت کھوئے مرض ہزاروں ہوئی ہر ایک رحمت		مردوں کے تئیں جلایا عیسیٰ سی کی [illegible] جب سر پہ آئی اپنے پھر کچھ چلی نہ حکمت
	لقمان یا فلاطون آکر ہوا تو پھر کیا	
یا ہو نجومی کامل تاروں کو چھان ڈالا بریج و ستارے باندھے احکام کو سنبھالا		سورج گہن بچارا چندہ گہن نکالا جب وقت اپنا آیا او سو قت کو نہ ٹالا
	جوتش نجوم پنڈت پڑھ کر ہوا تو پھر کیا	

بید و پران پڑھ کر ہم ہو ابن [illegible]
یا زہد و بندگی میں ہو کے ہو گوشہ نشیں
بیٹھا مصلوں اوپر ہو کر دوگانہ پڑھ
حاضر ہوا قضا کا جب آنکر سپاہی
پھر وہ ریا نہ بندھنا عابد ہوا تو زاہد

روزہ نماز حج بھی اگر ہوا تو پھر کیا
یا پیٹ کے لیے کی عیش کا سامان
لوٹا ننے میں اپنا سب پر دیا جان
جسم قضا نے اپنی جب گیان [illegible]
پھر دین پر نہ رہا ہوا تو پھر کیا
اکرم حسین سب کا سب [illegible]
[illegible]

[illegible]

اوسنے بھی کسی کی شاخ پہ گھر اپنا سنوارا

[illegible]

مرشد فقیر ہادی رہبر ہوا تو پھر کیا

یا سر منڈا کے بیٹھے آزاد ہو نویلے — یا خود منڈی کماکر سو روپ نگ کھیلے

بیلے کیے ہزاروں مونڈی فقیر چیلے — جب آفنا پکاری جا سو رہے اکیلے

تکیہ ہوا تو پھر کیا بستر ہوا تو پھر کیا

جوگی اتیت جنگم یا سیوڑا کہایا — یا کھو لکر جٹا کو یا گھونٹ سر منڈایا

ترسول لے قضا کا جب وقت سر پر آیا — نے بالکے کو تھا نہ اسنے آپکو بچایا

نانک کبیر پنتھی بھر بھر ہوا تو پھر کیا

یا نیک بنکے بیٹھے اچھے لگے کہانے — یا ہو کے بدھرا کے دلکو لگے ستانے

آگر بچے اجل سے کے جب پھر یہ شادیانے — تھے نیک و بد جہانتک سب لگ گیے ٹھکانے

بہتر ہوا تو پھر کیا بدتر ہوا تو پھر کیا

کیا ہندو کیا مسلمان کیا رند گبر و کافر — نقاش کیا مصور کیا خوشنویس و شاعر

جتنے نظر ہیں یاں اک دم کے ہیں مسافر — رہنا نہیں کسیکو چلنا ہے سب کو آخر

دو چار دن کے خاطر یاں گھر ہوا تو پھر کیا

ہنس نامہ

آیا تھا کسی شہر سے اک ہنس بچارا — اک پیڑ پہ جنگل کے کیا اوسنے گزارا

[illegible]

عاقل و فاضل فقیہ و جاہل و غافل ہو سکا
تھی یہی فرصت اسمین کیا کیا کچھ ہو سکا
اتنی ہی عرصے میں کیا کیا ہم پہ گزری واردات
رہ چلے دنیا میں ہم بھی ایکدن اور ایکرات
پھر اسی ذرات میں ہم بیٹے اور پوتے ہو سکا
پھر یہیں باوا میں نانا میں دادا ہو سکا
سارے رشتے بھائی ماموں اور چچا یا ہو سکا
تھی یہی فرصت اسمین دیکھے کیا کیا ہو سکا
اتنی ہی عرصے میں کیا کیا ہم پہ گزری واردات
رہ چلے دنیا میں ہم بھی ایکدن اور ایکرات

کوئی تین کوئی چار کوئی پانچ اور آٹھ کوس	کوئی آٹھ کوئی نو کوئی دس کوس تک ہارا
کوئی یاں ہا کوئی واں ہا کوئی بیچ ہی میں تھک گیا	کوئی اور آڑا آگے جو تھا سب کرارا
چلیں ہیں کھڑے گئے اور بہی تھک کے	اُس پہلی ہی منزل میں کیا سب نے کنارا
سب ہی جو ساتھ کے ساتھی تھے نکل کر آہ	آخر کے تئیں ہنس اکیلا ہی سدھارا

مسافر نامہ

آہ کیا کہتی رہی یاں جب تلک اپنی حیات	تھے بندھے کیا کیا تعلق اپنی جیتی جی ساتھ
جب موئے پھر تو کسیسے انکو پوچھی نہ بات	زندگی اپنی تھی کل چوں نقش گھر کی کائنات
اتنی ہی عرصے میں کیا کیا ہمپہ گزری واردات	رہ چلے دنیا میں ہم بھی ایکدن اور ایکرات
پھر اسی ذرات میں ہم بادشاہ بھی ہو چکے	صاحبِ تاج و نگین فرمان روا بھی ہو چکے
مالکِ ملک و مکان کشور کشا بھی ہو چکے	عاجز و مفلس فقیر و بینوا بھی ہو چکے
اتنی ہی عرصے میں کیا کیا ہمپہ گزری واردات	رہ چلے دنیا میں ہم بھی ایکدن اور ایکرات
پھر اسی ذرات میں ہم ہوئے حشمت پناہ	بخشی و میر و وزیر و منشی و دیوان و شاہ
محتسب کوتوال قاضی صدر مفتی اہل جاہ	اسقدر تو عمر جسمین یہ تماشے واہ واہ
اتنی ہی عرصے میں کیا کیا ہمپہ گزری واردات	رہ چلے دنیا میں ہم بھی ایکدن اور ایکرات
پھر اسی ذرات میں ہم عارف و کامل ہوئے	صاحبِ کشف و کرامت اور روشندل ہوئے

رہ چلے دنیا میں ہم بھی ایکدن اور ایکرات
پھر اسی ذرات میں کیا کیا بنکے [illegible]
سمجھ و تالاب و سمندر [illegible]
پھولا غم [illegible]
تھے مسافر ہم اسمین [illegible]

مسافر نامہ

اتنی ہی عرصے میں کیا کیا ہمپہ گزری واردات
رہ چلے دنیا میں ہم بھی ایکدن اور ایکرات
پھر اسی ذرات میں ہم [illegible] بھی ہو گئے
عاشق و معشوق و [illegible] بھی ہو گئے
تھی یہی فرصت اسمین تھا جو ہونا ہو گئے
اتنی ہی عرصے میں کیا کیا ہمپہ گزری واردات
رہ چلے دنیا میں ہم بھی ایکدن اور ایکرات
پھر اسی ذرات میں ہم [illegible] بھی ہو گئے
تھی یہی فرصت اسمین [illegible]
اتنی ہی عرصے میں کیا کیا ہمپہ گزری واردات
رہ چلے دنیا میں ہم بھی ایکدن اور ایکرات

پھر اسی نزات مین ہم کو بٹھے زر کے بھر گئے	لین بزار اجناس بھی اور بنے سوداگر گئے
خاک چھانی اور ضرر اور نفع کیا کیا کر گئے	تھی یہی فرصت اسی جھگڑے مین آخر مر گئے
اتنے ہی عرصے مین کیا کیا ہمپہ گزری واردات	رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایکرات
پھر اسی نزات مین ہم کھیتیان بھی بو گئے	شحنہ و عادل مقدم ہوکے قانون گو گئے
پھر سپاہی ہو سپر شمشیر کو بھی رو گئے	تھی یہی فرصت اسی مین جو ہونا تھا ہو گئے
اتنے ہی عرصے مین کیا کیا ہمپہ گزری واردات	رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایکرات
پھر اسی نزات مین اپنا ہوا بیاہ اور برات	لڑکے بالے بھی اسی مین ہو گئے پھر آٹھ سات
دیکھ لی ہولی دیوالی عید بھی اور شب برات	پھر اسی مین چل بسے آخر کو رکھ چھاتی پہ ہات
اتنے ہی عرصے مین کیا کیا ہمپہ گزری واردات	رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایکرات
ہیں سے مین جتنے جہان مین کیا صغیر اور کیا کبیر	سب کے سب یہان اسی حال مین ہین گرا امیر
طفل تھے پھر جوان اور پھر جوان سے بنگئے پیر	پھر اسی مین پیر ہو کر مر گئے آخر نظیر
اتنے ہی عرصے مین کیا کیا ہمپہ گزری واردات	رہ چلے دنیا مین ہم بھی ایکدن اور ایکرات
اعجاز خاتم النبیین	معجزہ شق القمر
یعنی پہلے لکھ حمد رب العلا	مقابل مین جسکے نہین دوسرا
شریک اور سکا کوئی جہان مین نہین	مکان دو عالم کا ہے وہ مکین

مین کہتا ہون سچ سچ یہی بار بار ۔ نہین آپ کے معجزون کا شمار

جو کام آپسے کوئی سرزد ہوا ۔ وہی معجزہ آپ کا ہو گیا

نہین خالی اعجاز سے کوئی کام ۔ کہ ہے معجزہ آپ کا ہر کلام

مقر اس سبب سے ہوا اس بات کا ۔ کہ ہو سکتی ہے اسکی کب انتہا

کسی سے ہوا کب کوئی ایسا کام ۔ کہ جو ہو محیطِ خلائق تمام

ہر اک قول اور فعل مین آپکے ۔ برابر خدا نے دیے معجزے

خصوصاً کہ اعجازِ شق القمر ۔ عرب سے ہے تا ہند یہ مشتہر

بیان کرتا ہون اوسکی شانِ نزول ۔ کہ ہے راست قصہ نہین کچھ فضول

تھے ایامِ حج اور شبِ ماہ تھی ۔ گئی ہو گی رات آدھی اوس بس گھڑی

قریبِ حرم جمع تھے اشقیا ۔ کہا اونے حضرت نے یون برملا

کہ ایمان لاؤ تم اللہ پر ۔ مین عقبےٰ کی دیتا ہون تمکو خبر

مجھے بھیجا جانو خدا کا رسول ۔ کہ یہ دینِ حق کرو دل سے قبول

خدا تم سے راضی رہیگا مدام ۔ تمھین دیگا خلدِ بریں مین مقام

وہان ہونگے خدمت مین غلمان حور ۔ خدا بخشدیگا سبھون کے قصور

مجھے سمجھو بیشک تم اوسکا نبی ۔ نہین جھوٹ کہتا ہون اسمین ذری

وہان سب نے دیکھا جو یہ معجزا
مشرف با سلام بعضے ہوے
خصوصًا ابو جہل نے یون کہا
یہ دھوکا فقط ہے ہمارے لیے
ہم لوگون کو ایسا آئے نظر
یہ جھوٹا ہے دعواے پیغمبری
زمین پر تو چلتے ہین جادو سبھی
ئی جادو گر کوئی ساحر ہو گر
ر ہے محمدؐ کا جادو بڑا
ل سے کیا جسکو حق نے شقی
ل ہوکے آپسمین پھر یون کہا
فرمایا حضرت نے پھر ایکبار
س طرح اب چاند ٹکڑے ہوا
ن آسمان نجم و کوہ و شجر
سبکو ہونا ہے اکدن ضرور

لگا کوئی کہنے کہ صلّ علےٰ
بہت لوگ جادو کے دھوکے رہے
ہے جادو صریحًا نہین معجزا
نہین ٹکڑے ہرگز ہوے چاند کے
کہ دو ٹکڑے ہان ہو گیا ہے قمر
محمدؐ پہ ہے ختم جادوگری
نہین چلتا ہے آسمان پر کبھی
نجادو چلے گا کبھی چرخ پر
کہ بالاے افلاک چلنے لگا
بجا لاے کیونکر وہ قول نبی
یون ہی سحر کرتا ہے وہ برملا
کرو معجزے کو نہ جادو شمار
قیامت مین سب کچھ یون ہی ہوئیگا
سبھی ٹکڑے ہو جائینگے سربسر
رہیگا فقط باقی اوسکا ظہور

یکایک پڑی چاند پر جو نظر
یہ دیکھا کہ شق ہو گئی ہے قمر
جو احوال دریافت اوسنے کیا
نشان اوسکو حضرت نبی کا ملا
یہ تحقیق جب دل سے اوسنے کیا
مشرف باسلام وہ بھی ہوا
روانہ کیا اوسنے پیغام ایلچی
سوے مکہ نزد جناب نبی
یہ لکھ بھیجی اوسنے خبر معتبر
کہ دیکھا ہے خود مین نے شق قمر
امی سے کیا مین نے ایمان قبول
خدا ایک ہے اور محمد رسول
بہت بڑا ہے مشہور وہ نامدار
یہ ہے اک شہر اور اسکا مزار

وہانکے رئیسون نے بھی با صفا — خود آنکھون سے دیکھا ہے یہ معجزا
لگا کہنے راجہ سراندیپ کا — نیا مین نے دیکھا ہے یہ سانحا
پھر اوسنے بڑے پنڈتون سے کہا — کرو خوب تحقیق یہ ماجرا
ذرا شاستر مین تو دیکھو یہ بات — عرب مین جو ہین سرور کائنات
نبی کہتے ہین خود کو خیر البشر — کیا اک اشارے مین شق القمر
یہ ہے بات سچ یا کہ افواہ ہے — زمین پر وہ ہین چرخ پر ماہ ہے
سُنی پنڈتون نے جو یہ طمطراق — کیا اوسکو تصدیق بالاتفاق
کتابون سے اپنی نکالی یہ بات — کہا سچ نبی کے ہین یہ معجزات
یہ سُنتے ہی راجہ مسلمان ہوا — تشہد کا پھر دل سے کلمہ پڑھا
بیان کرتا ہون اور اک ماجرا — جو پہونچا سوے ہند یہ معجزا
کہ والی دکن کا تھا اک راجہ بھوج — اوسے رہتی تھی ایسی باتونکی کھوج
گئی نصف شب تھی وہ بیدار تھا — یکایک نظر آیا یہ معجزا
یہ تحقیق کر کے مسلمان ہوا — نصیب اوسکی قسمت مین ایمان تھا
سنو دوستو اور بھی اک خبر — ہے اوسکا بھی راوی بہت معتبر
لکھا ہے کہ راجہ ہے شہر دہار — محل پر تھا وہ جلوہ گر باو…

معجزۂ شق القمر

عجب ہے کہ ذی نام ہون اہل ہند
مشرف باسلام ہون اہل ہند
ہے افسوس یہ ماجرا ہے عجیب
نہ ہو اہل مکہ کو ایمان نصیب
خود آنکھون سے دیکھیں یہ سب معجزے
اور ایمان سے مسلمان ہوے

نصیبہ تھا بوجہل کا وہ برا
نہ اس بات پر لایا ایمان کچھ
خدا اور نبی کی وہ طاعت کرے
جو دیکھی تھی اک بات حق نے دکھائی
اوسے ہو گئی بات سب سے جدا
وہ ایمان لایا مسلمان ہوا
نبی کی صداقت کا کلمہ پڑھا

کھلی آنکھ جب نیند سے آپکی
لگے کہنے اوس دم جناب نبی
کہ دیکھا تھا یہ خواب مین ماجرا
کنوین پر ہین مین ڈول اسپے اک پڑا
اور اوس ڈول سے مین نے پانی بھرا
مرے بعد بوبکر نے ... بھرے
دو اک ڈول پانی اونھون نے بھرے
جو تھے اونکے بھرنے مین سستی ذرا
تو پھر بعد اونکے دو ڈول اور بن گیا
پکڑ لیا عمر نے وہ بھرنے لگے
کھینچنے لگے وہ کہ ایک آفتاب
عمر ابن خطاب وہ کھینچا آب
لگے کھینچنے پانی وہ ...

یہی عرض میری ہے بس یا مجیب	نبی کی مجھے پیروی کر نصیب
نہ کر میرے اعمال بد پر نظر	مرا خاتمہ کر تو اسلام پر
دعای غنی ہے یہی صبح و شام	بحق محمد علیہ السلام

معجزۂ خواب

کرون پہلے حمد خدائے کریم	دو عالم پہ جسکا ہے لطف عمیم
ہر اک شے پہ بیشک وہی ہے قدیر	نہیں کوئی اوسکا جہان مین نظیر
اوسی نے کیا خلق کو آشکار	وہی ہے زمانے کا پروردگار
نبی کو دیا کیسا فضل و کمال	کیا اپنے محبوب کو بے مثال
اونھیں کو ہمارا کیا پیشوا	کہین کیون نہ ہر بار صل علے
ہین اونکے اصحاب و آل پاک	یہی دل سے کہتاہون روحی فداک
دل و جان سے اونپہ ہون مین نثار	خصوصاً جو ہین آپکے چار یار
عقیق ایسا ہی پایا ہے جب وہ اونھیں	دیا دین و دنیا کا منصب اونھیں
خلیفہ کیا پہلے صدیق کو	احادیث وارد ہین تصدیق کو
حدیث نبی ہے بہت معتبر	سنی بوہریرہ سے اوسکی خبر
بیان کرتا ہے راوی پاکذات	کہ سوتے تھے اک روز والاصفات

یہ دیکھا تھا خواب آپنے ایکبار
خدا نے کیا ویسا ہی آشکار
کہ صدیق و فاروق کا برملا
اشارہ خلافت کا اسکا صفا
کمال سرداری دین پائی مراد
اونھیں دی اس بات کو خوب یاد
خلافت کا حق نے کیا ہے بیان
ہے جو پانی کھینچنے سے مطلب بیان
کہ دونون کا اونکے ہے ...
کیا دونون کا اونکے ... عطا
خدا نے وہ طاقت اونھیں کی عطا
تو زور آور ایسا کوئی ہوویگا
یہ فرمایا حضرت نے پھر برملا
کہ دونون نے سب پیم بھر دیا
یہانتک کہ پانی اونھون نے کھینچا

معجزۂ خواب

خلیفہ ہوے پہلے صدیق پاک
برس دو اک اونکی خلافت رہی
کیے فتح کچھ ملک روم اور شام
بندھا زور کچھ واجبی دین کا
ہوئی عمر آخر کو اونکی تمام
سدھارے وہ جب سوے خلد برین
خلیفہ ہوے پھر جناب عمرؓ
برس دس گیارہ تلک صبح و شام
کیے فتح ملک آپنے بے شمار
ہزاروں ہی کافر مسلمان ہوے
ہزاروں ہی بنوائیں پھر مسجدیں
کیا فتح پھر روم کو آپ نے
ترقی ہوئی خوب اسلام کی
ہوا دور ہر سمت اسلام کا
صدائیں ہوئیں بند ناقوس کی

کیا منکر و نکو اونھوں نے ہلاک
ہر اک اہل دین سے محبت رہی
مگر مصر عراق اور ایران تمام
مگر رعب کامل نہ اونکا بندھا
قضارا ہوا موت کا پھر پیام
عمرؓ اونکے آکر ہوے جانشین
موافق باین قول خیر البشر
کیا خوب ہی دین کا انتظام
بڑھا دین کا خوب عز و وقار
پھرے کفر سے اہل ایمان ہوے
لگے گھٹنے بتخانے ہر شہر میں
وہاں پر بھی ڈنکے بجے دین کے
ہوا خوب زوروں پہ دین
بڑا دل مین کفار کے
اذانوں کی آواز آنے

خلیفہ ہوے بعد حضرت اور سے
یہی چار یار آپکے باصفا
ابوبکرؓ و فاروقؓ و عثمانؓ علیؓ
خدا اونسے راضی و خوش ہین سبھی
ہے مشہور دوستون مین معجزے کی حدیث
ہے بیشک ہوا اسمین وارد اسے ایک خبیث

معجزۂ حدیث

توہی قابلِ حمد ہے اے خدا — نہین کوئی معبود تیرے سوا
خدایا جہان بادشاہی تراست — زما خدمت آید خدائی تراست
نہین مثل تیرے کوئی دوسرا — کیا حق و باطل کو تونے جدا
کرے وصف کس درجہ تیرا غنی — محمدؐ کو تونے کیا ہے نبی
ہمارے ہین بیشک وہی پیشوا — جنابِ محمدؐ رسولِ خدا
جہان مین نہین کوئی اونکا جواب — کہ نازل ہوئی اونپہ اُم الکتاب
وہی اپنا دین اور ایمان ہے — جہان مین جو مشہور ایجان ہے
سب احوال اوسمین ہے سچ سچ لکھا — نہین فرق اوسمین سرِ مو ذرا
خدا نے صفت اپنے محبوب کی — ہے قرآن مین کتنی ہی جا لکھی
جہان اوسمین لکھے ہین وصفِ نبی — وہان مدح ہے آل و اصحاب کی
جو اصحاب حضرت کے ہین چار یار — دل و جان سے اونپہ ہون مین نثار
نہین وصف ہو سکتا اونکا بیان — کہ اللہ خود جنکا ہے مدح خوان
حبیبِ خدا جنکے مداح ہین — ثنا خوان فرشتے و ارواح ہین
حدیثون مین اکثر ہین اونکی صفات — وہ ہین جانشینِ شہِ کائنات

صدیقون مین کرنے لگے دل لگی
نہین سچ سمجھتے ہین قرآن بھی
جو یون کو سمجھے ہین وہ کر دور
گے ہوگی بحث جو ہین ہمارے شعور
وہ قرآن کا حق ہمارا ہمکو تمام
تو اپنے ہی اندر رکھنے کا ہے مقام
کرین کس طرح بات یہ ہم قبول
ہے اور کا یار رسول

کہو اب ہے شک دل مین کس بات کا — یہ فرمایا حضرت نے پھر برملا

خدا اور مومن ابوبکرؓ کو — سدا دوست رکھیگا اے دوستو

کبھی کہتے تھے سرور انبیا — ابوبکرؓ ہے دوست جانی مرا

نہ ہوگا کسی کا کوئی ایسا دوست — خدا کے وہی بعد ہے میرا دوست

بس اس مرتبے کو ذرا دیکھیے — ابوبکرؓ کو کیا نبی کہہ گئے

روایت ہے اک اور بھی معتبر — دمِ نزع بولے یہ خیر البشر

کہ ای عائشہؓ سن لے یہ میری بات — قریب آن پہونچا ہے وقتِ وفات

بلا اپنے تو بھائی اور باپ کو — ابوبکرؓ اب جانشین میرا ہو

خلیفہ کرون اپنے ہی سامنے — کہ تا بعد میرے نہ جھگڑا پڑے

او کٹھا لاؤ جلدی دوات و قلم — کہ اسکا مین کر دون نوشتہ رقم

ہے اندیشہ اک مجھکو اس بات کا — نہ دعوی کرے کوئی اسکے سوا

ابوبکرؓ پہلے ہون بس جانشین — کوئی جیتے جی اونکے ذی حق نہین

کہی پھر یہ فاروقؓ اعظم نے بات — کہ اے شافعِ حشر والا صفات

ہون مان باپ میرے فدا آپ پر — یہ کیا آپ کہتے ہین والا گہر

نہین لکھنے پڑھنے کا یہ وقت ہے — خوشی مین ہوا کرتی ہے ایسی شے

نزدیک سچ ہے یہ قول
وہ کچھ اور ہی رکھتے ہین اول قول
وہ سمجھے ہین حق اورکا
نہین جانتے ابتدا انتہا
کبھی حق کو باطل کیا
بنا دین مین ہاے نئی

معجزهٔ صدیقؓ

غضب دین حق کو مٹانے لگے
حق اہل دین سے چھپانے لگے
نہین یہ ہین وہ آگاہ اس دین سے
کہ قرآن آیا ہے بس

دعا ہے یہی
محبت سدا اونکی دل مین رہے
تصدق ہون اونپہ سو جان سے
مری بات مانین مسلمان سبھی
ہے ایمان اونکا
تمنا ہے جس روز
اٹھا یار جب دم نزع
یہی منہ سے نکلے دم

چو گفت اکر انا احمد بلا میم جانی
توئی خدا او توئی حق جلّ مسیح جانی
خدا ز نور ظہور تو خلق پیدا کرد
ز نور آفتاب جہانتاب نور جانی
کہ بید روے تو دیدہ وجود حق ادیب
ز جود حدیث شریف نعت تو مست میزبانی
بجواب جمال جہان کیکلافت نصیب
ز چشم ارشد وذات جاب کلامانی
ملاحت تو دل یوسف صبیح بود
رسول پیمبرین ز رشک ماہ کنعانی
خدا یوسف جمالت بحقیقت عارض
نوشت سورہ یوسف بجمالت سبحانی
نوشت سورہ والشمس بہمن تو بودی
ز گرد سورہ بجعفر خدا ز نعت سلیمانی

مرے دوست ہین اک علی بخش خان	کرون وصف کیا کیا مین اونکا بیان
وہ ہین صاحب مطبع ذی وقار	جہان مین وہ مشہور ہین نامدار
غریبون کے دوست اور رفیق آشنا	نہ مثل اونکا کوئی جہان مین سُنا
وہ ہین دوستدار خدا اور رسول	وہ ہین جان نثار علیؑ و بتولؓ
وہ ہین عاشق آل و اصحاب پاک	اونھین اہل دین سے بہت ہے تپاک
احادیث و قرآن سے شوق ہے	اونھین اچھے اذکار سے ذوق ہے
اونھون نے کہی مجھسے اک دن یہ بات	کہ تو نظم کردے دو اک معجزات
لیاقت نہ تھی مجھکو اس بات کی	فقط حکم کی مین نے تعمیل کی
یہ لکھی ہین دو اک جو مین نے حدیث	ہین دندان شکن بہر قوم خبیث
ہے شق القمر کا بھی اک معجزا	اوسے بھی غنی نظم مین نے کیا

قصیدہ نعت تراب علی شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

توئی کہ قبلۂ ایمان و کعبۂ جانی	چگونہ کس نہ نہد بر در تو پیشانی
توئی حبیب خدا یا رسول صلی اللہ	تراست شاہی کونین و شان سلطانی
اگر دبیت تو ہر روز چرخ میگردد	کند بمصرع لولاک منقبت خوانی

دگر ز بخت و بدست آن ستارہ پیشانی
فلک ز مقدم تو گشت سعد در معراج
کہ جرم در آمد بجی طغیانی
کنون سفینۂ امت نگاہدار از غرق
دگر نہ کشتی او گرنہ بود طوفانی
تو بودہ بحد انا خدا سے نوح نبی
ز تست عزت آدم تو فخر انسانی
دگر ز رشتہ گلی بود طینت آدم
[illegible] بدہ بعدہ پیدائی
ز آفرینش آدم تو بودہ مقصود
خدا بہ قیمت تو جہل کرد نادانی
نبوت تو بہ عالم جو آفتاب جلیست
کہ از زبان تو تم ز نکات قرآنی
چراغ حسرت آتی لقب کلیم کند

قصیدہ [illegible] شاہ

چگونه سر به فلک پیش تو کشد دشمن | که تیغ برق دو پاره کند بجولانی

برامت تو بلا ز آسمان چسان آید | کند مسیح ز چارم فلک نگهبانی

مگر بکوی تو خورشید میدهد جاروب | که هر صباح برآرد خطوط شعشانی

بسجده گشت ز خاک درت غبار آلود | جبین ماه ازین رو شدست نورانی

نشسته است بفردوس منتظر رضوان | که در جناب تو جایش بود بدربانی

همه غلام تو باشند عربی و عجمی | همه مطیع تو صحرائی و بیابانی

چهار یار تو در دین چهار ارکانند | ز چار رکن بنا کرده مسلمانی

خلیفه اوّل ابو بکر یار غار ترا | امیر کشور صدق و صفا و روحانی

معین شرع و مددگار دین عمر خطاب | امام کامل و عادل خلیفه ثانی

سوم خلیفه عثمان جامع القرآن | که بود صاحب شرم و حیای ایمانی

خلیفه چارمین آن ابن عم ابو الحسنین | علی حیدر کرار شیر یزدانی

بهم عناصر دین اند این چهار امین | که غالبند بر اعدا ز عون ربانی

معین شرع تو اند این چهار یک تن | کسیکه فرق کند کافرست و نصرانی

زبان ناطقه در وصف قدر شان عاجز | کنم چه قدر به تعریف شان سخن دانی

چه انتها نشود مدح چار یار اینست | محامد تو در آید کجا بپایانی

نوازش تو کرم تو ای امی بهمانی
بدوستان و محبان من بکن شاها
ایقن را بده دفع آفت دوران
بحرمت مشکل من حل شود باسانی
بود ابل بیت تر ابنده هستم ای مولا
که بود تو خوبیها کلمات خوبی میدانی
افق روا است نشان تو عرض لا احصا

یکیست سبب و ناجهم دهر ایذا
بیکن کفایت کار دین بقم جهان
مخالفند ز من کافران درین ایام
خصوص کافر نفسے فساد در بانی
بهر دو کون محمد و معاد کمی بباش
بده شتاب عدو مرا پشیمانی

قصیده در نعت حضرت از منشی محمد پیر علی او وتامی متخلص به طاهر

بسم الله الرحمن الرحیم

ای نشانِ رحمة للعالمین در شان تو — هست امکانِ دو عالم پرتوِ امکان تو

[illegible] بیاضِ جبههٔ ات حق نور خود را جلوه داد — تا شود روشن سوادِ خلق از لمعان تو

متحد با ذات مطلق هست ذات پاک تو — تو خدا دانی خداوند دو عالم شان تو

احمدِ بے میم نام تست ای عین احد — ذاتِ تو نورِ خدا جانِ جهان قربان تو

[illegible] بیش ازان کامد بتو آیات قرآن مجید — نسخ شد توریت و هم انجیل از برهان تو

[illegible] شان تو هم شان ایزد نیست همشان تو کس — گر کسے همشان تو باشد بود همشان تو

هست لولاک خطاب ای باعثِ ایجاد کل — اینهمه ارض و سما مخلوق شد از آن تو

آدم آمد بر زمین از روضهٔ خلد برین — در تمنائے ظهورِ گوهرِ تابان تو

یونس اندر بطن ماهی نوح در طوفان آب — خواستند از تو امان این بود احسان تو

سبز شد کشتِ امیدش یافت عمرِ جاودان — خضر خورده قطرهٔ از چشمهٔ حیوان تو

یافت بوی از گلِ روی تو گلزارِ خلیل — شد ذبیح الله مقبولِ خدا قربان تو

شد چو اسرائیل در اقلیم دین فرمانروا — بود بر لوحِ دلِ او نقش از ایمان تو

ماه کنعان بر سریر مصر کے گشتی عزیز — گر نبودی از اسیران چه زندان تو

قصیده ۱۷

حضرت داود بوده از زره سازان تو

[illegible]

امت عاصی بجا محروم گردد از نعیم
بیگمان باشد مقیم [illegible] رضوان تو
چون [illegible] هر یک [illegible] تو
[illegible] میدان محشر روز بازار جزا
[illegible] خلق خدا مهمان تو
در تموز آفتاب روز محشر از تشنگی
آنجا گویان شود خلق خدا قربان تو
امتی گویان سر از قبر برون [illegible]

چون بسیر گلشن هفت آسمان بگذاشتی
خوش عنان آمد براق از خلد زیر ران تو

ساخته پیر فلک بر پائے تو انجم نثار
ظل حق شد سایبان بر فرق نور افشان تو

از جلوداری تو گشته ملائک سرفراز
بود انوار تجلی مشعل میدان تو

چون نهادی پای عزت بر سر برقیسیان
عرش و کرسی از دل و جان شد بلا گردان تو

در صعود لامکان اوج تو از حد در گذشت
سست شد بال ملک از تیزی جولان تو

چون بخوان دعوت رب العلی مهمان شدی
هم نصیبے شد از آن در حصهٔ خاصان تو

چون بخلع قامت تو گشت از فضل اله
گفت حق صلوا علیه بر حلهٔ الوان تو

از خودی وارسته در ذات خدا واصل شدی
شد ملائک سرنگون از دید عز و شان تو

یکهزار روز ازل از ابتدا تا انتها
پستے ارکان هر یک باشد از ارکان تو

طاقت صبر و رضا ایوب را کردی عطا
دفع شد امراض او از چشمهٔ احسان تو

هست از منشور حق امضا پذیر
از ثری تا فوق اندر ضرب چوگان تو

انبیا و اولیا حور و ملک جن و بشر
هر که دارد جنس عرفان هست از دکان تو

ریزه چین سفرهٔ جود تو هر شاه و گدا
مهر و مه جاے دو قرص نان بود از خوان تو

هر که شد بے جبهه سائی کرد بر خاک درت
یافته اقبال و جاه از چشمهٔ فیضان تو

منبع جود و سخا و مجمع فضل و عطا
جملگی عالم بود سرمایه از خوان تو

[illegible] نامهٔ اعمال این بیچاره ام
[illegible] لطف [illegible] پایان تو
[illegible] سر و سامان [illegible]
هر دو عالم [illegible] بیچاره ساز
ای شفیع عاصیان [illegible] احسان تو
[illegible] باشد در [illegible] تو

حق شناسان شفاعت بر سرت روز جزا
بخشش عالم بود موقوف بر اندازه تو
عفو گر سازد گناه امت عاصی [illegible]
از کمال لطف و احسان [illegible]
[illegible] عصیان [illegible] رحمت فیضان تو
[illegible] بیکسان [illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]
الصلوة والسلام [illegible]
[illegible] یزدان [illegible] تو